اللّٰهُ ذِيۡنَ یعنی اللہ اکبر خراب ہوئی خیبر ہم جسوقت اوترے میدان کسی قوم مین بُری ہوئی صبح کفار کی غرض کہ
اسقدر روایات ہاتھہ اوٹھانے مین وقت دعا کے وارد ہین کہ شمار سے باہر ہین پس ثابت ہوا کہ ہاتھہ اوٹھانا وقت دعا کے
سنت مستمرہ ہی کہ انبیاے سابقین سے آنحضرت تک جاری تھی پس آدمی جب دعا کرے ہاتھہ اوٹھانا مسنون ہی اور
چونکہ دعا بعد نماز ون فرض کے مستجاب ہی جیسا کہ ترمذی او نسائی کی حدیث سے ثابت ہوا پس بعد نماز پنجگانہ
کے بھی دعا مانگنا او ہاتھہ اوٹھانا مسنون ہی اور عمل مہدویونکا خطا ٹھہرا اور ایک سنت انبیا یہ بھی ہی کہ بکریان
چرانا چنانچہ صحیح بخاری مین کتاب الانبیا مین ہی کہ صحابہ کرام نے آنحضرت سے پوچھا کہ اکنت ترعی الغنم قال
وهل من نبي الا وقد رعاها یعنی کہا آپنے بھی بکریان چرائی ہین فرمایا کہ جو پیغمبر ہی اوسنے بکریان چرائی ہین انتہی
اب دیکھیے کہ شیخ جونپور باوجود دعوے اتباع تام کے اسپر عمل نکرکے اس شغل کو کفر بولتے ہین چنانچہ عقیدہ چہار دہم اور بدخلقی
دہم مین مذکور ہو چکا کہ حیوانات و زراعات وغیرہا کو کفر جانتے تھے شیخ جونپور کے اخلاق اسقدر حضرت رسالت سے
مخالف ہین کہ اونکو سواے کرام کاتبین کے کوئی حصر کتابت مین نہین لا سکتا ہی یہان بقدر نمونے کے اسی پر اکتفا
کفایت کی گئی کہ مشتے نمونہ از خروارے باشد و اند کے دلیل بسیارے ورنہ تمام کتاب حقیقت مین انھین اخلاق مخالفہ کے بیان
مین ہی اب تھوڑی سی خوبیان انکے خلفا و توابع کی بیان کرکے بحث تمام کیا جاتا ہی تتمہ خلفا و توابع شیخ کے
بعضے احکام و دعاوی خوارق خلاف نقل و عقل کے بیان مین منہا انصاف نامے کے باب ہشتم مین لکھا ہی کہ میان
علی دھولنہ نے شہر ناگور مین بیچ دائرے میان نعمت کے انتقال کیا او پچاس فیروزے ترکہ چھوڑا میان نعمت نے
سویہ کرکے تمام اہل دائرے کو تقسیم کر دیا اور پسر و دختر متوفی مذکور کے دھولنہ مین موجود تھے انکو کچھہ نہ بھیجا
اور قصبہ برنی مین میان فقیہ محمد راجپوت کے ہاتھہ مارا گیا میان نظام نے اوسکے اقربا کو خبر کرکے ترکہ اوسکا
سپرد کر دیا خوندمیر نے سنکر کہا کہ نیک کیا یہ حق فقرا و مہاجرین کا تھا اگر اقربا اوسکے ہجرت و جہاد کرین تم مین سے
ہونگے انکے ساتھہ حق صلہ رحم کا بجا لانا چاہیے انتہی یہ بناء الفاسد علی الفاسد ہی کہ اول ایک شریعت تازہ یہ تراشی
گئی کہ ہجرت کرنا یعنے اپنا گھر او وطن چھوڑنا فرض ہی حالانکہ فرض یہ ہی کہ دار الملک کفار سے ہجرت کرکے دار الملک
اسلام مین جانا او اسیواسطے جبتک مکہ فتح نہوا تھا صحابہ مکے سے ہجرت کرکے مدینے کو آتے تھے جب مکہ معظمہ
فتح ہو کر دار الاسلام ہو گیا حکم ہوا کہ لا هجرة بعد الفتح یعنی نہین ہی ہجرت بعد فتح کے یعنی اب مکے سے
ہجرت کرنا کچھہ ضرور نہین ہی بخلاف مہدویون کے کہ جس حکومت سے ہجرت کرتے ہین پھر اوسی حکومت مین
دوسری بستی مین رہتے ہین چنانچہ خود مہدی جونپور اپنے وطن سے کہ دار الحکومت بادشاہان اہل سنت کا تھا

ہجرت کرکے پھر اونھین کی حکومت مین گجرات وسندھ وغیرہ مین ستے پھرتے تھے اور خلفا انکے گجرات مین اپنی اپنی بستیون سے نکلکر اوسی ملک و حکومت مین دوسری بستیون مین متوطن ہوے تھے پس ہجرت کہ شریعت محمدیہ مین مقرر ہی وہ مقصود نہ تھی بلکہ ایک اختراع تازہ یا کہ اتباع رہبان اہل کتاب کا تھا کہ اوسمین فقط وطن و خانۂ قدیمی کا چھوڑنا اور ایک دوسرا خانہ دوسرے مقام مین بنانا مرکوز ہوتا تھا اول یہ ہجرت دین اسلامی مین فرض نہین ہی بلکہ ممنوع ہی کہ لا رهبانية في الاسلام پھر اس ہجرت فاسدہ پر یہ حکم مقرر کرنا کہ ترکہ مہاجر کا اوسکے اقربا کو نہ پونہچے دوسرے مہاجرین اگرچہ اغیار و اجانب ہون بالسویہ بانٹ لیوین یہ حکم شروع اسلام مین تھا کہ بسبب موالات دینی اور ہجرت کے ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے نہ بسبب قرابت کے صورت اسکی یہ تھی کہ جب صحابۂ کرام ہجرت کرکے مدینے مین انصار کے پاس اوترے حضرت نے دو دو آدمیون مین مواخات اور برادری کروادی تھی اور جب اون مین سے ایک شخص مرتا تھا دوسرا وارث ہوتا تھا اور اوسکے اہل قرابت کو کچھہ نہین ملتا تھا بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور ناسخ اوسکی یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ الآیہ یعنی اہل قرابت بعض انکے اولی ہین ساتھہ بعض کے کتاب اللہ اور حکم خدا مین مومنون اور مہاجرون سے یعنی اقربا کا آپس مین وارث ہونا کتاب اللہ کی رو سے بہتر ہی اس سے کہ مومنین اور مہاجرین بسبب برادری ایمانی اور ہجرت کے وارث ہووین اوس وقت سے آج تک یہ حکم منسوخ ہی اب میان نعمت خوندمیر چاہتے ہین کہ اس ناسخ کو موقوف کرکے پھر اوسی منسوخ پر عمل کرین یہ سراسر مخالفت قرآن و حکم خدا و جاودان کی ہی اور یہ حکم انکا جیسا کہ اس آیت کے مخالف ہی ویسی آیت میراث کے مخالف ہی کہ اللہ تعالی نے ہر ہر کا حق مقرر کردیا اور اونکا حق اونکو حوالہ کرنے کی تاکید فرمائی کہ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ الآیہ اور انھون نے اہل حق کی حق تلفی کی اور مال غیر مین تصرف کیا پس جمیع آیات و احادیث کہ مال غیر کے تصرف کی مذمت مین واقع ہین اوس سب کے مخالف کیا اور کسی پر عمل نکیا اور ظلم صریح واقع ہوا اور جو جو آیات کہ باب ظلم مین واقع ہین وہ سب ان پر صادق آئین کیونکہ حق الناس مین تصرف کرنا ظلم صریح اور گناہ قبیح ہی اور حیرت یہ ہی کہ ان لوگون کو دعوی یہ تھا کہ بجز قوت ایک روز کے کچھہ اندوختہ نہین رکھتے ہین حالانکہ بعد مرنے کے پچاس پچاس فیروزے وغیرہ ترکات ان کے پاس نکلتے تھے **ایضا** ایک روز عالم میان مصنف رسائل جدیدہ روایت کرتے تھے کہ جب شیخ علی متقی کا رسالہ رد مذہب مہدویہ مین مکۂ معظمہ سے گجرات مین پونہچا میان دلاور خلیفۂ مہدی نے اپنے مرید عبد الملک سجاوندی کو اوسکے جواب لکھنے کا حکم کیا اونھون عرض کیا کہ بندہ جب سے آپکا مرید ہو کر کسب و شغل درویشی مین پڑا ہی تمام علوم

فراموش ہوگئے ہین میان نے فرمایا کہ تم [illegible] جوابات لکھنا منظور ہو [illegible] امام کی روح حاضر ہوکر بتلایا کرے گی چنانچہ کتاب سراج الابصار اسیطرح پر تمام لکھی گئی انتہی بندہ کہتا ہے کہ یہ دعوی میان دلاور کا سراسر غلط ہے اسواسطے کہ اوس کتاب مین علم کلام وحدیث و اصول و مناظرہ وغیرہا علوم کے اغلاط موجود ہین چنانچہ اس رسالے مین بمواضع متفرقہ بعضے اغلاط اوسکے منقول ہین اگر تمام ایمہ علوم کی ارواح کمک پر حاضر ہوئی ہوتین یہ اغلاط کاہے کو واقع ہوتین علاوہ یکہ اگر تمام ائیہ علوم کی ارواح حاضر تھین اخفش کی روح کو کیا سرخاب کا پر لگا تھا کہ حاضر نہوئی کیونکہ اوس کتاب مین سجاوندی نے بعض مقامات مین ترکیب نحویہ کے سمجھنے مین بھی خطا پائی ہے چنانچہ بطور نمونہ ایک مقام اوسکا نقل کیا جاتا ہے عبارت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے کی جسمین یہ ہے فان قیل حدیث من کذب بالمهدي فقد كفر صريح في ان انكاره كفر فالجواب على التنزل من ان الحديث احاد ضعيف وعلى تقدير صحته فلا يفيد الا الظن فلا يجزم بكفر جاحده بهذا الحديث ان الحديث انما يدل على وجوب اعتقاد مهدي ما لا المهدي المعين انتهى اس عبارت پر سجاوندی صاحب فہم وکشف وخرق اعتراض کرتے ہین باین عبارت قلت والاولى ان يقول لان الحديث باللام الجارة ليكون علة لقوله فلا يجزم بكفر جاحده او مع ان الحديث انتهى اہل دانش پر ظاہر ہے کہ باوجودیکہ عبارت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی نہایت واضح ہے اور اوسمین کسیطرحکا اغلاق نہین ہے مہدویون کے علما بالعمد سجاوندی صاحب نہ سمجھ سکے اور اوسکی ترکیب نحوی مین خطاے فاحش کی پس کجا ارواح ایمہ علوم اگر کوئی بچہ کافیہ خوان بھی حاضر ہوتا سمجھا سکتا تھا کہ فالجواب مبتدا ہے اور ان الحدیث اوسکی خبر ہے فلا یجزم کی علت نہین ہے اور من ان الحدیث متعلق ہے تنزل مصدر سے وہ مبتدا سے مذکور کی خبر نہین واقع ہوا ہے ورنہ متنزل منہ کون ہے اور حرف من اوسپر کیون ہے **ایضًا** سید محمود بن خوندمیر نے کہ شیخ جونپوری کے نواسے اور مہدویون کے خاتم مرشد اور حسین ولایت ہین انصاف نامے کے باب ہفتدہم مین لکھا ہے کہ انھون نے معاملے مین دیکھا کہ قیامت برپا ہوئی اور حق تعالی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ حساب خلق کا کرو اونھون نے میران کو فرمایا میران نے خوندمیر کو فرمایا پس خوندمیر حساب تمام عالم کا کرتے ہین انتہی یہ کشف بھی نہایت غلط ہے اسواسطے کہ اگر بادشاہ کسی امیر خاص کو فرماوے کہ تم یہ کام دیکھو اور وہ بذات خود اوسپر التفات نکرکے کسی دوسرے پر ڈالدے اور وہ دوسرا کسی تیسرے پر ڈالدے بنا بر شعر کمال تہاون اور بے پروائی کا ہوکر موجب عتاب سلطانی ہوگا چہ جاے کہ شہنشاہ عالم صاحب کن فیکون کہ ملائکہ کروبین اور انبیاے مرسلین جسکی عدول حکمی سے تھرا رہے ہین اور اوسکے ہر امر مؤکد وغیر مؤکد کی

[illegible]

نجات اوسی کو موجب فخر و نجات جانتے ہین اتنا طبراکام آپ کرنیکے قابل یعنے محاسبۂ تمام عالم ایسے بڑے

فرمان بردار خاص رسول باختصاص کو فرماکر تشریف بخشے اور وہ اسکو میران پر پھینکین اور میران اَطِیْعُوا اللّٰہ

پر عمل کرین نہ اَطِیْعُوا الرَّسُوْل نہ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ پر بلکہ اپنی توجہ کے قابل نہ سمجھ کر اپنے بیان کی

ایک بچے پر ڈالدیوین استغفر اللہ العظیم علاوہ یہ کہ نصوص صریحہ مانند اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ و یُحَاسِبْکُم

بِہِ اللّٰہُ کے شاہد ہین کہ حساب مخلوقات کا م خالق کائنات کا ہی اور انکو کشف ہووے کہ نہین کام میرے باپ کا کن

کجرات کا ہی اور احادیث شفاعت دال ہین اس بات پر کہ تمام انبیا و مرسلین اوس قدر ہیبت الٰہی سے تھرارہے ہونگے

کہ سوائے نفسی نفسی کے اسقدر بھی جرأت نکرسکینگے کہ کسی کی شفاعت مین زبان ہلاکر اوسکا حساب رجوع کرواد یوین

اور حضرت خاتم الرسالت مقام محمود مین ساعی و خواست کے واسطے کہ خداوند احساب خلق کا لیکر انکو حالت انتظار سے

نجات دے سر بسجدہ پڑے ہونگے تب اونکی نہایت تضرع و زاری کے بعد خداوند داور آپ متوجہ حساب خلائق ہوگا

اور اون احادیث مین کہین مہدیکا نام و نشان بھی نہین ہی چہ جائے اسکے کہ شیخ جونپور کہ جنکی مہدویت کو بھی ثبوت

نہین ہی کام خدا کا اپنے خادم و داماد سے کروادین کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا

ایضًا اوسی باب مین لکھا ہی کہ اونھین میان محمود نے دوسری بار معاملہ دیکھا کہ مینے اس عالم سے عروج کیا اور عرش و کرسی سے

گذر گیا وہان کیا دیکھتا ہون کہ حق تعالیٰ کے سامنے بعضے اصحاب مہدیکے اپنے سرون کے بال کھولے ہوئے

ناچ رہے ہین اور دستکین بجارہے ہین اوس جاجو کچھ حضرت رسول خدا کو دکھلائی تھی مجھکو بھی دکھلائی کقولہ تعالیٰ

وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی الی وَمَا طَغٰی انتہی رسول خدا کو یہ ناچ اور دستک کی کمان کھلائی گئی تھی جو کہ تمکو دکھلائی

گئی اتنا بھی خیال نہین کرتے ہم جب کوئی عالم پرہیزگار کسی مجلس مین وارد ہوتا ہی اوسکے ادب سے بھانڈون وغیرہ کا

ناچ موقوف کروادیتے ہین چہ جائے کہ حضرت رب العزت کے سامنے اسقدر بوڑھے مرد اور ریش دار میان ہلاتے بال

بکھیرے ہوئے دھما چوکڑی مچاوین اور تالیان بجاوین استغفر اللہ العظیم کبھی اور بھی پاس عرش پر جلسہ ناچ کا ہوا تھا

یا فقط تمھارے مہدیکے عہد مین اس بدعت تازہ کا ایجاد ہوا اور اس رقص سے کیا غرض تھی خدا کو یہ تماشا بتانا منظور تھا

یا اپنا کمال جتانا مقصود تھا اللہ تعالیٰ کی شان لہو اور عبث سے منزہ ہی لَوْ اَرَدْنَا اَنْ نَّتَّخِذَ لَھْوًا لَّاتَّخَذْنٰہُ

مِنْ لَّدُنَّا اِنْ کُنَّا فٰعِلِیْنَ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ فَاِذَا ھُوَ زَاھِقٌ وَلَکُمُ الْوَیْلُ

مِمَّا تَصِفُوْنَ و اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا لا یتناور اگر اپنا کچھ کمال بتلانا منظور تھا تو یہ ناچنا اور

دستک بجانا کیا کمال ہی اگر اسیکا نام کمال ہی تو تمسے بڑھکر بھانڈ و قوال و رقاصین اس فن مین کامل ہین

خدا کے پاس اوسکا کمال پوچھا جاتا ہی نلعو ولعب کا ع اندر رہ حق حملہ ادب باید بود ÷ اب دیکہیے جیسے ان لوگون کے
بچونکو ایسے موہوم و معرکے کی معراج ہوتی ہی اگر انکے نانا کے واسطے بھی کہ بنطوق ع ای باد صبا این ہمہ آوردہ تست
کے یہ سب کرشمے اونھین کی بدولت رنگ پکڑے ہین دعوی معراج کا کرین کیا عجب ہی چنانچہ سید مصطفی نے اپنی کتاب
اثبات مہدویت مؤلفہ ۱۲۳۳ھ مین ایک داستان طویل متضمن معراج مہدی جونپوری بیان کی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ ایک رات
ثلث شب کے وقت ندا سے ہاتف ہوئی کہ ای بندے میرے تم باذنی اور میری طرف نقل کرو پس بی بی ملکان کے گھر مین سے
نکلے اور سید سلام اللہ کو بھی ساتھ لیا سبحان اللہ یک نشد و دوشد پھر مکے اور مدینے کو آئے بعدہ مسجد اقصی کو پہونچے پھر
بیت المعمور پر چڑھے اور تمام ارواح مومنین و اولیا و شہدا و انبیا اور ملائکہ حاضر تھی اور بہشتین اور فلک منعم بہ زیب و زینت
آراستہ تھے کہ اتنے مین روح کلیم اللہ کی آئی اور میان سلام اللہ نے کہا کہ موسی یہی شخص ہی ہین پس موسی علیہ السلام نے طپانچہ
اوٹھایا پس مہدی نے کہا کہ ای کلیم اللہ عفو کرو پھر سلام اللہ سے خفا ہوکر کہا کہ یہ تمسے بڑی خطا ہوئی بعدہ آگے بڑھے
اور دیدار جل جلالہ سے مشرف ہوئے فکان قاب قوسین او ادنی کا مقام ہوگیا اور عابد و معبود مین یہ کلام
ہوا کہ یرضی عنك الرحمن انك ماحی البدعة والطغیان ومحی السنن والایمان من یراك له
الامن والامان ومن امن بك وجب علیه الغفران ومن انکرك حقت له النیران تو میری
درگاہ مین آیا کیا لایا ہی عرض کیا کہ تیرے کلام اور رسول کی اتباع لایا ہون اور جو کچھ حکم تیرا تھا بطور امانت کے خلق کو
پہونچا دیا جو کہ روز ازل مین مومن تھے مطیع ہوئے اور جو کہ روز میثاق مین ہالک تھے گمراہ رہے پس جیسا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو خلعت ہوئے تھے مہدی موعود کو بھی ہوئے اور اسی شب مین اپنے گھر مین واپس آئے انتہی غرض کہ ان خرافات
کی کچھ انتہا نہین ہی آدمی کہانتک اوسکا شمار کرے اور ایسے مقامات کا تعاقب بھی نہی اسواسطے کہ اہل فہم و دانش کو
بادی النظر مین اونکا بطلان بلا سند روز روشن کے روشن ہو جاتا ہی اس سبب سے یہان اسیقدر پر اکتفا کیا گیا اور اگر اس سے
زیادہ شوق مطالعے کا ہووے ابواب ربعہ مابعد مین شیخ موصوف اور اونکے خلفا کے مابقی اقوال و افعال ہر باب کے
آغاز مین جمع کردیے گئے ہین کہ اون سے انکی مخالفت اخلاق زیادہ تر واضح ہوتی ہی اور اگر بغور ملاحظہ کیا جاوے تو تمام
کتاب بیان اخلاق مخالفہ ان بزرگ مین ہی کہ جس سے انکا کذب بطلان دعوی بخوبی واضح ہوتا ہی کیونکہ جس شخص کے
اقوال و افعال اسقدر مخالف قرآن و سنت و اجماع امت کے ہووین اوسکے دعوی کی تصدیق کسی پر ہرگز واجب نہین
ہوتی ہی بلکہ جبکہ دعوی ایسا ہو کہ جسمین مخالفت ساتھ صدہا احادیث و آثار صحیحہ کے کہ علامات مہدی مین وارد ہین
لازم آتی ہو تکذیب واجب ہوتی ہی علاوہ یہ کہ جب اوس شخص کی تصدیق مہدویت متضمن تصدیق دوسرے عقائد باطلہ

اوراوسکے اقوال کا ذبکی ہو مثلا تمام امت اسلامیہ کو چارسو برس سے اوسکے انکار کے سبب کافر جاننا اور اوسکو برابر رتبے حضرت خاتم الرسالت کے سمجھنا اور دوسرے تمام انبیا و مرسلین سے افضل جاننا اور رویت کلام الہی و وحی کے اوسکے حق مین قایل ہونا الی غیر ذلک کہ خلاف نصوص قرآنی اور احادیث اور اجماع مسلمین کے ہین تو بالضرور اوسکی تکذیب واجب اور تصدیق حرام ہوئی اور تصدیق کرنے مین آدمی کے ایمان و عاقبت کا ضرر ہی پس کہنا عالم میان کا آخر رسالہ معارضہ مین کہ لو بالفرض موافق زعم اہل انکار کے اگر یہ دعوی خطا بھی ہو تو بھی اہل اقرار و تصدیق پر شرع شریف سے کیا الزام و ضرر ہی بخلاف اہل انکار کے انتہی باطل محض اور سخن ابلہ فریب ہی کیونکہ ثابت ہوا کہ اہل اقرار سراسر خسارت اور ضرر مین ہین بخلاف اہل انکار کے کہ ان بدعات سے محفوظ و امین ہوکر طریقہ سواد اعظم اسلامی و عقائد حقہ ایمانی پر ثابت ہین

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ باب چہارم بیان

ثابت رکھتا ہے الله تعالیٰ ایمان والون کو ساتھ قول ثابت کے حیات دنیا اور آخرت مین

اون گستاخیون کا کہ فرقہ مہدویہ نے نسبت حضرت مشایخ اسلام و ایمہ اعلام کے کی ہین اول یہ کہ کتاب شواہد الولایت کے گیارھوین باب مین لکھا ہی کہ جب سید محمد جونپوری گلبرگے کو آئے اور واسطے زیارت خواجہ سید محمد گیسو دراز کے داخل گنبد ہوے جوتیان پاون سے نا اوتارین اور اندر جاکر دروازہ گنبد شریف کا بند کرلیا جبکہ بعد عرصہ دراز کے باہر آئے ہمراہیون نے پوچھا کہ سبب دیر کا کیا تھا جواب دیا کہ موافق درخواست روح سید گیسو دراز کے تین بار مع جوتیون کے اونکی قبر کو روندا تاکہ گرد نعلین کی قبر پر پڑے اور دعوی مہدویت کا کہ اون سے حیات مین صدور پایا تھا اوسکی نجاست سے پاک ہوجاوین اور اسکے ساتھ یہ بھی کہا کہ انکو الله تعالی نے مرشد زمانے کا بنایا تھا جو لوگ کہ انکے ہمعصر تھے اور انسے طالب حق نہوئے اونسے خدا تعالی پوچھے گا کہ ایسا مرشد ہوتے ہوے کیون تحقیق حق نکی انتہی ملخصا اب محرر اوراق انسے پوچھتا ہی کہ یہ کشف تمہارے مہدیکا موافق شرع اطہر کے تھا یا مخالف اگر مخالف تھا تو کسواسطے اسپر عمل کیا باوجودیکہ خود اسبات کا اعتقاد رکھتے تھے کہ کشف مخالف شرع مردود ہی جیسا کہ شواہد الولایت کے چوبیسوین باب مین لکھا ہی کہ انکے مہدی نے کہا کہ جہان رعایت شرع محمدی کی نہو اوسکو کشف نہ بولا چاہیے اور معلومات تمہارے تنور مین ڈالین کہ خلاف شرع محمدی کے کیا تنے انتہی پس باوجود اس اعتقاد کے کیون اسکے خلاف کیا اور اپنے معتقدون کے واسطے راستہ ڈالا کہ وہ بھی ایسی حرکات کیا کرین چنانچہ ایسی ہوا کہ کتاب پنج فضائل مین لکھا ہی کہ ایک روز شاہ دلاور خلیفہ مہدی کے کہین چلتے تھے راہ مین ایک قبر کہنہ نظر آئی بولے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ ای دلاور اپنا پاون اس قبر پر رکھ کہ تیری جوتی کی گرد سے یہ مستحق عذاب بخشا جاے پس اونہون نے بھی مطابق سنت اپنے پیر کے اوس قبر کو پامال کیا آیندہ مغفرت کا حال خدا جانے تعذیب فی الحال مین تو کوتاہی نکی اور اگر یہ کشف مہدیکا موافق شرع اطہر کے جانتے ہو تو بیان کرو

کہ کس حال شارع نے زیارت قبور کا یہ ڈھنگ ٹھہرایا ہی بلکہ اسکے خلاف آیا ہی جیسا کہ سنن ابن ماجہ میں آخر مین ایک حدیث
طویل نقل کی ہی کہ رأی رجلا یمشی بین المقابر فی نعلیہ فقال یا صاحب السبتیتین القهما یعنی
حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ جوتیاں پہنے ہوے مقابر مسلمین مین پھرتا تھا پس
فرمایا کہ ای جوتیوں والے پھینک ان جوتیوں کو اور عبد اللہ بن عثمان نے کہا کہ یہ حدیث جید ہی اور یہ حدیث سنن
ابی داود مین بھی مذکور ہی اور ابن ماجہ مین ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان امشی علی جمرۃ او سیف
او اخصف نعلی برجلی احب الی من ان امشی علی قبر مسلم وما ابالی اوسط القبر قضیت
حاجتی او وسط السوق حاصل یہ کہ فرمایا حضرت رسالت نے کہ چلنا میرا آگ پر یا تلوار کی دھار پر یا سی
لینا جوتیوں کو پاؤن سے اچھا ہی میرے نزدیک اس بات سے کہ چلوں مین قبر پر کسی مسلمان کے اور بیچ قبر کے یا بیچ بازار کے
قضاے حاجت بشری کرنا میرے نزدیک دونوں برابر ہین انتہی ملاحظہ کیا چاہیے کہ اس حدیث مین حضرت نے
ان کاموں کو اپنی طرف نسبت فرمایا کہ اگر مین کرون تو بھی بد ہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ افعال ایسے بد ہین کہ اگر کس
کوئی بزرگ کرے تو مردود بخشا جاوے اور عوام کریں تو گنہگار ہوویں بالجملہ قصداً جوتیوں سے مسلمانوں کی قبروں کو
روندنا ثابت نہین ہوتا بلکہ عقل سلیم بھی متحیر ہوتی ہی اسواسطے کہ واسطے مغفرت مقبور کسمو ننکر جوتیوں کی
خاک اڑا کر آپ گنہگار ہونا کیا ضرور تھا کیا بطور مسنون پاس قبر کے کھڑے ہو کر سلام و دعاے آمرزش کافی نہ تھی
باقی رہی ایک اور بات کہ فائدہ جلیلہ ہی یعنی یہ کہ مہدویوں کی تقریر سے معلوم ہوا کہ سید گیسو دراز نے دعوی
مہدویت کا کیا تھا اوسکے کفارے کے واسطے یہ پامالی کی گئی اب ان سے پوچھا جاتا ہی کہ تمھارے نزدیک دعوی
البتہ غلط تھا اور خواجہ گیسو دراز تمھارے مہدی کے حسب الاقرار بھی مرشد زمانہ اور کملین عصر سے تھے پس معلوم ہوا
کہ کاملین بھی باوجود جلالت قدر کے خطا سے معصوم نہین ہین بلکہ کبھی ہو کا کھا کر دعوی مہدیت کا کر بیٹھتے
ہین اور تا مہد گا اوسی ہو میں رہتے ہین اور تائب نہین ہوتے بلکہ عالم برزخ مین اسکے تدارک کی فکر کرتے ہین
ورنہ معلوم ہی کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ اگر تائب ہو گئے ہوتے کیا حاجت تھی اس تگ و دو کی
پس ایسی اگر سید محمد جونپوری بھی بالفرض اگر ولی ہون اور ایسا دھوکا پائے ہون اور اوس عالم مین منفعل
ہوتے ہون کیا عجب ہی اب جو صاحب سراج الابصار اور تمام مصنفین انکے سلف سے خلف تک دھوم مچاتے
ہین کہ جب ایک شخص مین مقامات ولایت اور خصال و اخلاق پیغمبرون کے مانند ثابت ہوے محال ہی کہ اوس کو
خطا واقع ہووے اور ازالہ اوسکی خطا کا نکیا جاوے مثل پرکاہ کے اوڑ گیا والحمد للہ علی ذلک دوم شواہد الولایت کے

چوبیسوین باب مین لکھاہی کہ انکے مہدی نے ایک روز مقام فراہ مین اپنی پیٹھ کی طرف پھر کر کہا تم بھی مجھ سے نہین ہو
تم بھی مرے نہین ہو تم بھی مرے نہین ہو تم بھی اس جماعت مین داخل ہو یارون نے پوچھا کہ میران جی یہ بات
کس سے کی تمنے بولے ارواح سات سلطان یعنی بایزید بسطامی ابراہیم ادہم شیخ شبلی حضرت عبدالقادر جیلانی
سلطان سنجر ماضی عبدالخالق غجدوانی ابوسعید ابوالخیر کی حاضر ہو کر آرزو کرتی تھین کہ کاش میرے وقت مین
ہو کر میرے فیض ولایت سے بہرہ یاب ہوتی اس لیے مینے جواب دیا کہ تم بھی مرے نہین ہو میرے گروہ مین داخل ہو
سوم شواہد الولایت کے تینتیسوین باب مین لکھاہی کہ مہدی سے معجزہ تینتیسوان یہ ہوا کہ حبیب جہانپور سوداگر
بیت اللہ کو جارہے تھے اونکے ایک مہاجر کے دل مین گذرا کہ راستے مین میرانجی سے فلانے ولی کی زیارت
چھوٹ گئی اگر کرلی ہوتی تو اچھا تھا مہدی نے اس خطرے پر مطلع ہو کر تند نگاہ سے دیکھا اور کہا کہ دیکھہ یہین
کیا دیکھتاہی کہ تمام اولیاءاللہ کہ ہندوستان مین ہوئے ہین میان جیو کی گندھون پر لدے ہوے کھینچے چلے جاتے
ہین مہاجر مذکور دیکھکر شرمندہ ہوا اور مہدی نے کہا کہ پھر ایسی گستاخی نکرنا چہارم پنج فضائل مین لکھاہی کہ شاہ
دلاور خلیفہ مہدی کی عورت خوندبوا پوتی حضرت شاہ عالم بن قطب عالم بن محبوب عالم کی ایک روز شاہ دلاور سے
پوچھی کہ تمہارا خادم یوسف کہان گیا کہ آج پانی نلایا کہا بی بی نام میان یوسف کا نلے دبی سے کیون لیا عورت نے
کہا کیا ہم سے عالی مقام ہی کہاہان کہا ہمارے باپ سے بھی کہاہان کہا شاہ عالم سے کہاہان کہا قطب عالم سے
کہاہان کہا محبوب عالم سے بھی بڑھ کر ہی کہاہان اگر چاہو تو دیکھ لیو پس دو انگلیان اپنی بی بی کی آنکھ پر رکھنے
ساتھ اون پر منکشف ہوا کہ حضرت رسالت پناہ اور مہدی ایک تخت پر بیٹھے ہین اور یوسف انکے پاس
کھڑاہی اور حضرت شاہ عالم اور قطب عالم اور محبوب عالم جس جا یوسف نے جوتیان اوتاری ہین کھڑے ہین
پنجم پنج فضائل مین لکھاہی کہ ایک روز ایک ندی کو اہلا یعنی پورا پایا اوسمین بیلین لکڑیون کی لوگون کے کھیتون سے بہکر
جاری تھین ایک مہدوی بطمع لکڑیون کے اوس مین کودا اور بیلون مین اولجھکر ڈوب گیا اور عبدالفتح مہدوی نے
کہا کہ مردار مراہی کھینچ کر پھینکدیو لو میان ولی مہدوی نے دفن کرادیا جب محکمہ اسکا شاہ دلاور پاس گیا کہا کہ خدا تعالی
اوس مردے کو مقام بایزید بسطامی کا دیتاہی وہ قبول نہین کرتاہی کہ یہ مقام میرے کب لائق ہی مین تو مہدی کے گروہ سے
ہون عبدالفتح نے سنکر کہا کہ یہ بھی بقال کی دکان ہوئی کہ میان لاد جب راضی ہوتے ہین کسیکو مقام انبیا کے
بخشتے ہین اور کسیکو مقام اولیا کے بخشتے ہین کہا ہان ہان خزانے ولایت محمدی کے مہدی نے حوالے میرے کر دیے
ہین جو کچھ مجھے اچھا معلوم ہوتاہی سو کرتاہون فقط حیرت کا مقام ہی کہ جس قوم کے پاس دائرہ یعنی تکیہ سے باہر

جانا حرام ہووے بلکہ اطراف دائرے کے آگ سمجھکر اندر اوسکے بدست و پا بیٹھے رہنا اور تینون قسم کا سوال یعنی حالاً اور قولاً اور فعلاً حرام ہووے اور اگر عمل ان احکام پر نکرے گروہ مہدی مین قابل شمار و قطار کے نرہے اور اوسکے فلاح و نجات کی امید نہووے جیسا کہ رسالۂ سید میران جی بن سید سلام اللہ مین مسطور ہی باوجود اس سب باتون کے اگر ایک شخص ان مین سے پرائی بیل اور پھل بہتے ہوئے دیکھکر غایت حرص نا عاقبت اندیشی سے ندی مین کود پڑے اور اپنی جان کو پرائے مال پر فدا کرکے ڈوب مرے اوسکو مقام بایزید بسطامی کا کہ سلطان التارکین ہین اور کاملین امت انکے حق مین فرماتے ہین کہ ابو یزید فینا کجبرئیل بین الملائکۃ ملے اور وہ اپنی حسن خدمت کے لائق نہ سمجھکر خداوند عالم کی حضور مین بھیڑ پھار شروع کرے اور جانے کہ میری قدر دانی اس سرکار مین برابر نہین ہوئی جانتا تھا کہ خدائے عالم نے اسکے مرتبے کو برابر نہ پہچانا یا باوجود پہچاننے کے جزا برابر نہ دی کیا قرآن شریف کی اس آیت پر اعتقاد نہ تھا کہ فرمایا ہی اِنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ یعنی مین تممین سے کسی محنت کرنے والے کی محنت کو ضائع نکرونگا مرد ہو یا عورت اور فرمایا ہی کہ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا یعنی جو شخص کہ نیکی لاویگا اوسکو اوس سے بہتر اور بڑھ کر بدلا ملیگا شتم شواہد الولایت کے چھبیسوین باب مین لکھا ہی کہ ایک وزرائے مہدی کے روبرو مذکور ہوا کہ سلطان عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ قدمي هذه علی رقبۃ کل ولي اللہ جواب دیا کہ ہان سید عبد القادر اپنے وقت مین صاحب مان ہوئے ہین چنانچہ شیخ ضنعانی کہ قدم انکا قبول نکیا خوک بانی کے اور آخر کو قدم خوکون کا اپنے شانے پر لیا بعد اوسکے بولے کہ سید عبد القادر گیلانی نے کہ بوجھ اپنا اولیاء اللہ کے شانے پر رکھا بہتر یون تھا کہ فرماتے قدم اولیا اللہ کے میرے شانے پر ہین انتہی جواب انصاف کا مقام ہی کہ انھون نے جو پہلے دعوی ولایت کا کیا پھر مہدویت کا پھر برابری کا ساتھ رسولون اولو العزم اور حضرت خاتم الرسل کے اس منصب مساوات کو اپنے یارون اور مریدون کے واسطے تجویز کرکے اپنے واسطے عہدۂ خدائی کی ہوس کی چنانچہ انشاء اللہ تعالی آیندہ معلوم ہوگا یہ سب بیجا اور بیجا معلوم ہوا اور ایک بات بھی اسمین سے یہ اور انکے معتقد قابل انکار نہ سمجھے اور حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ موافق حکم خدا کے جاودانی کے اتنا دعوی کیا کہ میرا قدم میرے زمانے کے تمام اولیا کی گردن پر ہی سو وہ انکو ناپسند معلوم ہوا اسمین کون سی بات مخالف قواعد شرعیہ یا منافی قوانین عقلیہ کے تھی اور نہایت صحیح روایتون کہ موافق شرائط محدثین کے ہین ثابت ہوا کہ جناب موصوف نے یہ کلام بحکم حق سبحانہ فرمایا اور اسکے اعلان کے مامور تھے بلکہ آپ کے پیدا ہونے سے پہلے بڑے بڑے کاملین نے خبر دی تھی کہ آپ ایسا فرمائینگے چنانچہ تھوڑا سا

۴ اس کا ثبوت کہ ... [illegible]

۵ اعتراض ... حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ... قدم گردن اولیا پر ... [illegible]

اوسمین سے بطور نمونے کے لکھا جاتا ہی کہ عند ذکر الصالحین تتنزل الرحمۃ یہ جو باتین لکھی جاتی ہین یہ سب بواسطہ روایات
صحیحہ اور اسانید معتبرہ کے موافق شرائط محدثین کے بہجۃ الاسرار مین مروی ہین لیکن یہان بواسطے اختصار کے
انکے اسانید حذف کرکے متون روایات پر اکتفا کی جاتی ہی **بیان پیش گوئی اولیا کا اس مقدمے مین** شیخ
ابواحمد عبداللہ بن علی بن موسی الجون نے سن چار سے چوسٹھ مین بطور پیش گوئی کے کہا کہ قریب ہی کہ زمین عجم مین
ایک شخص پیدا ہووے کہ اوسکے واسطے ظہور عظیم ہوگا سات کرامات کے اور قبول تام ہوگا نزدیک تمام اولیا کے
کہیگا کہ قدمی هذه علی رقبة کل ولي الله اور اولیا اوسوقت کے اوسکے قدم کے نیچے داخل ہون گے
اور اپنے زمانے کو شرف بخشے گا اور جو اوسکو دیکھیگا فائدہ مند ہوگا **ایضا** اور شیخ ابو محمد شنبکی بطائحی نے
خبر دی کہ قریب ہی کہ ظاہر ہوگا ملک عراق مین ایک مرد عجم کا بڑے مرتبے والا خدا کے اور خلق کے پاس نام اوسکا
عبدالقادر سکونت اوسکی بغداد مین کہیگا قدمي هذه علی رقبة کل ولي الله **ایضا** اور شیخ تاج العارفین
ابوالوفا کے پاس حضرت شیخ عبدالقادر وقت جوانی کے جب آتے تو وہ بکمال تعظیم پیش آتے انکے لوگون نے
جب اسکا سبب پوچھا تو جواب دیا کہ اس جوان کو ایک وقت آنے والا ہی کہ خاص و عام اوسکی طرف محتاج ہونگے
اور گویا کہ مین دیکھ رہا ہون کہ بغداد مین برملا بطور حقانیت کے بولیگا کہ قدمي هذه علی رقبة
کل ولي الله اور اوس زمانے کے اولیا گردنین رکھ دینگے کیونکہ اونکا قطب ہوگا پس تم مین سے جو شخص یہ
وقت پاوے اوسکی خدمت کا ملازم ہووے **ایضا** اور شیخ عقیل منجی سے ایکدن لوگون نے پوچھا کہ اس زمانے مین
قطب الاقطاب کون ہی بولے مکے مین ہین اور مخفی ہین کہ اونکو سوا اولیاء اللہ کے کوئی نہین پہچانتا ہی اور عراق
کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ قریب ہی کہ یہان ظاہر ہوگا ایک جوان شریف عجمی کہ وعظ کریگا بغداد مین اور خاص
وعام اوسکی کرامت کو پہچانینگے اور وہ اپنے وقت کا قطب الاقطاب ہوگا کہ کہیگا قدمي هذه علی رقبة
کل ولي الله اور اولیا اپنی گردنین رکھ دینگے اور اگر مین ہوتا تو اپنا سر رکھ دیتا **ایضا** اور شیخ علی بن وہب کے پاس
ایکروز ایک جماعت فقرا کی آئی اون سے پوچھا کہان سے آئی بولے عجم سے پوچھا کس بستی سے بولے
جیلان سے کہا اللہ تعالی نے روشن کردیا وجود کو بسبب ایک مرد کے کہ ظاہر ہوگا تم مین سے مقرب اللہ تعالی کا
نام اوسکا عبدالقادر جائے ظہور اوسکی عراق ہی کہیگا بغداد مین قدمي هذه علی رقبة کل ولي الله اور
سب اولیا اوس زمانے کے اوسکی فضل و بزرگی کے مقر ہونگے **ایضا** اور شیخ ابو النجیب عبدالقاہر سہروردی نے
کہا کہ مین بیچ سنہ پانسوتین کے بغداد مین خدمت مین شیخ حماد دباس کے تھا اور شیخ عبدالقادر اون دنون

اونکی صحبت مین تھے ایک وزآ کرونکے سامنے مؤدب بیٹھے جب اوٹھہ کر گئے تو شیخ حماد دباس نے فرمایا کر اس عجمی کا قدم ہر
کر اپنے وقت مین اوسوقت کے اولیا کی گردنون پر ہوگا اور مامور ہوگا کہ کہے قدمي هذه علی رقبة کل ولی الله
اور کہہ دیگا اوسکے واسطے اوس عہد کے اولیا کی گردنین جھک جاوینگی ایضًا ابو سعید عبداللہ نے دمشق مین ۵۸۰ھ مین
روایت کی کہ مین ہنگام جوانی مین بغداد کو گیا اور برفاقت ابن السقا کے مدرسۂ نظامیہ مین طلب علم مین مشغول ہوا
لیکن ہم عبادت بھی کرتے تھے اور اولیاء اللہ کی ملاقات کے واسطے بھی جایا کرتے تھے اوسی زمانے مین
بغداد مین ایک شخص تھا کہ اوسکو لوگ کہتے تھے کہ یہ غوث ہین اور کہتے تھے کہ یہ جب چاہتے ہین ظاہر ہو جاتے ہین
اور جب چاہتے ہین نظر سے غائب ہو جاتے ہین صاحب بهجة الاسرار نے کہا کہ کہتے ہین کہ نام اونکا ابو یعقوب
یوسف بن ایوب ہمدانی تھا بہمدان کا اسم غیبی اور ابن السقا اور شیخ عبد القادر کہ اون دونون جوان تھے اونکی ملاقات کو
گئے ابن السقا نے راہ مین کہا کہ مین ایسا ایک مسئلہ پوچھونگا کہ اوسکا جواب نا دیگا اور مینے کہا کہ مین ایک مسئلہ
پوچھکر دیکھونگا کہ کیا جواب دیتے ہین اور شیخ عبد القادر نے کہا کہ معاذ اللہ کہ مین کچھ پوچھون مین سامنے بیٹھکر
منتظر اونکی برکات کا ہونگا القصہ جب ہم اونکے مکان مین پہونچے وہان وہ ہمکو نظر نا آئے اور بعد ایک
ساعت کے دیکھتے ہین کہ وہ بیٹھے ہین پس غضب کی نگاہ سے ابن السقا کو دیکھکر کہا کہ خرابی تیری آئی ابن السقا
تو مجھسے ایک مسئلہ پوچھتا ہے کہ مجھکو اوسکا جواب نا دے مسئلہ یہ ہے اور جواب یہ ہے مین دیکھتا ہون کہ کفر کی آگ
تجھہ مین بھڑک رہی ہے پھر میری طرف دیکھکر کہا کہ تو مسئلہ پوچھکر دیکھتا ہے کہ مین کیا جواب دیتا ہون مسئلہ
یہ ہے اور جواب یہ ہے اور بسبب اس بے ادبی کے کانون کی لو کیدن تک تجھہ دنیا گرے گی پھر نگاہ کی طرف شیخ عبد القادر
کے اور نزدیک بٹھا کر اکرام کیا اور کہا اے عبد القادر بسبب اس ادب کے تونے خدا و رسول کو راضی کیا گویا
کہ مین دیکھتا ہون کہ تم بغداد مین کرسی پر چڑھکر دعا کرتے ہو اور کہتے ہو کہ قدمي هذه علی رقبة کل ولی الله
اور گویا کہ مین دیکھتا ہون کہ تمھارے وقت کے اولیا تمھارے اجلال کے واسطے اپنی گردنین جھکا دی ہین پس اوسی وقت غائب ہوگئے
اور بعد اسکے ہمنے اونکو نہ دیکھا اور شیخ عبد القادر کا حال تو ویسا ہی ہوا جیسا کہ کہا تھا اور ابن السقا تمام علوم
مین فائق ہوکر خلیفہ کا مقرب ہوا اور بعد اوسکے خلیفہ کی طرف سے ایلچی بنکر روم کو بادشاہ نصاری کے پاس
گیا اور وہان بادشاہ نصاری نے اوسکا علم و زبان آوری دیکھکر اپنے علما سے مقابلہ کروایا ابن السقا نے سبکو
ساکت اور عاجز کردیا اور پھر بادشاہ کی بیٹی پر عاشق ہوکر حسب درخواست بادشاہ کے نصرانی بنکر اوس لڑکی سے
عقد کیا اور کلام غوث کا یاد کیا اور تاریخ ابن خلکان میں ترجمے مین حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانی کے لکھا ہے

کہ ابن السقا قاری جید تھا جبکہ یہ حجب حضرت یوسف ہمدانی کے نصرانی ہو گیا ایک شخص نے اوسکو آخر حال
مین شہر قسطنطنیہ مین دیکھا کہ ایک مکان مین بیمار پڑا ہوا اپنے موںھہ پر سے مکھیان اوڑا رہا ہی راوی کہتا ہی
کہ مینے نزدیک جا کر پوچھا کہ اب بھی کچھ قرآن یاد ہی کہا سب بھولا مگر ایک آیت یاد ہی رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْن العیاذ باللہ اور مین دمشق مین آیا اور مجھکو سلطان نورالدین شہید نے بجز اخدمت بیت المال
وا و قاف کی دی اور دنیا میرے اوپر گری ہم سب کے حق مین غوث کا کلام سچ ہوا انتہی

بیان اون اولیائے کرام کا کہ اوسوقت مجلس مین حاضر تھے اور اپنے سر انکو جھکا دئے اور اونکا کہ اونھون نے دور سے بطور کشف کے معلوم کرکے تعظیم کی اور سرنگون ہوئے

جاننا چاہیے کہ ایک ہزار اور پچاس اولیا کرام اور مشائخ عظام اوس روز اوس مجلس مین حاضر تھے کہ شیخ علی بن ہیتی اور
شیخ بقا اور شیخ شریف قیلوی اور شیخ ابو النجیب عبدالقاہر سہروردی اور شیخ ماجد کردی اور شیخ صدقہ اور شیخ قضیب البان
موصلی اور شیخ داؤد کہ ہر روز پانچ نماز مکے مین ادا کرتے تھے اور شیخ ابو عمرو صلوکی کہ رجال الغیب سیارہ سے ہین اور شیخ
مطر جمال رضی اللہ عنہم اون مین داخل تھے کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی نے کرسی پر علی الاعلان وعظ مین علی
رؤس الاشہاد فرمایا قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اور تمام اولیا و مشائخ عراق وغیرہ نے اپنی گردنین
جھکا دین بلکہ شیخ علی ہیتی نے کرسی پر چڑھکر قدم شریف کو اپنے سر پر رکھکر یہ دامن کے نیچے کر دیا اور مجلس اوٹھی
پر جب انکے مریدون نے اونسے پوچھا جواب دیا کہ اگر جو مینے دیکھا تم دیکھتے مر کر گر پڑتے اوس وقت کی تجلی سے اور
ابو النجیب سہروردی نے ایسا سر جھکایا کہ قریب تھا کہ زمین کو چھو جاوے اور تین بار کہا کہ علی راسی علی راسی علی عینی
اور حضرت کے صاحبزادون یعنی سید عبدالرزاق اور سید ابو عبدالرحمن اور سید عبدالوہاب اور سید ابو اسحق ابراہیم سے
منقول ہی کہ ہمکو مشائخ متفرقین سے کہ اطراف و امصار بعیدہ مین تھے خبر پہنچی کہ اون سب نے اپنی گردنین
جھکا دین اور شیخ ابو سعید قیلوی سے مروی ہی کہ جسوقت شیخ عبدالقادر نے کہا کہ قدمی ہذہ علی رقبۃ
کل ولی اللہ حق عز و جل نے اونکے دل پر تجلی فرمائی اور ملائکہ مقربین نے ایک خلعت حضرت رسالت مآب کی طرف سے
لاکر اونکو پہنایا کہ اوسوقت ایک جماعت اولیائے متقدمین و متاخرین سے حاضر تھی زندہ ساتھ اجساد کے اور
مردہ ساتھ ارواح کے اور ملائکہ اور رجال الغیب مجلس کو گھیرے ہوئے ہوا مین صفین باندھے کھڑے تھے
اور تمام اولیائے روئے زمین نے اپنی گردنین جھکا دین اور شیخ عدی بن مسافر اور شیخ ماجد کردی اور شیخ مکارم نے
بھی قریب اسکے خبر دین اور شیخ مکارم کی روایت مین یہ بھی ہی کہ علم قطبیت کا سامنے اوٹھایا گیا اور تاج

غوثیت سر پر رکھا گیا اور خلعت تعریف عام کے پہنائے گئے یہ معاملہ دیکھکر سب ولیانے وقت واحد مین سر جھکایا
یہان تک کہ دس ابدال نے کہ خواص مملکت او سلاطین وقت ہین اور شیخ خلیفہ نے خواب مین حضرت رسالت سے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ شیخ عبد القادر نے کہا کہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا کہ سچ کہا شیخ
عبد القادر نے اور کیون نہو کہ وہ قطب ہے اور مین اوسکی نگہبانی کرتا ہون اور شیخ عطا نے کہا کہ مین شیخ
لولو ارمنی قطب کے پاس حاضر ہوا اور اونکا وہ مقام مجھکو نظر آیا کہ اپنے زمانے مین کسی مین مینے ندیکھا تھا میرے
دل مین خطرہ گذرا کہ انکو کس شیخ سے نسبت ہوگی اونہون نے فوراً جواب دیا کہ اے عطا میرے شیخ شیخ عبد القادر ہین
جسنے کہا کہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اور تین سو تیرہ اولیا نے کہ آفاق متفرقہ مین رہتے ہین
سر جھکا دیا اون مین سے اوسوقت حرمین شریفین مین سترہ تھے اور عراق مین ساٹھ اور عجم مین چالیس اور شام
مین تیس اور مصر مین بیس اور مغرب مین ستائیس اور یمن مین تیئیس اور حبش مین گیارہ اور سد یاجوج و ماجوج
مین سات اور وادی سرندیپ مین سات اور کوہ قاف مین سینتالیس اور جزائر بحر محیط مین چوبیس تھے رضی اللہ
تعالی عنہم و عفا بہم اور شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ مقام ام عبیدہ مین اپنے زاویے مین تھے کہ اکا ایک
گردن دراز کر کے بولے کہ میری گردن پر لوگون نے سبب اسکا پوچھا جواب دیا کہ اسوقت بغداد مین شیخ عبد القادر نے
فرمایا کہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ مریدون نے تاریخ لکھ لی اور بعد تحقیق کے برابر پڑی اور
شیخ عبد الرحمن طفسونجی نے کہ اوسوقت مقام طفسونج مین اپنے یارون مین بیٹھے تھے سر جھکایا اور کہا کہ میرے
سر پر اور بعد پوچھنے کے یہی سبب بیان کیا اور مریدون نے تاریخ لکھ رکھی اور برابر نکلی اور شیخ محمد بن
عبد بصری نے بصرے مین حالت غلبہ مین قطع کلام کر کے سر زمین پر رکھ دیا اور شیخ حیات بن قیس نے مقام
حران مین گردن دراز کر کے کہا کہ میری گردن پر اور شیخ سوید سنجاری نے اپنے رباط مین مقام سنجار مین
سر جھکا کر کہا کہ میرے سر پر اور شیخ رسلان دمشقی نے شہر دمشق مین اوسدن گردن جھکا دی اور ایک عبارت
دراز آپ کی تعریف مین پڑھی کہ آغاز اوسکا یہ ہے للہ کمہ من شرب من بحار القدس وجلس علی
بساط المعرفۃ آخر تک اور شیخ ابو مدین مغربی نے مغرب مین گردن جھکا کر کہا وانا منہم اللّٰہم
انی اشہدک واشہد ملائکتک انی سمعت واطعت اور شیخ عبد الرحیم قناوی نے مقام
قنا مین گردن دراز کر کے کہا کہ صدق الصادق الصدوق اور شیخ ابو عمرو بطائحی نے مقام بطائح سے
بطی الارض کے بغداد مین آکر داخل اوس مجلس کے ہوئے اور گردن جھکا دی اور وقت برخاست مجلس کے جب

دست بوسی کے واسطے سامنے گئے حضرت نے فرمایا اپنے مکان کو جلد جاؤ پھر تھوڑی سی دیر مین اطلاع کو پہونچ گئے

بیان اس بات کا یہ کہنا محض بامر الٰہی تھا نہ اپنے اجتہاد و تخمین سے

شیخ ابوالمفاخر نے کہا کہ مینے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کو معلوم ہی کہ شیخ عبدالقادر سے پہلے کسی اور نے بھی کبھی کہا ہی کہ میرا یہ قدم اوپر گردن ہر ولی اللہ کے ہی بولے نہین مینے کہا پھر انکے کہنے کا کیا مطلب ہی کہا یہ کلام دلالت کرتا ہی کہ انکو اپنے وقت مین مقام فردیت کا ہی مینے کہا ہر وقت مین فرد ہوتا ہی فرمایا ہوتا ہی لیکن سوائے شیخ عبدالقادر کے کسیکو حکم نہوا ہی کہ یہ بات کہے مینے پوچھا کیا انکو اس کہنے کا حکم ہوا تھا کہا ہان حکم ہوا تھا اور اسی سبب سے تمام اولیا نے امر الٰہی پر سر رکھدیا کہا تمھین نہین معلوم ملائکہ جو آدم کو سجدہ کیا محض بسبب امر الٰہی کے اور شیخ ابوسعد قیلوی سے پوچھا گیا کہ کیا شیخ عبدالقادر کو امر تھا کہ کہین قدمي هذه على رقبة كل ولي الله فرمایا ہان ایسا امر تھا کہ اوسمین کچھ شک ہی نہین اور یہ زبان قطبیت کی ہی اور ہر زمانے مین قطب ہی لیکن بعضے قطبون کو حکم سکوت کا ہوتا ہی کہ اونکو سوا چپ رہنے کے کچھ چارہ نہین اور بعضونکو بولنے اور ظاہر کرنے کا حکم ہوتا ہی کہ اونکو نے بولے نہین بنتا ہی اور وہ اکمل ہوتا ہی مقام قطبیت مین اسواسطے کہ وہ زبان شفاعت کی ہی اور شیخ علی بن ہیتی سے کہ سنتے ہی اوس کلام کے کرسی پر جاکر قدم شریف اپنی گردن پر رکھ لیا اون کے لوگون نے سبب پوچھا کہا اونکو اس کہنے کا امر ہوا تھا اور اذن ہو چکا تھا کہ جو کوئی اولیا مین سے انکار کرے اوسکو معزول کر دین اسلیے مینے چاہا کہ مین سب کے اول فرمان برداری پر دوڑون اور سیدی احمد رفاعی سے پوچھا گیا کہ یہ کلام شیخ عبدالقادر نے امر سے کہا تھا یا بے امر کہا بلکہ امر سے اور شیخ ابو محمد قاسم بن عبد بصری نے فرمایا کہ جسدم امر الٰہی ہوا شیخ عبدالقادر کو کہ کہین قدمي هذه على رقبة كل ولي الله مینے دیکھا کہ تمام اولیا مشرق اور مغرب نے تواضع سے سر جھکا دیے مگر ایک شخص نے مین عجم مین کہ اوسنے نکیا اور اوسیدم اوسکا حال اور مقام غائب ہو گیا اور شیخ ابوالمکرم اکبر اور ابو عبداللہ دربادی سے مروی ہوا کہ وہ شخص شہر اصفہان مین تھا کہ جسکا حال چھین لیا گیا اور راوی کہتا ہی کہ مین نے جمعے کے تیسری رمضان سن پانسو او ناسی مین جامع مسجد حران مین پاس شیخ حیات بن قیس کے بیٹھا تھا کہ ایک شخص اون سے مرید ہونیکو آیا بولے تجھپر تو نشانی کسی اور کی معلوم ہوتی ہی اوسنے کہا مین نام لیوا شیخ عبدالقادر کا ہون لیکن خرقہ کسی سے نہین پہنا بولے ہم ایک مدت دراز تک سایے مین شیخ عبدالقادر کے رہے اور اونکی عرفان کے چشمون سے جام خوشگوار پیتے رہے اونکی شعاع

نور آفاق مین پھیلتی تھی لیکن لوگ اپنے اپنے حوصلے کے موافق بہرہ یاب ہوتے تھے اور جب اونکو یہ امر ہوا کہ کہین
قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ جب سے اولیاء اللہ کے دلون مین بسبب سر جھکانے کے انوار و برکات
علی ہو گئے انتہی ملخصاً یہ جو کچھہ کہ مذکور ہوا کتاب بہجۃ الاسرار مین بکمال ضبط و احتیاط موافق شرائط محدثین کے
بواسطہ روایات صحیحہ اور اسانید معتبرہ کے مذکور ہی دوسرے ملفوظ مشائخ پر اسکو قیاس نکیا چاہیے اور اسکے
اکثر روایات سے جو قید اولیاء ہمعصر اور اوس ملک کی سمجھی جاتی ہی کچھہ مضایقہ نہین ہی اسلیے کہ متاخرین
مین جو اولیا گذرے ہین یا آگے کو ہوونگے بالضرور اونکے پیر یا پیرونکے پیر اوس وقت مین موجود تھے جب وہ
سب مامور اور سرنگون ہوئے تو اونکے مستفیدون اور مریدون کو کہان سر اوٹھانے کی جاے باقی رہی اور اگر
کوئی بے ادب بولے کہ ہمارے مرشد اپنے پیر اور اون سب پیرون سے افضل ہین وہ قابل خطاب و درخور حساب نہین ہی
شعر بے ادب خود را نہ تنہا داشت بد ☼ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد ☼ اب باقی رہا کلام مہدویون کے میان کے ساتھ
سوان میان سے پوچھا جاتا ہی کہ آپ جو بے تحاشا بول اوٹھے کہ شیخ عبد القادر گیلانی کو یون کہنا بہتر نہ تھا بلکہ
یون بولتے تو بہتر تھا کہ اولیاء اللہ کے قدم میرے شانے پر ہین یہ آپ کسکو اصلاح دیتے ہین شیخ عبد القادر جیلانی کو
یا خداے جاودانی کو اگر شیخ عبد القادر کو بولتے ہو تو وہ تو اس مقدمے مین مامور اور مجبور تھے اگر یہ بات باوجود
ایسے حکم نافذ کے نبولتے تو خوف عتاب کا تھا اور کب شان اولیا سے ہی کہ اونکو حق سبحانہ ایک حکم فرماوے اور وہ
بجا نلاوین یا اوسمین ادنی سستی اور کاہلی روا رکھین وہ تو یہ صفت رکھتے ہین کہ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ
اور مانند فرشتون کے لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۰ کب اونکی شان سے ہی کہ
اللہ تعالی اپنے فضل بے غایت سے ایک منزلت اور رتبۂ عالی اونکو مرحمت کرے اور چاہے کہ ملک و ملکوت مین
اون کی عزت بڑھاوے اور رفع ذکر کرے اور اونکا شرف دکھاوے اور وہ اس نعمت عظمی اور موہبت کبری
کی قدر نسمجھین اور خلاف رضاے الہی کے کچھہ کا کچھہ بول دیوین کیا تمنے اونکو اپنے پر قیاس کیا جیسا کہ کتاب
مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ میانکو حضرت ذو الجلال کا حکم بارہ برس تک ہوتا رہا کہ ہمنے تجھکو مہدی
موعود کیا اور یہ دفع کرتے رہے کہ شاید یہ وسوسۂ شیطانی ہووےگا بعد مدافعت بارہ برس کے عتاب ہوا کہ ہم
سامنے سے حکم کرتے جاتے ہین اور تو عین حق کو باطل سمجھہ رہا ہی ہلاک ہو جائیگا باوجود اس عتاب کے ایک
مدت اور حیلے بہانے کرتے رہے کہ بارخدایا مین اس خدمت کے لائق نہین ہون جب اس تکرار پر بھی ایک مدت گذری
جواب آیا کہ ہم سمیع اور علیم او [illegible] مین بلیاقت دیکھکر بوجھہ رکھ رہے ہین لکھتا ہی کہ پھر بھی نمانا اور اس حریف طرار

اور شاہ حریف مکار نے ایک ادر تقریر نکال کر آٹھہ برس ورثالا العیاذ باللہ سیج ہی کہ نادان دوست سے دانا دشمن
بہتر یہ قوم نادان پیرایہ دوستی مین کیا کیا اون رنگ باندھتے ہین اور اسمین اونکا علو رتبہ اور اپنی خوش اعتقادی
جانتے ہین ؎ ترا از دو ہا گر بود یار غار ✤ ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار ✤ اب آیا چاہیے شق دوم پر کہ اگر
غرض اس اعتراض سے اصلاح دینا ہی خداے جا و دانی کو تو بھلا کسی مخلوق کو عرش سے فرش تک طاقت ہی
کہ آفریدگار عالم کے معاملے مین دم مارے شعر اوست سلطان ہر چہ خواہد آن کند ✤ عالمی را در دمی ویران
کند ✤ طرفۃ العینی جہان برہم زند ✤ کس نمی آرد کہ آنجا دم زند ✤ ہست سلطانی مسلم مر ورا ✤ نیست کس را
زہرہ چون و چرا ✤ بھلا اگر اس آیت کریمہ کا خیال آپ کو نہ آیا کہ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ
یعنی اوس سے کوئی نہین پوچھہ سکتا ہی جو کچھہ کہ کرے اور اورون سے پوچھا جائیگا تو یہ مصرع بوستان کا تو بہت
مشہور تھا کہ ع نہ ہر حرف او جاے انگشت کس ✤ اب یہ خیر خواہ آپ سے ایک اور سوال کرتا ہی کہ یہ جو تمام
روایات صحیحہ سے اوپر ثابت ہو چکا کہ تمام جہان کے اولیا کے دلون پر منکشف ہوا کہ شیخ عبد القادر خداے عزوجل کی
جناب سے مامور ہین اس کلام کے بولنے پر اسواسطے سب نے سر جھکا دیئے یہ آپ کے روشن ضمیر پر بھی کچھہ
کھلا تھا یا نہین اگر کھلا تھا تو اس چون و چرا کا کیا موقع ہی اور یہ اعتراض آپکا سر تا پا غلط اور خطا ہو گیا اور اگر
آپ پر اسمین سے کچھہ نہین کھلا تو وہ کلام آپکا بالکل غلط ٹھہرا جو کہ کتاب شواہد الولایت کے اکتیسوین باب مین
لکھا ہی کہ میانجی نے فرمایا کہ حق تعالی نے بندے کو مرتبے اور مقامات تمام انبیا اور اولیا اور مومنین اور مومنات
اور احوال تمام موجودات کے ایسے بتلا دیے ہین جیسا کہ کسیکے ہاتھہ مین رائی کا دانہ ہو اور ہر طرف پھرا کر اسکا حقہ
پہچان لیوے اور واقف ہو جاوے انتہی اور دونون صورت مین بطلان مہدویت کا لازم آیا اسواسطے
کہ ان لوگون کے نزدیک بھی یقینیات سے ہی کہ مہدی کو ہر قسم کی خطا سے پاک ہونا لازم ہی کہ يَقْفُو اَثَرِي
وَلَا يُخْطِي اوسکی شان ہی

باب پنجم مین بیان اون بے ادبیون کا کہ مہدویون نے خدمت مین خلفاے راشدین اور دوسرے اصحاب حضرت خاتم المرسلین کے کی ہین —

شواہد الولایت کے دسوین باب مین [illegible] کہ مہدی کے پاس ایک روز تذکرہ صفات امیر المومنین
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا آیا کہ کچھہ اوپر تین سو صفتین اون مین تھین انکے خلیفہ نظام نے پوچھا
کہ اوسمین سے ہم مین بھی کوئی صفت ہی کہا بلکہ وہ سب صفتین تم مین موجود ہین انتہی آگے ایک حدیث اونکی

باب پنجم مین بیان اون بے ادبیون کا کہ مہدویون نے خدمت مین خلفاے راشدین اور دوسرے اصحاب حضرت خاتم المرسلین کے کی ہین

کہ حضور رسالت پناہ مین ایسی گفتگو ہوئی تھی شاید اوسی کی تقلید سے یہ نقل بنائی گئی ہی ایضاً پنج فضائل مین
لکھا ہی کہ ایک دن شاہ نظام اپنا سب گھر لوٹا کر ایک باریک لباس کانٹون سے اٹکا کر پہن کر پیچھے مہدی کے
آکھڑے ہوئے خدا تعالی کا حکم ہوا کہ ای سید محمد اوپر دیکھ جب اوپر دیکھا تو نظر آیا کہ تمام فرشتے وہی لباس پہنے
ہین پھر حکم ہوا کہ پیچھے دیکھ جب دیکھا تو نظام کو اوس لباس مین پایا حکم الٰہی ہوا کہ جیسا کہ ابوبکر صدیق نے
کمل پہنا تھا اور ہمنے جبرئیل اور سب فرشتون کو کمل پوش بنایا تھا ایسی یہان بھی کیا چنانچہ نظام نے
تین دن تک وہ لباس بدلا اور تمام فرشتے بھی اسی رنگ دکھاتے رہے ایضاً پنج فضائل مین لکھا ہی کہ ایکروز
سید محمود جونپوری حجرے سے نکل کر اپنے مہاجرون کی جماعت مین آکر بولے جس شخص نے ابوبکر کو نہ دیکھا ہی
میان دلاور کو دیکھ لے ایضاً پنج فضائل مین لکھا ہی کہ انکے مہدی جونپوری نے کہا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ
شاہ نعمت کے حق مین یہ آیت پڑھ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ الآیہ اور یہ بولے کہ ہمنے
اور میان نعمت نے میدان توکل مین گھوڑے دوڑائے کچھ فرق نہ تھا مگر دو کمان کا اور وجہ اس دوڑانے کی
یہی تھی کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر کے ساتھ میدان وحدانیت مین گھوڑے دوڑائے تھے
مجکو حکم ہوا کہ میان نعمت کے ساتھ گھوڑ دوڑ کر ایضاً پنج فضائل مین ہی کہ سید محمد جونپوری نے کہا کہ
میان نعمت ہماری ولایت کی عمر ہین اور یہ بھی کہا کہ حیا مین ثانی عثمان ہین یہ نعمت بھی انکے خلیفہ ہین
ایکروز انھون نے خواب مین دیکھا کہ مین میران کا سر کھاتا ہون انکے میران نے تعبیر کی کہ تم ولایت محمدیہ کا
مغز کھاؤگے ایضاً کتاب مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ میران نے کہا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر مین کسی پیغمبر کو
نہ بھیجتا اور کوئی کتاب بھی نہ اوتارتا تب بھی سید محمود اور خوندمیر کو یہی مقام اور قرب حاصل ہوتا اور ہمنے
انکے مرتبے کا کوئی آدمی کسی نبی اور مرسل کے پاس پیدا نکیا یہ فقط تمھی پر احسان کیا گیا واضح ہو کہ سید محمود نام
انکے مہدی کے بڑے بیٹے کا اور خوندمیر نام داماد کا ہی چنانچہ بکرات گذر چکا ایضاً پنج فضائل مین لکھا ہی
کہ انکے مہدی جونپوری نے کہا کہ میان سید خوندمیر ولایت کے اسد اللہ الغالب ہین ایضاً پنج فضائل
مین لکھا ہی کہ مہدی کے خلیفہ دلاور کو مراقبے مین معلوم ہوا کہ جیسا کہ جناب رسالتمآب کے چار یار ہین
مہدی کے بھی ہین پھر جب کہ مہدی سے اسکی تصدیق کے طالب ہوئے انھون نے سر مراقبے مین جھکا کر
پھر اوٹھا کر کہا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ میران سید محمود ہین پھر جھکا کر اور اوٹھا کر بولے کہ میان سید خوندمیر ہین
پھر جھکا کر اور اوٹھا کر بولے کہ میان نعمت ہین پھر جھکا کر اور اوٹھا کر بولے کہ میان نظام ہین پھر

جھکاکر اور اوٹھاکر بولے کہ سائل ہی لیو یہان چار کے پانچ ہو گئے اور اسکی وجہ یہ بولے کہ زمانۂ رسول مین
نبوت تھی وہان چار اصحاب ہوئے اور بندے پر ولایت ہی بحکم اس حدیث کے کہ الولایۃ افضل
من النبوۃ یہان پانچ ہین ایضًا رسالۂ بشارت نامے مین سالۂ سید وسیان سے نقل کیا کہ جیسا کہ حضرت
رسالت مآب کے اصحاب مین عشرۂ مبشرہ تھے مہدیکے اصحاب مین بارہ شخص ہین انتہی اور تذکرۃ الصالحین
وغیرہ مین اونکی تفصیل بھی دیکھنے مین آئی کہ پانچ یہی ہین جو کہ اوپر مذکور ہوئے اور سات یہ ہین آیین محمد
ملک معروف عبد المجید ملک لوحی یوسف ملک گوہر ملک برہان الدین غرض کہ اسیطرح جو القاب کہ اصحاب
واہل بیت حضرت خاتم المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے حق مین وارد ہوئے تھے اپنے لوگون کے واسطے
تراشے ہین چنانچہ مریدونکا لقب اصحاب مہاجرین ٹھہرایا اور مریدون کے مریدونکا نام تابعین و تبع تابعین
قرار دیا اور بیعت کا نام بیعت الرضوان رکھا اور خوندمیر کے ہمراہ جو لوگ کہ گجرات مین لڑے یا مارے گئے
اونکو اہل بدر بولتے ہین اور مہدی کی چارون بیبیون یعنی بی بی الٰہدتی اور بی بی ملکان اور بی بی بون اور
بی بی بھیکا کو ازواج مطہرات اور امہات المومنین لکھتے ہین اور انکی بیٹی کو فاطمۂ ولایت لقب کرتے ہین
اور پانچ خلیفونکو صحابۂ کرام کہتے ہین اون مین سے دو صدیق سید محمود اور خوندمیر اور سید نجی بن خوندمیر
نواسۂ مہدی کو خاتم مرشد اور حسین ولایت قرار دیتے ہین بلکہ ایسا اعتقاد رکھتے ہین کہ قطع نظر مہدی ایسے
اون کے مرید و خادم بھی المبشر بالجنۃ بنا سکتے ہین چنانچہ پنج فضائل مین لکھا ہی کہ میران نے فرمایا کہ جیسا کہ
ہمارے حضور مین بارہ شخص مبشر بالجنۃ ہوئے ہین اے میان لاڈ تمہارے پاس بھی ہون گے انتہی غرضکہ
اس داستان سرائی سے معلوم ہوا کہ اصحاب و اہل بیت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت
اور توقیر ان لوگون کے دلون مین اتنی بھی نہین ہی کہ سید محمد جونپوری کے مریدون اور بالکون سے اون کو
اعلی اور افضل سمجھین بلکہ اون حضرات کو ایک تختۂ مشق ٹھہرایا ہی کہ جسکو چاہتے ہین اون سے تشبیہ و تفضیل دیتے
چلے جاتے ہین کبھی شیخ نظام اور دلاور اور نعمت کو برابر امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے
ٹھہراتے ہین اور کبھی انھین نعمت کو ہم رتبہ عمر فاروق کا اور ثانی عثمان بتاتے ہین اور خوندمیر کو ولایت
کا اسد اللہ الغالب بولتے ہین اور کبھی کہتے ہین کہ سید محمود اور خوندمیر کے رتبے والا کسی پیغمبر کے اصحاب مین
کوئی شخص نہوا ہی اور کبھی چار کے پانچ اور دس کے بارہ خلیفہ اور مبشر ٹھہرا لیتے ہین اور کسیکو ام المومنین اور کسیکو
حسین ولایت اور کسیکو فاطمۂ ولایت مقرر کر لیتے ہین اور چونکہ ولایت انکے نزدیک افضل ہی نبوت سے

یہ سب لاایت لے عہدہ دار بھی اصحاب اور اہل بیت نبوت سے افضل ہونگے بلکہ کچھ عجب نہین ہی اسواسطے
کہ فصل آیندہ مین آویگا کہ یہ اونکو انبیا و مرسلین کے برابر سمجھتے ہین العیاذ باللہ کیا جرأت ہی خدا و رسول پر کہ
جو منہہ مین آیا سو بول بیٹھتے ہین اور ذرا بھی حضرت رسالتمآب کی رعایت سے اونکے اصحاب کا ادب
نہین کرتے ہین اب چند حدیثین عنایت آداب مین اصحاب حضرت رسالتمآب کے اور اونکی فضیلت مین
بیان کیجاتی ہین کہ دین کے سمجھدار سنکر بولین مصرع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا صواعق
محرقہ مین لکھا ہی کہ خطیب نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ حضرت رسالتپناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ان الله اختارني واختار لي اصحابا واختار لي منهم اصهارا وانصارا فمن حفظني
فيهم حفظه الله ومن اذاني فيهم اذاه الله تعالی یعنی اللہ تعالی نے مجھکو پسند کیا اور میرے واسطے
اصحاب چنے اور اون مین سے میرے واسطے داماد اور سسر اور مددگار انتخاب کیے پس جو شخص کہ اونکے حق مین
میری پاس خاطر کریگا اوسکی خدا نگہبانی کریگا اور جو کہ اونکے مقدمے مین مجکو تکلیف دیگا اللہ تعالی اوسکو تکلیف
پہونچائیگا اور امام بغوی اور طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کی ابن عیاض انصاری سے کہ فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے احفظوني في اصحابي واصهاري فمن حفظني فيهم حفظه الله في الدنيا
والاخرة ومن لم يحفظني فيهم تخلى الله منه ومن تخلى الله منه يوشك ان يأخذه
یعنی میری رعایت کرو میرے اصحاب اور اصہار کے مقدمے مین پس جس نے میری رعایت کی اون کے باب مین
محفوظ رکھیگا اوسکو حق تعالی دنیا اور آخرت مین اور جس نے نہ رعایت کی میری اون کے باب مین الگ
ہوگیا اوس سے اللہ تعالی اور جس سے اللہ تعالی الگ ہوگیا قریب ہی کہ گرفت کریگا اوسکو اور دارقطنی نے
روایت کی کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا من حفظني في اصحابي ورد علي الحوض ومن لم يحفظني
في اصحابي لم يرد علي الحوض ولم يرني یعنی جسنے کہ میری پاسداری کی میرے اصحاب کے باب مین
حوض کوثر پر میرے پاس آویگا اور جسنے میری پاسداری نکی میرے اصحاب کے باب مین نہ میرے پاس حوض کوثر پر
آویگا اور نہ مجھکو دیکھے گا اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
احفظوني في اصحابي ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم یعنی میرا خیال رکھو میرے اصحاب کے
باب مین اور اونکے تابعین اور تبع تابعین کے باب مین اور ابن عدی نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی
کہ حضرت نے فرمایا ان شرار امتي اجرأهم على اصحابي یعنی میری امت مین بدتر وہ لوگ ہین کہ جو میرے

احادیث و آثار فضائل اصحاب حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم مین

اصحاب پر زیادہ جرأت کرتے ہیں اور دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اذا اراد الله برجل من امتي خيرا القى حب اصحابي في قلبه یعنی جب اللہ تعالی کسی شخص کے
ساتھ میری امت میں سے نیکی کیا چاہتا ہے میرے اصحاب کی محبت اوسکے دل میں ڈالتا ہے اور ابن عساکر نے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما شانکم وشان اصحابي ذروني اصحابي ذروني
اصحابي فوالذي نفسي بيده لو انفق احدكم مثل احد ذهبا ما ادرك مثل عمل احدهم يوما واحدا یعنی تمکو
میرے اصحاب سے کیا کام ہے میرا اصحاب کو مجھپر چھوڑ دو میرے اصحاب کو مجھپر چھوڑ دو بس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری
اوسکے ہاتھ میں ہے اگر تم میں سے کوئی شخص احد کے پہاڑ برابر سونا خیرات کرے ایک صحابی کے ایک دن کے
عمل برابر رتبہ نپاوے اور حاکم نے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو فرمایا اما انه
لا يدرك قوم بعدكم صاعكم ولا مدكم یعنی آگاہ ہو کہ نہیں پاویگا کوئی قوم کہ بعد تمہارے آوے
تمہارے صاع اور مد بھر خرچ کرنے کا رتبہ اور امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی کی روایت میں
آیا ہے لو ان احدكم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه یعنی اگر دوسرون میں
سے کوئی کوہ احد برابر سونا خرچ کرے صحابی کے نہ ایک مد نہ آدھے مد کے درجے کو پونہچے گا مد اور صاع
پیمانے ناپ کے ہیں یہان سے معلوم ہوا کہ پچھلون میں سے کوئی کتنی مجاہدہ اور عبادت کرے اور
اعلی درجہ ولایت کو پونہچے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ادنی عمل کی برابری نہیں کرسکتا ہے اسکے دو سبب ہیں ایک یہ
کہ جو کچھ اسلام اور ایمان عالم میں پھیلا اوسکے سبب یہی ہیں کہ نہایت غربت اور بےکسی کے وقت میں اپنے
مال اور جان نثار کرکے اور محنتیں سخت سخت اوٹھاکر اور تمام خویش و آشنا سے بیگانہ بنکر اس دین کو جمایا اور
اسلام کو اطراف و اکناف عالم میں پھیلایا اب قیامت تک جسکو کلمۂ محمدؐ نصیب ہوگا بدولت اور طفیل انہیں
حضرات کے ہوگا اور جو کچھ اوس کلمے پر مقامات ولایت اور امامت کے متفرع ہونگے اوس سب کے سبب اور
علت یہی حضرات ٹھہرینگے پس بموجب اس حدیث کے کہ من سن سنة حسنة فله اجرها و
اجر من عمل بها یعنی نیک راہ نکالنے والے کے واسطے اوس راہ نکالنے کا بھی ثواب ہے اور جو لوگ اوسپر عمل کرینگے
اونکا بھی ثواب جیسا کہ اونکو ملیگا اوسیقدر اسکو بھی ملیگا پس پچھلے زمانے کے لوگ کسطرح سے انسے زیادہ
یا انکے برابر نہیں ہوسکتے ہیں دوسرا سبب یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالی صورتون اور اعمال کو نہیں دیکھتا ہے بلکہ
نیتون کو دیکھتا ہے خوبی عمل کی بقدر خلوص نیت اور صفائے باطن کے ہے اور بسبب تاثیر صحبت حضرت سالت کے

فائدہ در سبب افضلیت صحابہ کے

جسقدر کہ انکے بواطن اور سینات کی اور صفائی تھی دوسرونکو نصیب نہین ہی اسیواسطے مشائخ طریقت فرماتے
ہین کہ ایک نگاہ کہ جمال مصطفوی پر پڑے وہ کام کرتی ہی کہ چلّون اور خلوتون سے وہ بات حاصل نہین ہوتی
اور یہی سبب ہی کہ قرن نبوت کا سب قرنون سے افضل ہوا جیساکہ ترمذی اور حاکم نے روایت کی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم یعنی بہترین
قرنونکا قرن میرا ہی پھر وہ لوگ کہ اونکے متصل ہین پھر وہ لوگ کہ اونکے متصل ہونگے اور ابو نعیم نے حلیہ مین
روایت کی کہ خیر ھذہ الامۃ اولہا و اخرہا اولہا فیہم رسول اللہ و اخرہا فیہم عیسی بن
مریم وبین ذلک فیج اعوج لیسوا منی ولست منہم یعنی بہتر اس امت کے پہلے اور پچھلے ہین
پہلون مین تو رسول اللہ ہین اور پچھلون مین عیسی بن مریم ہین اور درمیان اسکے فوج ٹیڑھی ہی کہ وہ لوگ
نہ میرے طریق پر ہین اور نہ مین اونسے راضی ہون اور جاننا چاہیے کہ جیساکہ القرآن یفسر بعضہ بعضا
یعنی قرآن کی ایک آیت کے معنی دوسری آیت سے سمجھ مین آجاتے ہین ایسی حدیث مین بھی ایک حدیث
دوسری حدیث کی شرح کردیتی ہی پس اس حدیث مذکور بالا سے معلوم ہوا کہ دوسری حدیثون مین جو آیا ہی کہ حال
میری امت کا مانند حال باران کے ہی کہ معلوم نہین ہوتا کہ اول اوسکا بہتر اور مفید ہی یا آخر اوسکا مراد اوس سے
اصحاب عیسی علیہ السلام کے ہونگے کہ اونھون نے باوجود اس شرف کے کہ اتباع اور پیروی حضرت خاتم المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم سے برکات نے نہایت حاصل کین صحبت اور دیدار حضرت عیسی روح اللہ سے بھی سعادت اندوز
ہوے اسواسطے اون مین دو قسم کے کمال اور دو طرح کے ثواب اکھٹا ہوے جیساکہ حضرت عیسی علیہ السلام
کی پچھلی امت کا حال ہوا کہ جب انھون نے ہمارے حضرت کا زمانہ پایا اور ایمان لاے اونکو دوہرا اجر ملا ایک اپنے پیغمبر
اور کتاب پر ایمان لانے اور اتباع کرنے کا دوسرا ہمارے پیغمبر اور کتاب پر ایمان لانے اور متابعت اور صحبت
اختیار کرنے کا فرق اتنی ہوا کہ ہمارے حضرت نے شریعت عیسویہ کو منسوخ فرماکر اپنی شریعت پر اونسے
عمل کروایا اور عیسی علیہ السلام جب اوترینگے اپنی شریعت پر حکم نکرینگے بلکہ خلق کو اسی شریعت محمدیہ پر چلاوینگے
پس اس راہ سے حضرت عیسی سلام اللہ علیہ اس امت کے اولیا مین من وجہ داخل ہین لیکن افضل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
ہین اور قیامت کے روز اونکے واسطے دو حشر ہونگے ایک حشر زمرۂ رسولون مین ساتھ لواے رسالت کے اور ایک حشر
زمرۂ اولیا مین ساتھ لواے ولایت کے جیساکہ کتاب الیواقیت والجواہر مین شیخ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالی
علیہ نے فتوحات مکیہ سے نقل کیا اور کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ جیساکہ اس امت کے اولیا سے افضل ہین

[illegible]

پہلی استون کے اولیاسے بھی افضل ہین سوا عیسی علیہ السلام کے کہ وہ حضرت صدیق سے یقینا افضل ہین اور ایسی
حضرت خضر علیہ السلام بھی کہ مقام اونکا برزخی ہے درمیان ولایت اور نبوت کے چنانچہ شیخ اکبر نے فتوحات مین فرمایا
کہ مقام خضر علیہ السلام کا نبوت سے نیچے اور صدیقیت کے اوپر ہے اور فرمایا کہ مجھسے اونھون نے بالمشافہ لیپا یہ
مقام بیان فرمایا اور اسکو مقام قربت کہتے ہین اور یہ بھی کہا کہ شیخ نے فتوحات مین فرمایا ہے کہ امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مین کوئی شخص سوا عیسی علیہ السلام کے افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ سے نہین ہے انتہی اس مقام سے معلوم ہوا
کہ مہدی حقیقی سے بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ رتبہ عالی رکھتے ہین چہ جاے مہدی جعلی بھلا اب کہان پتا لگتا ہے
اونکے چیلون بالکون کا کہ جنکو حضرت ابو بکر کا ہم جنب ٹھہراتے تھے اور تسلیم کرنا قول شیخ اکبر کا مہدیون پر اہم واجبات
سے ہے اسواسطے کہ انکے مہدی نے کہا ہے کہ شیخ محی الدین بن عربی نے جو کچھ لکھا ہے اول لوح محفوظ پر نظر کر کے
بعد قلم زد کیا ہے جیسا کہ شواہد الولایت کے چوبیسوین باب مین منقول ہے پس اب دو الزام سے ایک الزام ان پر لامحالہ
تمام ہوا اور ہر صورت مین مہدویت کا بطلان لازم آیا یعنی اگر یہ کشوف کہ جس مین اپنے مریدون کو برابر یا برتر
صدیق اکبر کا ٹھہرایا ہے صحیح ہین تو وہ کشف غلط ہے کہ شیخ اکبر لوح محفوظ دیکھکر لکھتے تھے اور اگر وہ صحیح ہے تو یہ کشوف
سابقہ سب غلط ہین اور ہر دو صورت مین یہ مہدی نہوسکے کہ اونکے حق مین تو وارد ہے کہ لا یخطی یعنی خطا نکریگا
جیسا کہ یہ لوگ جا بجا اسکے قائل ہین بلکہ تردید کی کیا جاے ہے شق ثانی کو تسلیم کرنا چاہیے تا کہ فقط انھین کی
تخطیے پر کہ ہر دو صورت مین ناگزیر ہے اقتصار کیا جاوے اور تخطیہ شیخ اکبر اور جمہور امت کا کہ افضلیت ابو بکر صدیق
کے قائل ہین لازم نآوے اگرچہ اسقدر انکے الزام کے واسطے کافی تھا لیکن اور بھی چند حدیث تبرکا بیان
کیجاتی ہین صواعق محرقہ مین ہے کہ دار قطنی نے روایت کی کہ عبد اللہ محض کے صاحبزادے نے کہ لقب اونکا نفس زکیہ
تھا فرمایا ہما افضل عندی من علی یعنی ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما نزدیک میرے افضل ہین علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ سے اور انکو محض اسواسطے کہتے ہین کہ سب سے پہلے دنیا مین سید حسنی اور حسینی یہی ہوئے اور دار قطنی نے
روایت کی کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ما ارجو من شفاعۃ علی شیئا الا وانا ارجو من شفاعۃ
ابی بکر مثلہ وقد ولدنی مرتین یعنی جسقدر کہ مین علی کی شفاعت کی امید رکھتا ہون اوسیقدر مجھکو
ابو بکر کی شفاعت کی امید ہے اور ابو بکر سے مین دوبار پیدا ہوا ہون وجہ اسکی یہ ہے کہ والدہ امام جعفر کی ام فروہ
بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر ہین اور والدہ ام فروہ کی اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق ہین رضی اللہ
تعالی عنہم اور فرمایا کہ ان الخبثاء من اہل العراق یزعمون انا نقع فی ابی بکر و عمر وہما والدای

فائدہ بعض احادیث و آثار کہ اہلسنت تفضیل شیخین مین

یعنی خبیث لوگ عراق والے گمان کرتے ہین کہ ہم اہل بیت بدگوئی کرتے ہین حق مین ابوبکر اور عمر کے اور وہ دونو
میرے والد ہین اور حاکم نے روایت کی کہ فرمایا حضرت رسالت نے کہ ما صحب النبیین والمرسلین اجمعین
ولا صاحب یٰس افضل من ابی بکر یعنی نہ کوئی مصاحب تمام انبیا اور مرسلین کا اور نہ صاحب یٰس یعنی
حبیب نجار افضل تہے ابوبکر سے اور ابن عساکر نے روایت کی کہ فرمایا حضرت رسالت پناہ نے اذا کان یوم
القیمة نادی مناد لا یرفعن احد من هذه الامة کتابه قبل ابی بکر یعنی جبکہ دن قیامت کا ہوگا ایک
منادی ندا کریگا کہ کوئی شخص اس امت محمدیہ سے اپنا نامۂ اعمال پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پیش نکرے اور
ابن عساکر نے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا خصال الخیر ثلثمائة وستون نیک خصلتین تین سو ساٹھ ہین
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ مین اس خصلتون سے کوئی ہے فرمایا کلها فیک فهنیئًا
لک یا ابابکر وہ سب خصلتین تیری امین ہین پس خوشگوار ہووین تجھکو ای ابوبکر اور دارقطنی نے روایت کی کہ امام
محمد باقر سے لوگون نے حال شیخین کا پوچھا فرمایا انی اتولاهما مین اون سے محبت رکھتا ہون ایک شخص اوس
مجلس مین بولا کہ شیعہ گمان کرتے ہین کہ آپ ایسی باتین بطور تقیہ کے فرماتے ہین فرمایا انما یخاف الاحیاء
ولا یخاف الاموات فعل الله بهشام بن عبد الملک کذا وکذا یعنی ڈرا جاتا ہے زندون سے
نہ مردون سے اللہ تعالی ہشام بن عبد الملک کا ایسا اور ایسا برا کرے یعنی صحابہ کرام مرگئے اب ہم اون سے
کیون ڈرین کہ تقیہ کرین ہم تو ایسے نے خوف ہین کہ ہشام بن عبد الملک کو کہ خلیفۂ عصر ہے برملا برا کہتے ہین
اور سید اسعد مکی نے شہب محرقہ مین نقل کیا کہ ابویعلی موصلی اور ابونعیم اور ابن عساکر وغیرہم نے عبد خیر سے
روایت کی کہ خطب علیؓ فقال ان افضل الناس بعد النبی صلی الله علیه وسلم ابو بکر الصدیق
وافضلهم بعد ابی بکر عمر ولو شئت ان اسمی الثالث لسمیته فسئل عن الذی لو شئت
ان سمیته قال المذبوح کما تذبح البقرة یعنی خطبہ پڑھا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے پس فرمایا کہ افضل الناس
بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر صدیق ہین اور بعد ابوبکر کے افضل الناس عمر ہین اور اگر مین تیسرے کا نام بولنا
چاہون تو بول سکتا ہون لوگون نے پوچھا کہ وہ کون ہے فرمایا کہ مذبوح جیسا کہ گائے ذبح کی جاتی ہے یعنی ذات
جناب موصوف اور عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد کی مسند مین وہب سوائی ابی جحیفہ سے روایت کی کہ کہا خطبنا
علی فقال من خیر هذه الامة بعد نبینا فقلت انت یا امیر المومنین قال لا خیر هذه الامة
بعد نبینا ابو بکر ثم عمر یعنی حالت خطبے مین علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کون شخص اس امت مین افضل ہے

بعد ہمارے پیغمبر کے مینے عرض کیا کہ تم یا امیر المومنین فرمایا نہین افضل اس امت کے بعد ہمارے پیغمبر کے
ابوبکر ہین پھر عمر ہین اور صواعق مین ہی کہ روایت کی ابوبکر الاجری نے کہ کہا ابوجحیفہ نے کہ مینے سنا کہ علی مرتضی
رضی اللہ عنہ کوفے مین بالاے منبر فرماتے تھے ان خیر ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابوبکر ثم خیرہم
عمر یعنی افضل اس امت مین بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر ہین پھر عمر ہین ذہبی نے کہا کہ جسوقت کہ جناب
مرتضوی اپنی مملکت مین کرسی خلافت پر تھے یہ حدیث اونسے بتواتر منقول ہوئی یہان تک کہ کچھ اوپر اسی
آدمی نے اون سے روایت کی اور بعض طرق مین اس لفظ سے روایت ہوئی کہ فرمایا الا وانہ بلغني ان رجالا
یفضلوني فمن وجدتہ فضلني علیہما فہو مفتر علیہ ما علی المفترین یعنی آگاہ ہو کہ مجھکو
خبر پہونچی ہی کہ کچھ لوگ مجھکو تفضیل دیتے ہین پس جسکو مین پاؤن فضیلت دیتا ہوا اون دونون پر وہ مفتری ہی اسکی
وہی سزا ہی جو کہ مفتریون کی سزا ہی غور کا مقام ہی کہ حضرت مظہر العجائب امام المشارق والمغارب علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ کو تفضیل دینے والا مفتری ٹھہرے اور میان جیو اور اون کے بالکون کو تفضیل دینے والے مفتری نہو
بلکہ اپنا لقب صادق رکھے اور کہے کہ کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ہمارے واسطے ہی فَاِنَّہَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَ
لٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ اور عبد بن حمید اور ابو نعیم نے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ما طلعت الشمس ولا غربت علی احد افضل من ابي بکر الا ان یکون نبي وفي لفظ
ما طلعت الشمس علی احد بعد النبیین والمرسلین افضل من ابي بکر یعنی آفتاب نے طلوع
وغروب نکیا اوپر ایسے کے کہ افضل ہو ابوبکر سے اور ایک عبارت یون ہی کہ نہ طلوع کیا آفتاب نے بعد انبیا اور مرسلین کے
اوپر کسی کے کہ افضل ہو ابوبکر سے اور طبرانی نے روایت کی کہ فرمایا حضرت نے ان روح القدس جبرئیل
اخبرني ان خیر امتک بعدک ابوبکر یعنی روح القدس جبرئیل نے مجھکو خبر دی کہ تمہاری امت کا افضل
بعد تمہارے ابوبکر ہی اور دارقطنی نے روایت کی کہ جندب اسدی نے کہا کہ ایک روز کچھ لوگ کوفے اور جزیرے
کے خدمت مین محمد بن عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہم کے حاضر ہو کر حال ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا پوچھنے
لگے اونھون نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا انظر الی اہل بلادک یسئلون عن ابي بکر وعمر
لہما عندي افضل من علي یعنی ملاحظہ کر اپنے ملک کے لوگون کو مجھسے سوال کرتے ہین حال ابوبکر و عمر کا
حالانکہ وہ دونون نزدیک میرے افضل ہین علی سے انتہی اور مشکوۃ المصابیح مین ہی روایت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے
آخر مین ایک حدیث کے ہی کہ فرمایا حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہذا ملک لم ینزل

الارض قط قبل هذه الليلة استاذن ربه ان يسلم علي ويبشرني بان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة وان الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة رواه الترمذی یعنی یہ ایک فرشتہ ہو کہ آج کی رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اوترا تھا اپنے رب سے پروانگی مانگ کر آیا کہ مجھکو سلام کرے اور خوشخبری سناوے کہ فاطمہ سب بیبیون اہل جنت سے بہتر ہین اور حسن اور حسین سب جوانون اہل جنت سے افضل ہین اور انس رض سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر و عمر سیدا کهول اهل الجنة من الاولين والاخرين الا النبيين والمرسلين رواه الترمذی ورواه ابن ماجة عن علي رض یعنی ابوبکر اور عمر رض کهول بہشتیون کے ہین اولین اور آخرین سے سوا انبیا اور مرسلین کے کہول جمع کہل کی ہی اور کہل مرد میانہ سال دو موبہ کو کہتے ہین کذا فی الصراح یعنی جو لوگ کہ دنیا مین کہل مرے ہین انکے یہ سردار ہین ورنہ بہشت مین سب جوان ہونگے صاحب مرقات نے کہا کہ جامع صغیر مین ہی کہ اس حدیث کو روایت کیا امام احمد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے علی رض سے اور ابن ماجہ نے ابو جحیفہ سے اور ابو یعلی نے اور ضیا نے مختارہ مین انس رض سے اور طبرانی نے اوسط مین جابر رضی اللہ اور ابو سعید رض سے اور ریاض مین علی رض سے انتہی اور شیخ عبد الحق نے فرمایا کہ جب سردار بڈھون کے ہوئے جوانون کے بدرجہ اولی ہوئے اور مؤید اس قول کی وہ روایت ہی کہ مرقات مین امام احمد رح سے منقول ہوئی کہ سيدا كهول اهل الجنة وشبابها بعد النبيين والمرسلين یعنی دونون سید ہین بڈھون اہل جنت اور جوانون اسکی کے بعد انبیا اور مرسلین کے یہان سے معلوم ہوا کہ لفظ کہول حدیث مین واسطے احتراز کے غیر کہول سے نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ سوائے انبیا و مرسلین علیہم السلام کے سب سے افضل ہین اسیواسطے مرقات مین لکھا ہی کہ مراد اولین سے اولیا پہلی امتون کے ہین پس افضل ہین اصحاب کہف سے اور مومن آل فرعون سے اور حضرت خضر سے بشرطیکہ ولی ہون اور مراد آخرین سے اولیا اور علما اور شہدا اس امت کے ہین اور الا النبيين والمرسلين کی قید سے حضرت عیسی علیہ السلام خارج ہو گئے اور خضر بھی بشرطیکہ نبی ہوں پس تعبیر بلفظ کہول کمو اسواسطے فرمائی کہ حالات انسانی مین یہ حالت کمال عقل و علم کی ہوتی ہو اور جنت مین وسعت بقدر عقل کے ملیگا جیسا کہ خجندی روایت کرتے ہین کہ حضرت نے جناب مرتضوی کو فرمایا کہ جب آدمی طرح طرح کی نیکیون سے قرب الہی ڈھونڈین تم بانواع عقل قرب پیدا کرو اب سوال کیا جاتا ہی کہ تمہارے مہدی بھی گلگشت بہشت کا ارادہ رکھتے ہین یا نہین اگر رکھتے ہین تو مہتری اور سیادت حضرت ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما کی قبول

کرین اور دعوی برابری اور برتری سے نسبت بحضرت رسالت اور انکے اصحاب کے توبہ کرین ـــــ
یہ جو صاحب پنج فضائل نے لکھا ہی کہ محمد یکو حکم الٰہی ہوا کہ جیسا کہ ابوبکر صدیق نے کمل پہنا تھا اور ہمنے جبرئیل
اور سب فرشتونکو کمل پوش بنایا تھا ایسی ہی ان بھی کیا انتہی جیسا کہ شروع اس باب مین ضمن نقل وہم مین
گذر چکا نے اصل محض ہی اسواسطے کہ حضرت ابوبکر صدیق کا سب مال لا کر حضرت رسالت مین نذر کر دینا
تو مقرر ثابت ہی چنانچہ مشکوۃ مین امیر المومنین عمر رض سے روایت ہی قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ان نتصدق و وافق ذلك عندي مالا فقلت الیوم اسبق ابابکر ان
سبقته یوما قال فجئت بنصف مالي فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما
ابقیت لاهلك فقلت مثله واتی ابوبکر بكل ما عنده فقال یا ابابکر ما ابقیت
لاهلك فقال ابقیت لهم اللہ ورسوله قلت لا اسبقه الی شئ ابدا رواه الترمذی
وابوداود یعنی کہا امیر المومنین عمر نے کہ ہمکو حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم راہ خدا ے تعالی
مین کچھ خرچ کرین اور اتفاقا اسوقت میرے پاس مال بھی بہت موجود تھا پس مینے کہا کہ اگر میری تقدیر
مین کسی دن ابوبکر پر غالب ہونا ہی تو آج کے دن مین اون پر غلبہ لیجاؤن گا پس مینے اپنا آدھا مال لا کر
حاضر کر دیا حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے اہل و عیال کے واسطے کسقدر چھوڑ آیا مینے عرض کیا کہ جسقدر
لایا ہون اسیقدر اونکے واسطے بھی چھوڑ آیا ہون اور ابوبکر صدیق نے جو کچھ کہ پاس تھا سب حاضر کیا حضرت نے
پوچھا کہ اپنے اہل و عیال کے واسطے کیا چھوڑ آئے عرض کیا خدا اور رسول کو اونکے واسطے چھوڑ آیا تب مینے
دل مین کہا کہ کسی چیز مین اونپر سبقت نہ لیجا سکونگا کبھی انتہی لیکن جبرئیل اور فرشتونکا مثل ابوبکر صدیق
کی پوشاک بدلنا اسکے ثبوت مین کلام ہی صواعق محرقہ مین لکھا ہی کہ بغوی اور ابن عساکر نے روایت کی
کہ عبداللہ بن عمر رض نے فرمایا کہ ایک دن مین خدمت مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا
اور ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ بھی وہان ایک عبا پہنے ہوے کہ دونون طرف اسکے کانٹون اور کانٹون سے
اٹکا کر ملائے ہوئے حاضر تھے لتنے مین جبرئیل علیہ السلام نے نازل ہو کر اس حال کا حضرت سے استفسار کیا
حضرت نے فرمایا کہ ابوبکر نے قبل فتح مکے کے سب مال مجھپر خرچ کر ڈالا جبرئیل نے کہا کہ حق تعالی اونکو سلام
فرماتا ہی اور پوچھتا ہی کہ اس فقر مین مجھسے راضی ہی یا نہین ابوبکر رض نے کہا کیا مین اپنے پروردگار سے رنجیدہ
ہونگا مین اپنے پروردگار سے راضی ہون اور مسند اس حدیث کی غریب ہی جدا اور ابو نعیم نے ابوہریرہ اور ابن مسعود سے

سے مثل اس حدیث کے روایت کی اور سند اس کی بھی ضعیف ہی اور ابن عساکر نے مانند اسکے روایت
کی ابن عباس رضہ سے اور خطیب نے بواسطے ایک سند کے ابن عباس سے یون روایت کی کہ جبرئیل ایک طنفسہ
یعنی پارچہ گستردنی پہنے ہوے اور اسکو کانٹون سے اٹکائے ہوے آئے جب حضرت رسالت پناہ نے
سبب پوچھا تو جواب دیا کہ اللہ تعالی نے فرشتونکو فرمایا ہی کہ تم آسمان مین متخلل نخلال ہو جیسا کہ ابوبکر زمین
مین ہوے ہین ابن کثیر نے کہا کہ یہ حدیث نہایت منکر ہی اور اگر اس حدیث اور اس سے پہلے کی حدیث کو
بہت سے لوگ متداول نکیے ہوتے تو اسی سے اعراض کرنا بہتر تھا اور امام قطب الدین محمد بن محمد
گومی نے کتاب الکشف والافصاح عن الحدیث الموضوعات الملتبسۃ بالصحاح مین لکھا ہی کہ ھذا وضع
بید الاشنانی یعنی اس حدیث کو بنایا ہی دو ہاتھ اشنانی نے اور حافظ ابن العراق نے اپنی کتاب
اسماء الرجال اور تذکرہ موضوعات مین لکھا کہ یہ حدیث ابن عباس سے بطریق ابی بکر اشنانی کے مروی
ہی و ھو مما عملت یداہ یعنی اور وہ منجملہ اون حدیثون کے ہی کہ ابوبکر اشنانی کے دو ہاتھون نے
بنایا ہی انتہی اب غور کرنے کا مقام ہی کہ انکے مہدی اس قسم کے رطب یابس کہین سنکر یا کسی کتاب
مین دیکھکر تقلیدا ویسی باتین اپنے اور اپنے مریدون کے واسطے بنا لیا کرتے تھے اب ونکے بلکے
غایت جہل و نے خبری سے اوس سب کو قطعیات و یقینیات سمجھتے ہین حاصل کلام حدیث اول یعنی حضرت
ابوبکر صدیق رضہ کا متخلل بعبا ہونا اگرچہ ضعیف ہی لیکن موضوع نہین ہی اور امت نے اسکو قبول کیا ہی
کہ آج تک مزورین مدینہ طیبہ کے جبکہ مرقد انور صدیق اکبر پہ سلام پڑھواتے ہین یہ الفاظ بھی اوس مین شریک
کرتے ہین کہ یا من انفق مالہ کلہ فی سبیل اللہ حتی تخلل بالعبا اور حدیث ثانی یعنی جبرئیل اور
ملائکہ آسمانی کا متخلل بطنفسہ ہونا موضوع ہی اور اوسکا موضوع ہونا ایسہ علم حدیث پہ اس قدر ظاہر ہی کہ اوسکے
واضع کا بھی نام معلوم ہی اب سوال کیا جاتا ہی کہ تمہارے مہدیکو اپنے کشف سے کہ عرش سے فرش تک
پھیلا تھا یہ بات منکشف ہوئی تھی کہ یہ قصہ غلط ہی اور ابوبکر اشنانی کی گڑھت ہی کہ خدا اور رسول اور ملائکہ پر
افترا کیا ہی یا بالکل معلوم نہوئی تھی اگر معلوم تھی تو کیون حدیث باطل کی روایت کی اور خداوند عالم کیطرف
ایسے کذب کی نسبت کی اور انکا کیسا تقوی تھا کہ اتنی بڑی معصیت سے اجتناب نکیا کہ حدیث متواتر المعنی
ہی کہ من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنی جسنے کہ جھوٹ باندھا مجھپر قصدا
پس ٹھہراوے جاے اپنی آگ مین اور مسلم اور ترمذی نے روایت کی کہ فرمایا حضرت رسالت پناہ نے

کہ من حدث عنی حدیثا وھو یری انہ کذب فھو احد الکاذبین اور ابن ماجہ مین یون ہی کہ
من روی عنی حدیثا وھو یری انہ کذب فھو احد الکاذبین اور لفظ کاذبین بصیغہ جمع اور تثنیہ
دونون طرح سے روایت کیا گیا ہی یعنی جو شخص کہ مجھسے کوئی حدیث روایت کرے اور حالانکہ جانتا ہی
کہ وہ جھوٹ ہی پس وہ روایت کرنے والا بھی جھوٹون مین سے ہی یا ایک دو جھوٹون مین سے ہی یعنی ایک وہ
شخص کہ جسنے اس حدیث کو بنایا دوسرا یہ کہ جس نے لوگونکو سنایا اور امام نووی نے شرح مسلم مین
فرمایا کہ حرام ہی حدیث موضوع کا روایت کرنا اوس شخص کو کہ جانتا ہو کہ وہ موضوع ہی یا گمان غالب رکھتا ہو
خواہ وہ حدیث قسم احکام سے ہو یا ترغیب و ترہیب وغیرہ سے ہو سب حرام ہی اکبر کبائر سے اور اقبح القبائح
سے ہی باجماع اون مسلمین کے کہ اجماع مین قابل شمار کے ہین اور اجماع ہی اہل حل و عقد کا کہ عوام الناس پر
جھوٹ بولنا حرام ہی چہ جاے اوس ذات پر کہ قول اوسکا شرع ہی اور کلام اوسکا وحی ہی اور کذب اوسپر
مانند جھوٹ باندھنے کے ہی خداے تعالی پر اسلیے کہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی انتہی
جیسا کہ رسالہ موضوعات مین ملا علی قاری نے نقل کیا اور یہان تو مانند اور تشبیہ کی کیا حاجت ہی بلکہ
بلا واسطہ خداوند عالم پر بھی کذب باندھا گیا کہ بولے کہ حکم الٰہی ہوا کہ جیسا کہ ابوبکر صدیق نے کمل پہنا
تھا اور ہمنے جبرئیل اور سب فرشتونکو کمل پوش بنایا تھا الیسی یہان بھی کیا کہ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی
عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا یعنی پس کون ظالم زیادہ ہی اس شخص سے کہ باندھے اللہ تعالی پر جھوٹ اور اسی ڈر سے
خلفاے راشدین باوجود اس طول صحبت کے نہایت کم حدیث روایت کرتے تھے اور حضرت ابوبکر
اور عمر رض سے جب کوئی ایسی حدیث بیان کرتا کہ وہ حضرت رسالت سے نہ سنی ہوتی تو اوس سے گواہ
مانگتے تھے اور ڈراتے تھے اور علی مرتضی رض قسم کھلواتے تھے اور بعض صحابہ اور تابعین احتیاطا بعد
روایت حدیث کے یہ الفاظ بولتے تھے قریبا من ھذا و نحو ھذا و شبہ ھذا یعنی یہی الفاظ فرماے ہین یا انکے
قریب اور مشابہ فرماے ہین اور اگر انکے عہد یکو یہ بات بالکل معلوم نہو تی کہ ملائکہ آسمانی کمل پوش نہوے
تھے اور ابوبکر شنانی نے یہ افترا کیا ہی بلکہ انھون نے دوسرون سے سنکر بجنسہ یون روایت کر دیا تو دو قباحتین
لازم آئین ایک کہ خداوند عالم کیطرف کیون نسبت کی دوسرا یہ کہ وہ کلام انکا غلط ٹھہرا کہ حق تعالی نے بندے
کو احوال تمام موجودات کے ایسے تبلادیے ہین جیسا کہ کسی کے ہاتھ مین رائی کا دانہ ہو اور ہر طرف پھرا کر
کما حقہ پہچان لیوے اور واقف ہو جاوے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہی غرضکہ بہر تقدیر بطلان مہدویت کا

لازم آیا اسواسطے کہ دانستہ کذب حضرت رسالت پر اور رب العزت پر باندھنا مہدی کی شان نہین ہی اور اگر نادانستگی سے تھا تو احوال تمام موجودات کی غیب دانی کا دعوی غلط ہوا اور مہدویون کے نزدیک مہدی سے کشف و دعوے مین خطا ممکن نہین ہی

باب ششم بیان مین اُن بے ادبیون کے کہ مہدویون نے جناب مین حضرات انبیا و مرسلین اور حضرت خاتم الرسالہ سید الاولین و الآخرین سے ادا کی ہین

شواہد الولایت کے اونیسوین[19] باب مین لکھا ہی کہ ایک روز میران نے عزیز اللہ اور مخدوم کے حق مین کہا کہ ان دونون کو مقام ابراہیم صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کا دیا گیا ہی اگر جیتے اور آگے کو بڑھ جاتے لیکن یہ کوچ کیا چاہتے ہین جب وعظ ہو چکا وہ دونون شخص سب سے دست بوس کر کے رخصت ہوے ایک تیسرے دن مرا اور دوسرا نوین دن **ایضاً** مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ ملک سند مین بادشاہ اور وہان کے مسلمانون نے نہایت تنگ کیا یہان تک کہ بھوکون کے مارے چوراسی مرید ہمراہی میران کے مر گئے میران نے بشارت دی کہ ان سبکو مقامات انبیا مرسلین اور اولو العزم کے ملے **ایضاً** شواہد الولایت کے آٹھوین باب مین لکھا ہی کہ شیخ مہاجر نے مردے کو زندہ کیا اور مہدی نے اوسکو قائم مقام مہتر عیسی علیہ السلام کا فرمایا مصنف کتاب مذکور کا کہتا ہی کہ البتہ فیض یافتہ ذات مہدی کو چاہیے کہ عین مقام عیسی علیہ السلام مین قم باذن اللہ سے احتراز کرے **ایضاً** شواہد الولایت کے چھبیسوین[26] باب مین لکھا ہی کہ ایک دن میران نے کہا کہ خداوند تعالی نے بندے کے وصف پیغمبرون سے بیان فرمائے اسلیے اکثر پیغمبرون کو تمنا تھی کہ بندے کی صحبت مین پونہچین اور اکتیسوین[31] باب مین لکھا ہی کہ اکثر انبیا اور مرسلین اولوالعزم دعا مانگتے تھے کہ بار خدایا ہمکو امت محمدی مین کر کے مہدی کے گروہ مین داخل کر دے اون مین سے مہتر عیسی کی دعا مقبول ہوئی کہ اب آکر بہرہ یاب ہون گے چنانچہ صاحب دیوان مہدی (یعنی فرقہ مہدویہ سے) اون کے نعت مین لکھتا ہی شعر بل چہ عالم کہ ز آدم و عیسی ✤ ز یحیی و خلیل از موسی ✤ بودہ غایت بصحبتش ہوسے ✤ ہرچہ ہست از ولایت ست ظہور وله نقطۂ آن دائرۂ مفضلان ✤ شدہ تمنای ہمہ مرسلان ✤ خواست نحق ہر یکے از اولین ✤ رب اجعلنی لمن الآخرین ✤ معلوم رہے کہ اس قوم مین کلام خوندمیر اور نقلیات اور کلام مہدی اور مولو واصل الاصول شمار کیا جاتا ہی جیسا کہ رسالۂ بشارت نامے مین لکھا ہی **ایضاً** پنج فضائل مین لکھا ہی کہ میران قضاے حاجت کے واسطے جاتے تھے حاجی محمد فرہی نے

باب ششم بیان مین اون بے ادبیون کے کہ مہدویون نے جناب مین حضرات انبیا و مرسلین اور حضرت خاتم الرسالہ سید الاولین و الآخرین سے ادا کی ہین

پوچھا کہ میران جیو خدام تو آئے عیسیٰ کب آوینگے میران نے ہاتھ پیچھے کرکے کہا کہ بندے کے پیچھے آوینگے
فوراً حاجی محمد کو مقام عیسیٰ روح اللہ کا حاصل ہوگیا میران کی زندگی بھر تو چپ رہا بعد مرنے کے سندھ
مین طرف نگر ٹھٹھہ کے جاکر دعوی عیسویت کا کیا وہانکے حاکم نے اوسکا سر کاٹ ڈالا سید محمود نے بھی دو شخص کو
اوسکے مارنے کے واسطے بھیجا تھا وہ اوسکے قتل کی خبر سنکے راہ سے پلٹے شاہ دلاور نے بشارت دی کہ
اسکے غرغرے کے وقت توبہ قبول ہوگئی سید محمود نے کہا کہ مہدی کی تصدیق کی تھی ضائع نہوا **ایضا**
پنج فضائل مین ہی کہ دلاور نے اپنے میران سے روایت کی کہ آدم علیہ السلام ناک کے نیچے سے بالائے
سر تک مسلمان تھے اور نوح علیہ السلام زیر حلق سے بالائے سر تک مسلمان تھے اور ابراہیم و موسی علیہما السلام
زیر سینے سے سر تک مسلمان تھے اور عیسیٰ زیر ناف سے بالائے سر تک مسلمان تھے دوسری بار جو آوینگے
پورے مسلمان ہوجاوینگے اب آدھے مسلمان ہین اور کہا کہ اس نقل کی صحت پر یہ دلیل ہی کہ میران نے
کہا ہی جو کہ خدا نے تعالی کو مقید دیکھے وہ مشرک ہی **ایضا** شواہد الولایت کے چوبیسوین[۲۴] باب مین لکھا ہی
کہ میران نے کہا کہ حق تعالی نے ارواح اولین اور آخرین کی حاضر کرکے فرمایا کہ ای سید محمد ان سب ارواح کا پیشوا
بننا قبول کر تو پہلے مین نے اپنی عاجزی پر خیال کرکے عذر کیا پھر عنایت خدا تعالی پر کہ میرے حال پر ہی
نظر کرکے کہا اگر سو حصہ اس سے زیادہ ہون تو بھی قبول کیا **ایضا** شواہد الولایت کے چھبیسوین[۲۶]
باب مین لکھا ہی کہ درمیان محمدین کے فرق نہین ہی اور فرق کرنے والے کو زیان ہی یعنی محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم اور سید محمد جونپوری برابر ہین استغفر اللہ العظیم اور جو ہر نامے مین لکھا ہی دو ہیرہ نبی مہدی (نام کتاب فرقہ مہدویہ ۱۲)
یک ذات جانو برابر اجتہاد عقلی سون پاک ۞ ظاہر باطن تابع متبوع حق ہا نو کل ادراک ۞ دیگر آنکہ ولایت
کل نبوت جز کل غیر مخلوق جز مخلوق بعد اوسکے بیان کیا کہ حدیث الولایۃ افضل من النبوۃ کی پانچ وجہ ہین
وجہ اول ولایت صفت خالق کی اور نبوت صفت مخلوق کی دوم ولایت مشغولی ساتھ حق کے
اور نبوت مشغولی ساتھ خلق کے سوم ولایت امر باطن ہی اور نبوت امر ظاہر ہی چہارم ولایت خاص ہی
اور نبوت عام ہی پنجم ولایت کو نہایت نہین اور نبوت کو نہایت ہی **ایضا** بشارت نامے مین لکھا ہی
کہ مہدی نے کرات و مرات کہا کہ بندے کو مقام و مراتب جملہ انبیا اور اولیا اور مومنین اور مومنات کے
بلکہ احوال جملہ موجودات کے ایسے معلوم ہوگئے ہین جیسا کہ صراف سکے سونے اور چاندی کو ہاتھ مین لیکر
ہر طرف پھراتا ہی اور ملاحظہ پہچانتا ہی اور اوسی سالے مین یہ بھی ہی کہ میران نے کہا کہ بعد دعوت خاتمین

سے نام انبیا اور اولیا کا ختم ہوگیا لیکن مقامات اور درجہ انبیا اور اولیا کا بندے گروہ مین قیامت
تک جاری ہی اور پیغمبر ہونیکا اس گروہ مین ہونے کی تمنا کرنا بھی وسی مین مذکور ہی اور یہ بھی لکھا کہ جو کچھ میران نے
خبر دی سب سچ جاننا اور اپنا اجتہاد چھوڑ دینا نقل میران مین اجتہاد و قیاس و عقل حرام ہی ایضاً
رسالہ صراط مستقیم مین لکھا ہی اوسکی عبارت بعینہا یہ ہی نبی و مہدی علیہما السلام یکذات موصوف بجمیع
(نام کتاب ہی فرقہ مہدویہ کا)
صفات سرتاپا مسلمان ظاہر و باطن کلام اللہ سون برابر فرق کرنہارے کا فر مردود انتہی ایضاً رسالہ
درج الاسرار مین لکھا ہی کہ نبی علیہ السلام کے ایک صدیق اور ایک نظیر صدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ
اور نظیر ظاہر و باطن کے میران ہین اور میران کے دو صدیق دو نظیر ایک صدیق سید محمود ثانی مہدی
(فرزند مہدی کا)
دوسرے صدیق خوندمیر اور نظیر شریعت مین حضرت عیسی علیہ السلام اور نظیر حقیقت مین خوندمیر پس
(داماد مہدی کا)
حضرت عیسی علیہ السلام شریعت مین نظیر ہین لیکن برابر میران کے نہین ہین ایضاً مطلع الولایت مین
لکھا ہی کہ جب سید محمد جونپوری نے مقام فراہ مین انتقال کیا اون کے صحابی الہداد حمید نے
ایک مرثیہ بنا کر دسوین کے روز مجمع تمام صحابہ مین پڑھا کہ منجملہ اوسکے یہ شعر تھے قطعہ دور شرک فضل
داد زمان را برا ولین ✤ درد اکہ چند سال نیایید در عدد ✤ فضلش کہ بر جمیع پیمبر شد از خدا ✤ بادا
بروز حشر شفاعت گر از احد ایضاً پنج فضائل مین لکھا ہی کہ میران نے کہا کہ اگر بندہ اور محمد مصطفی
اور ابراہیم علیہما السلام ایک زمانے مین ہوتے کوئی ہرگز فرق نکر سکتا اور اونکے خلیفہ دلاور نے
کہا کہ اگر مجھکو اللہ تعالی ان تینون کو دکھلاوے ہرگز فرق نکر سکون ایضاً شواہد الولایت کے
تیرھوین باب مین لکھا ہی کہ مہدویت اور نبوت مین نام کا فرق ہی اور کام اور مقصود ایک ہی ایضاً
مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ سید محمد کہ دعوی مہدویت سے پہلے سات برس بیہوش رہے اور بجز
اوقات نماز ہوش مین نآتے تھے ایکدن انکی جورو بی بی الہدیتی نے پوچھا کہ میران جی کیا سبب ہی
کہ اسقدر بیہوش رہتے ہو اور تحمل نہین کرسکتے بولے ایسی پے در پے تجلی الوہیت کی ہوتی ہی کہ اگر
ان دریاؤن سے ایک قطرہ کسی ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جاوے تمام عمر ہوش مین نآوے فرمان
حق تعالی کا ہوتا ہی کہ چونکہ تجھکو خاتم ولایت محمدی کا کیا ہی اس سبب سے فرض ادا کروا تے ہین
ایضاً مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ سید محمد جونپوری نے کہا کہ بندے کے پاس تصیحم ہوتی ہی
کسی نے پوچھا کہ میران جی تصیحم کسکو کہتے ہین بولے یہ جو ایک پادشاہ کی جاپہ دوسرا پادشاہ

تخت نشین ہوتا ہی اور سب لشکر کو ملاحظہ کرتا ہی اسکو کیک کہتے ہین کہا کوئی عرض کہتا اور بعضے آمدہ نیامدہ بھی کہتے ہین بولے ایسی ہو رہا ہی تین رات دن ہوئے ہین کہ بندے کو فرصت نہین ہی ہر نماز سے فارغ ہوتے ہی حکم ہوتا ہی کہ سید محمد خلوت مین جاؤ کہ بقیہ ارواح کو بھی دیکھ لیو اور تمام ارواح اولوالعزم اور رسولون اور انبیا اور اولیا بلند مرتبہ اور تمام مومنین اور مومنات کی آدم سے اس دم تک سب بندے کے حضور مین عرض کی جاتی ہین کسی نے پوچھا کہ یہ حضرات اپنی خدمات پیغامبری کی ادا کر کے اپنے مقامات کو پہونچے اب انکے ارواح کے جانچنے اور تصحیح سے کیا فائدہ جواب دیا کہ حق تعالی کا حکم ہوتا ہی کہ جس خزانے سے تمنے نور لیا تھا پھر اوس محل سے مقابلہ کر کے تصحیح کرو اور یہ بھی خدا تعالی فرماتا ہی کہ جو شخص یہان مقبول ہوا وہ خدا کے پاس بھی مقبول ہی اور جو یہان تنسے مردود ہوا وہ عند اللہ بھی مردود ہی اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ سید محمد نے کہا کہ جیسا کہ بندے کے پاس تصحیح ہوتی ہی میان خوندمیر کے پاس بھی ہووے گی ایضاً شواہد الولایت کے اکتیسوین باب کی سینتیسوین خصوصیت مین لکھا ہی کہ جناب رسالت مآب نے مہدی کے اصحاب کا مرتبہ اپنے مرتبے کے برابر فرمایا ہی اور اس پر ایک حدیث بے اصل بیان کر کے بولتا ہی کہ اول مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہچاننا چاہیے تا کہ مقام ان لوگون کا معلوم ہووے اور جب کہ قوم ایسا ہووے اونکا امام کیسا ہووےگا پس ظاہر ہوا کہ وہ افضل سب سے ہی انتہی وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ایضاً پنج فضائل مین لکھا ہی کہ ایک دن میان عبد الرحمن ایک حدیث بروایت ابوذر غفاری کے پڑھ رہے تھے اوس مین اس مقام پر پہونچے کہ فرمایا ہی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بھائی میرے کہ وہ برابر میرے مرتبے کے ہین شاہ نظام نے سنکر کہا کہ یہ صفت عوام اصحاب مہدی کی ہی اور بڑے اصحاب کا مرتبہ اس سے بھی دور اور آگے ہی استغفر اللہ العظیم ایضاً پنج فضائل مین لکھا ہی کہ ایک روز بعد نماز فجر کے سب بھائی صف بستہ بیٹھے تھے شاہ دلاور نے اپنی عورت خوندبوا کو بتلا کر کہا کہ دیکھو یہ وہ لوگ ہین کہ رسول خدا نے فرمایا ہی هم اخوانی بمنزلتی یعنی وہ بھائی میرے ہم مرتبہ میرے ہین اور ایک روز دکھلا کر کہا کہ یہ بمقام مرسلین کے ہین اور کہا کہ مرسل اوسکو کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل اوس پر وحی لاوین لیکن بارہ آدمی اون سے بھی فاضلتر ہین اور ایک روز یوسف کو بتلا کر کہا کہ یہ سب بھائی جو بیٹھے ہین ہم اخوانی بمنزلتی کا مقام رکھتے ہین یعنی برابر حضرت رسالت پناہ کے ہین مگر چار شخص اس سے بھی بڑھ کر مقام رکھتے ہین اوسنے پوچھا

کہ وہ چار کون ہین کہا تم اور بھائی عبد المجید اور میان عبد الملک و رقاضی عبد اللہ العیاذ باللہ **الغرض**
خلاصۂ کلام یہ ہی کہ اس فرقۂ نے باک کے نزدیک اونکے مہدیکے مرید حضرات انبیا اور مرسلین کے برابر
بلکہ برتر ہین بلکہ اس سے بھی زیادہ نے ادبی اور گستاخی پر کمر باندھ کر مہدی کے مرید اپنے مریدونکو برابر حضرت
خاتم المرسلین کے بلکہ بعضونکو فاضلتر اوس جناب سے جانتے ہین لیکن بعضے ان ہین سے جو اپنے
تئین اہل علم جانتے ہین جسوقت کہ انسے یہ باتین پوچھی جاتی ہین تو تھوڑا سا خدا سے شرما کر کہتے ہین
کہ یہ باتین فقط لکھنے کے واسطے ہین اعتقاد اس پر نہین ہی کہ مہدیکے مرید برابر انبیا اور مرسلین کے
یا افضل اون سے ہون فقط اسیقدر اعتقاد ہم رکھتے ہین کہ ذات مہدی افضل ابوبکر صدیق سے اور
برابر ہی ساتھ ذات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اسکو مسئلۂ تسویہ بولتے ہین اور اس مسئلے کو
انکے اگلے اور پچھلے اپنی دانست مین بہت عموم وعام سے مدلل اور مبرہن کرتے ہین کہ مصرع فکر ہر کس
بقدر ہمت اوست ❊ یہان سے معلوم ہوا کہ انکے مہدی کا دعوی کرنا کہ مجکو اللہ تعالی نے سب ارواح
اولین اور آخرین کا پیشوا بنایا اور میرے پاس تمام ارواح اولوالعزم اور رسولون اور انبیا اور اولیا اور مومنین کی
آدم سے اس دم تک تصحیح ہوتی ہی اور مقبولی اور مردودی ہمارے پاس کی مقبولی اور مردودی خدا کے
پاس کی ہی اور اون کے خلیفونکا اپنے مریدونکو حضرت خاتم الرسالۃ سے افضل بولنا سب غلط اور
خطا ہی یا دعوی تسویہ کا غلط اور خطا ہی افسوس کہ نظام کو خدا سے شرم نآئی کہ کہا برابر حضرت سید المرسلین
کے ہونا صنعت عوام اصحاب مہدی کی ہی اور خواص کا مرتبہ اس سے بھی دور ہی اور دلاور کو خدا کا خوف
نہ آیا کہ کہا میرے لوگون مین چار شخص حضرت سے بھی بڑھ کر مقام رکھتے ہین واللہ المستعان
علی ما تصفون باقی کلام متعلق اس باب کا باب تسویہ مین آوے گا انشاء اللہ تعالی

(تخطیۂ تہدی ۱۲)

باب ہفتم مین بیان اون سئلے ادبیون کا کہ فرقۂ مہدویہ نے بجناب حضرت آفریدگار عالم جل جلالہ کے کی ہین

پنج فضائل مین لکھا ہی کہ خوندمیر نے کہا کہ میرے بیٹے سید نجی نواسے مہدیکے ساتھ ہمیشہ اللہ تعالی بیا
کرتا ہی تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا **ایضا** شواہد الولایت کے اونتیسوین باب مین لکھا ہی
کہ خوندمیر نے کہا مہدی جیسا کہ آیا تھا گیا کسی نے جیسا حق پہچاننے کا تھا اسکو نہ پہچانا کہ وما قدروا
اللہ حق قدرہ فہم من فہم **ایضا** شواہد الولایت کے اونیسوین باب مین لکھا ہی کہ جب مہدیکے

لوگون نے ایک راجہ کے ملک مین اپنی گائے یا بیل کو ذبح کر ڈالا اور وہ راجہ واسطے انتقام لے آیا جب نظر اوسکی
اونپر پڑی معتقد ہو کر سر پاؤن پر رکھ کے بولا کہ گائے کے پیدا کرنے والے نے گائے کو مارا ہم کس سے
جنگ کرین اور انہون نے اس کلام پر کچھہ انکار نکیا ایضاً شواہد الولایت کے آٹھوین باب مین لکھا ہی
کہ ایک روز شاہ بھیک جذبے مین بول رہے تھے کہ سب حق ہی مہدی نے کہا کہ ہان جاننا ایمان ہی
بولنا کفر ہی اونسے پھر وہی بات کہی کہ سب حق ہی جب وہ تین بار ایسی تکرار ہوئی مہدی نے کہا
کیا پرائے خدا پر مقید ہو گئے ہو آگے بڑھو اور یہ بیت پڑھی شعر بیزارم ازان کہنہ خدائے کہ تو داری
ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگرست ٭ ایضاً شواہد الولایت کے پندرھوین باب مین لکھا ہی کہ خوندمیر نے
کہا کہ میران جیو پھوٹین وہ آنکھین کہ مہدیکو دیکھین ہون بندے نے اپنے خدا کو دیکھا اور میران جیو نے
سب سنکر کہا کہ ہان بھائی سید خوندمیر جو کچھہ دیکھا سو تحقیق ہی خدا کے تئین خدا دیکھتا ہی ایضاً
شواہد الولایت کے سترھوین باب مین لکھا ہی کہ سلام اللہ نے پوچھا کہ میران جی لوگ آپ پر گمان
مہدویت کا کرتے ہین کیا مہدی آپ سے بڑھکر ہین تبسم کر کے بولے کہ مہدی سے خدا بڑھکر ہی
ایضاً پنج فضائل مین لکھا ہی کہ میرانجیو نے اپنے بیٹے سید محمود سے کہا کہ بھایا مین بندہ ہون خدا نے
مجکو بندہ کیا اور تمکو بھی بندہ کیا خدا فی الحال ہو جاتا ہی لیکن بندہ ہونا محال ہی شکر خدا کا کہ مجکو اور تمکو بندہ
کیا اور مالک اپنے ملک کا کیا ایضاً پنج فضائل مین لکھا ہی کہ خوندمیر نے کہا کہ جو شخص خدا ہوتا ہی خدا کو
پہچانتا ہی ایضاً پنج فضائل مین لکھا ہی کہ مقام فراہہ مین ایکروز میرانجیو میان نعمت کے سامنے آکر
بولے کہ انا اللہ رب العالمین نعمت نے پوچھا کہ تم ذات اللہ ہو بولے بندہ بندہ ہی لیکن ذات
اللہ رب العالمین ہی جب دوسری بار پوچھا تو بولے کہ بندہ بندہ ہی لیکن بندہ ذات اللہ ہی اور تیسری بار
مین جواب یا کہ بندہ بندہ لیکن ذات اللہ ہی بعد اوسکے ایک ساعت پھر آنکھہ بند کر کے کھڑے رہے
پھر اللہ جی بولکر بی بی ملکان کے گھر مین گھس گئے ایضاً پنج فضائل مین لکھا ہی کہ سید محمود نے اپنے
باپ سید محمد جونپوری سے روایت کی کہ اونھون نے کہا مین نہ کسی سے جنا گیا اور نہ مین نے کسیکو جنا
اور ایک وقت اونکے خلیفہ مولا ور کے سامنے یوسف نے وقت وعظ کے سورۂ اخلاص پڑھا جب
لم یلد ولم یولد پر پونہچا دلاور نے کہا یلد یولد پھر یوسف نے کہا لم یلد ولم یولد کہا
یلد یولد عبد الملک نے کہا یوسف چپ ہو میان جی ولایت کا شرف بیان کرتے ہین جو کہتے

ہین سو حق ہی **ایضاً** پنج فضائل مین لکھا ہی کہ اونکے خلیفہ نعمت نے کہا مین بندہ کمینہ نعمت ہون کبھی
مین خدا ہو جاتا ہون اور کبھی بندہ ہوتا ہون اور کبھی عین حق ہو جاتا ہون اور عین حق کے تئین دیکھتا ہون
اور کبھی حق تعالی فرماتا ہی کہ مجھسے تو ہی اور تجھسے مین ہون **ایضاً** اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ شاہ نظام نے
ایک اپنا لنبا کشف ظاہر کیا اوسکا خلاصہ یہ ہی کہ اللہ تعالی نے مجھسے پوچھکر بندونکو سرفراز فرماتا ہی کہ اگر
تو کہے تو یہ درجہ اوسکو دون وگرنہ ہرگز ندون پس مین سفارش کرکے دلوا دیتا ہون **ایضاً** پنج فضائل مین
ہی کہ شاہ نظام نے ایک لنبا معاملہ دیکھا حاصل اوسکا یہ ہی کہ نظام پارہ پارہ ہو گیا اور میران انکو نگل گئے پھر
ثابت ہو گیا اور نگل گئے اور اگل دیا پھر میران ٹکرے ہو گئے اور مین نگل گیا پھر اگل دیا بعد اوسکے محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ٹکرونکو نگل گئے پھر اوگل دیے پھر مین ثابت ہو گیا اور مجکو ثابت نگل گئے پھر اگل
دیے پھر حضرت رسالت ٹکڑے ہو گئے اور مین نگل گیا پھر اگل دیا پھر اللہ تعالی کے ساتھ بھی یہی معاملہ
ہوا جب مینے یہ معاملہ اپنے میران سے بیان کیا کہا تمکو تجلی ذات ہوئی اور بندے کی ذات مین تم فنا
ہو گئے انتہی بالجملہ ناظرین باانصاف پر واضح ہو گا کہ دلیل اخلاق سے یہان تک کسقدر کلمات وحشت ناک
ان بزرگوار سے منقول ہوے کہ سلف سے خلف تک آج تک کوئی مسلمان ایسے کلمات زبان پہ
نہ لایا ہو گا بااین ہمہ خلفا انکے کہتے ہین سوا اسکے دوسرے ارشادات مخفیہ میران کے ایسے
وحشت افزا ہین کہ تمام مذکورات سابقہ یہ پاسنگ ہی اوس میزان کا اور کوزہ ہی اوس طوفان کا چنانچہ
جوہر نامے مین لکھا ہی کہ شاہ نعمت نے کہا کہ جو کچھ مہدی نے فرمایا ہی اگر بندہ کماحقہ اسکو بیان کرے
میرا حال تم لوگون مین ایسا ہووے جیسا کہ قصاب گائے کا گوشت برہمنون کے محلے مین لیجا کر بولے
کہ یہ گوشت گائے کا ہی اسکو لیو اور شاہ نظام نے کہا کہ اگر جو کچھ میران سے مین نے سنا ہی بیان کرون
برلوان وہی بندے کو سنگسار کرین اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ خوندمیر نے کہا کہ اگر جو کچھ مہدی سے مینے
سنا ہی بیان کرون موافقین ہمارے تئین سنگسار کرین اور انصاف نامے کے باب ہفتم مین لکھا ہی کہ
میان لاورتے چندبار کہا ہی کہ جو کچھ میران سے مینے سنا ہی اگر روبرو بعضے مہاجرون کے بیان
کرون یہی لوگ مجکو سنگسار کرین انتہی سبحان اللہ جو کلمات کہ منقول ہو چکے وہ اسقدر مخالف
دین و ملت ہین کہ مخالفین انکے بسبب ان کلمات کے چارسو برس سے آج تک انکو سنگسار اور ہر جا سے
نکال کرتے ہین اور جو کلمات کہ دلون مین خاص خلفا کے پوشیدہ و مستور رہین وہ اسقدر

باوجودیکہ اس کثرت سے کلمات وحشت انگیز اونکے مہدی سے منقول ہین پھر بھی اون کے خلفا یہ کہتے ہین کہ جو کچھ مہدی سے سنا ہی اگر بیان کرین خود مہدوی لوگ مجکو سنگسار کرین

بدتر دشمن ہین کہ اگر خود مہدوی لوگ بلکہ اون مین اخص الخواص مہاجران مہدی ہس ہاوین تو خاص جانشینان مہدی یعنی میان خوندمیر اور میان نظام اور میان دلاور کو سنگسار کرین العیاذ باللہ یہ کیا مذہب ہی کہ مخالفین اور موافقین کلہم اجمعین سنگسار کرنے کو تیار رہتے ہین مقبولیت خلائق علامت ہی مقبولیت خالق کی اور بغض و انکار خلائق خصوصًا بغض و نفرت اہل دین کی نشانی ہی بغض و انکار الٰہی کی چنانچہ مشکوۃ مین حدیث صحیح مسلم کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہی جبرئیل کو فرماتا ہی کہ مین فلانے سے محبت رکھتا ہون تو بھی محبت رکھ پس جبرئیل اوس سے محبت رکھتے ہین پھر آسمان مین پکار دیتے ہین کہ اللہ تعالی فلانے شخص سے محبت رکھتا ہی تم بھی محبت رکھو پس اہل آسمان اُس سے محبت رکھتے ہین پھر رکھدی جاتی ہی اسکے واسطے مقبولیت اہل زمین مین اور جب اللہ کسی بندے سے بغض رکھتا ہی جبرئیل کو فرماتا ہی کہ مین فلانے شخص سے بغض رکھتا ہون تو بھی اوس سے بغض رکھ پس جبرئیل اوس سے بغض رکھتے ہین پھر پکار دیتے ہین اہل آسمان مین کہ اللہ تعالی بغض رکھتا ہی فلانے سے تم بھی بغض رکھو اوس سے پس بغض رکھتے ہین اُس سے اہل آسمان پھر رکھدیا جاتا ہی اوسکے واسطے بغض زمین مین انتہی منقولات صدر مین چند سوال بطور نمونے کے کیے جاتے ہین ورنہ اسکے قبائح کا استیعاب خارج حد بیان سے ہی **سوال اول** نقل اول کے کیا معنی ہین کہ اللہ تعالی ہمیشہ خوندمیر کے بیٹے کے ساتھ کھیلا کرتا ہی تمام اہل ادیان سماوی اور تمام عقلاے عالم کا اتفاق ہی کہ اللہ تعالی عبث اور لعب اور جمیع عیوب سے پاک ہی اور خود اپنے کلام مقدس مین فرماتا ہی کہ **وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ** اور ہمنے نہین بنایا آسمان و زمین اور جو اونکے بیچ ہی کھیلتے ہوے پس لعب یعنی کھیل جناب باری پر ثابت کرنا مخالف ہوا قران اور عقائد جمیع اہل ادیان و ایمان کے **سوال دوم** نقل چہارم مین اسکے کیا معنی ہین کہ جب شاہ بھیک نے کہا کہ سب حق ہی میران نے کہا کہ ہان ہمانسا ایمان ہی بولنا کفر ہی یہ مسئلہ وحدت وجود کا میران کے نزدیک حق ہی یا باطل اگر باطل ہی اسکے جاننے کو ایمان کہنا خطا ہی اور اگر حق ہی اوسکے بولنے کو کفر کہنا خطا ہی جن اولیا اور علما نے اسکو حق جانا ہی صدہا رسائل اور کتابین اوسکے بیان مین تصنیف کی ہین اور اگر بولنا کفر تھا تو خود میران کیون بولے کہ انا اللہ رب العالمین چنانچہ نقل ہم مین موجود ہی اور نقل پنجم وغیرہ مین میران و خوندمیر دونون بھی بولے ہین پس اگر جانتے ہین کہ کفر ہی دیدہ و دانستہ کفریات کیون زبان پر لاتے ہین اگر کہین کہ عوام کے رو برو

بولنا کفر ہی تو وہان عوام کہان تھے وہان سب خاص الخاص جمع تھے یہان تک کہ کتا بھی وہان کا وہ مقام رکھتا تھا
کہ اصحاب مہدی کو شرماتا تھا چنانچہ بدخلقی ہفتدہم مین مذکور ہوچکا علاوہ یہ کہ جب حق بات ہوئی اگرچہ
باریک و دقیق ہی نہایت لازم ہے کہ عوام کے روبرو اوسکا تذکرہ نلے احتیاطی اور گناہ ہوگا کفر کیونکر ہوگا
بلکہ اعتقاد ایمانی کے کلم کو کفر بولنا خود بے احتیاطی اور گناہ سخت ہی **سوال سوم** اوسی نقل چہارم مین اسکے کیا معنی
ہین کہ کہا پڑا سنے خدا پر مقید ہو گئے ہو آگے پڑھو **شعر** بیزارم ازان کہنہ خدائے کہ تو داری ہر لحظہ
مرا تازہ خدائے دگر یست انتہی استغفر اللہ العظیم خدا ئے عالم واحد ہی اور قدیم ہی اور اسپر اہل وجود
و اہل شہود سب کا اتفاق ہی کہ سب اسکی وحدت اور قدم کے قائل ہین یہ پرانے سے بیزار ہونا کیا معنی
اور آگے کہان پڑھو اور ہر لحظہ تازہ خدا کیسا کوئی مسلمان بھی حضرت الوہیت مین ایسے کلمات
بیباکانہ زبان پر لاتا ہی سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یَصِفُوۡنَ **سوال چہارم** نقل ہفتم مین اسکے کیا معنی ہین
کہ خدا فی الحال ہو جاتا ہی لیکن بندہ ہونا محال یعنی آدمی خدا فی الحال بن سکتا ہی لیکن بندہ ہونا محال ہی
اور پھر اسپر شکر ہوتا ہی کہ خدا نے مجکو اور تمکو بندہ کیا اور مالک اپنے ملک کا کیا یعنی بندہ ہونا کہ ممکن و بالفعل ہی
اوسکے استحالہ اور محال ہونے کے قائل ہوے اور پھر اوسکے فعلیت اور وجود کے بھی قائل ہوے اور
خدا بننا کہ محال ہی اوسکے امکان و فعلیت کے قائل ہوے عجب تعارض و تساقط ہی کہ بیان سے باہر پھر اوپر
یہ دھوکہ ہی کہ اللہ تعالی نے مجکو اور تمکو مالک اپنے ملک کیا مالک الملک اللہ تعالی ہی فقط قُلِ اللّٰهُمَّ
مٰلِکَ الۡمُلۡکِ اور کوئی اسکے ساتھ ملک مین شریک نہین ہی وَلَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ
یعنی نہین ہی کوئی اوسکا شریک ملک مین نہ میران نہ خوندمیران تقُوۡلُوۡنَ اِلَّا کَذِبًا **سوال پنجم** نقل
دہم مین اسکے کیا معنی کہ نہ مین کسی سے جنا گیا اور نہ مینے کسی کو جنا اور خلیفۂ دلاور نے یہ کیسی
دلاوری کی کہ نص قرآنی لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ مین تحریف کرے اوسکو یلد یولد پڑھا وہ آیت
شان الٰہی مین ہی نہ کوئی شخص اللہ تعالی سے پیدا ہوا نہ اللہ تعالی کسی سے پیدا ہوا جب اوسکو
یَلِدُ یُوۡلَدُ پڑھا تو یہ معنی ہوے کہ خدا سے بھی لوگ پیدا ہوتے ہین اور خدا بھی کسی سے پیدا ہوا ہی
سبحان اللہ شیخ جونپوری کی شان اسقدر بڑھی کہ کہتے ہین مین نہ کسی سے جنا گیا اور نہ مینے کسی کو
جنا اور خدا ے بیچون و بیچگون کی شان اسقدر گھٹائی گئی کہ وہ جنتا بھی ہی اور جنا بھی گیا ہی اِنۡ
ھِیَ اِلَّا قِسۡمَةٌ ضِیۡزٰی وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ سوال اوسکے

اور بہت اعتراضات اور سوالات منقولات مذکورۃ الصدر پر وارد ہوتے ہین کہ اہل خرد ببادی النظر استنباط کرسکتے ہین اسواسطے یہان بطور نمونے کے اسیقدر پر اکتفا کی گئی وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

باب ہشتم بیان تسویہ مین مشتمل دو مطلب

یہ عمدہ مطالب وراس عقائد مہدویہ ہی کہ بغیر اس اعتقاد کے آدمی کو مومن نہین سمجھتے ہین جیساکہ بغیر اقرار مہدویت شیخ جونپور کے آدمی کو ایمان سے دور جانتے ہین پس بڑی بحث اونکے مذہب مین دو ہین ایک اثبات اور دوسرا تسویہ بحث اثبات کا کہ بحث دلائل مہدویت تھا بفضل آلہی بخوبی انجام پذیر ہوا اب بحث تسویہ مین اوسکے فضل پر اعتماد کرکے ابتدا کی جاتی ہی وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ واضح ہو کہ اس بحث مین دو مطلب ہین مطلب اول یہ کہ قوم مذکور دعوی کرتے ہین کہ شیخ جونپور مہدی موعود ہین اور مہدی موعود افضل ہین امیر المومنین ابوبکر اور امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہما سے مطلب دوم یہ ہی کہ مہدی موعود مساوی ہین جمیع مراتب قرب آلہی مین ساتھ حضرت سید الاولین والآخرین خاتم المرسلین ابو القاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطلب اول کا پہلا مقدمہ کہ شیخ جونپور مہدی موعود ہین باب اثبات مین بخوبی تین وجوہ باطل ہوچکا اوسکے اعادے کی حاجت نہین ہی اور بعد بطلان اوس مقدمے کے اگرچہ مقدمۂ ثانیہ اور مطلب دوم بالفرض والتقدیر ثابت بھی ہووے مہدویونکو اصلا مفید نہین ہی کیونکہ یہ بولینگے کہ این مژدہ مراست نیست بلکہ دشمنانم راست پس ابطال مقدمۂ ثانیہ و مطلب دوم کا حقیقت مین بخاطر مہدویون کے نہوا بلکہ اسواسطے کہ وہ دونون امر بھی چونکہ خلاف واقع اور مخالف عقائد اہل سنت ہین خصوصًا مطلب دوم کہ نہایت مخالف نصوص واجماع اہل اسلام کے ہی ابطال ورد اوسکا ضرور معلوم ہوا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ٭ مطلب اول کا مقدمۂ ثانیہ رسالۂ اعتقادیات وعملیات مصنفۂ سید عیسی ملقب بعالم میان مین لکھاہی **قولہ** مہدی موعود افضل ہین امیر المومنین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے دلیل نقلی اسکی یہ ہی کہ شواہد الولایت کے تیئیسوین باب مین لکھاہی کہ فراہ کے علمانے اون کے مہدی سے پوچھا کہ تم امت رسول اللہ مین داخل ہو کہا ہان داخل ہون علمانے

کہا کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر ایمان ابوبکر صدیق کا ساتھ ایمان امت کے وزن کیا جاوے تو ایمان
ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گران ہوگا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابوبکر صدیق سب امت پر فاضل ہین جواب دیا کہ
ایمان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گران ہی یا ایمان ابوبکر کا علمانے کہا کہ ایمان محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گران ہی جواب دیا کہ ایمان اس بندے کا عین ایمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی
علمانے کہا کہ تم اس امت مین داخل ہو کس طرح ایمان تمھارا مین ایمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا جواب
دیا کہ مین اس امت مین داخل ہون جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ اس امت مین داخل ہین جیسا کہ حق تعالے
نے فرمایا ہی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ **جواب** خلاصۂ کلام یہ ہی کہ علمانے استدلال
کیا کہ جبکہ تم داخل امت ہوا اور ایمان ابوبکر صدیق کا غالب ہی تمام امت کے ایمان سے تو تمھارے
ایمان پر بھی کہ جزو ہی ایمان امت کا غالب ہوا اور میران سنے اس استدلال کو یون دفع کیا کہ
امت مین داخل ہونے سے مجھے ترجیح ایمان ابوبکر صدیق کی لازم نہین آتی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ ایمان اون کا ابوبکر رض سے افضل ہی حالانکہ امت مین داخل ہین بدلیل اس آیت
کے کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ یعنے اور نہین ہی یہ شان اللہ تعالے
کی کہ عذاب کرے اون پر اور حالانکہ تم ای محمد اون مین موجود ہو مخفی نرہے کہ مہدوی اپنے
مہدی کی اس تقریر کو غرائب تقریرات اور عجائب جوابات سے جانتے ہین اور حالانکہ بیان
جواب کو سوال سے ذرہ بھی مناسبت نہین ہی اور آیت کریمہ سراسر اونکے مطلب کے مخالف ہی
اس واسطے کہ علما کی غرض یہ تھی کہ تم جزو امت ہوا اور جب جزو ہوے تو کل کی مغلوبیت سے
جزو کی مغلوبیت لازم ہوئی اور انھون سنے تمسک کیا آیت سے اور آیت مین ہرگز جزئیت کا ذکر
نہین ہی بلکہ ظرفیت کا بیان ہی سب جانتے ہین کہ فِيْهِمْ سے ظرفیت سمجھی جاتی ہی اور جزو اور کل مین ظرفیت
نامعقول ہی ورنہ آپ اپنا ظرف ہونا لازم آوے اور مطلب آیت کا یہ ہی کہ جب تک کہ تم اون مین
رہتے ہو اون پر عذاب آلہی نازل نہ ہوگا اگرچہ وہ اس کی خواہش بھی کرین اسواسطے
کہ عادت آلہی ایسی ہی کہ جب پیغمبر امت سے باہر ہو جاتے ہین تب عذاب اوترتا ہی جیسا کہ
امت صالح اور لوط علیہما السلام کا قصہ مشہور ہی اور افسوس کا مقام ہی کہ اون کے میران
سنے یہ غور نکیا کہ پیغمبر کا امت مین داخل ہونا کیا معنی امت دو قسم ہی امت دعوت اور امت

اجابت امت دعوت اوسکو کہتے ہین کہ پیغمبر جنکو خدا کی طرف دعوت کرنے اور راہ بتلانے کے
واسطے آئے ہین اور کفار بھی باینمعنی داخل امت ہین انبیا علیہم السلام کا انمین داخل ہونا محال ہی
اور امت اجابت اونکو کہتے ہین کہ جنھون نے اس دعوت کو قبول کیا اور پیغمبر کے تابع ہوے
اور انبیا علیہم السلام باینمعنی بھی داخل امت نہین ہوسکتے اسواسطے کہ تابع او رمتبوع مین
فرق ضرور ہی اور سب سے زیادہ حیرت اور افسوس اس بات کا ہی کہ یہ مہدی اپنے تئین مبین
مراد اسد بولتے تھے اور بیان کلام الٰہی مین اپنے تئین لاثانی جانتے تھے اور اتنا بھی نہ سمجھے
کہ اس آیت مین ضمیر فیہم کی طرف کفار کے پھرتی ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جب تک تم ان کفار مکہ
مین رہتے ہو تب تک اسد تعالی ان پر عذاب نازل کریگا جیسا کہ تفصیل اسکی تفسیر کشاف
اور بیضاوی اور معالم التنزیل اور جلالین اور کبیر اور مدارک مین ہی بلکہ جسکو کچھہ بھی سمجھہ کلام عرب
کی ہوگی اوسکو بغیر رجوع تفاسیر کے آیت کے سیاق اور سباق سے یہ مطلب صاف ظاہر ہوجاویگا
اسواسطے اوس آیۂ کریمہ کا ماقبل اور مابعد لکھا جاتا ہی وَاِذْ یَمْکُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ
اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاكِرِیْنَ ٥ وَاِذَا تُتْلٰی
عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ
وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ
السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ٥ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ وَمَا
كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ٥ وَمَا لَهُمْ اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ
یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الآیۃ اونکے مہدی سے اس ظاہر آیت کے فہم مین
ایسی خطا کا صریح ہونا دال ہی اس بات پر کہ یہ مہدی نہین ہین اسطور سے کہ مہدی اونکے
نزدیک معصوم ہین خطا سے اور یہ نجانتا کہ یہ معنی اونکے مہدی نے فقط مفسرین کے خلاف کیے
بلکہ نص قرآنی کے خلاف کیے یہ بات اسواسطے لکھی گئی کہ مہدوی اپنے مہدی سے نقل کرتے ہین
کہ اونھون نے کہا ہی کہ جو بیان مفسرین کا اور جو حدیث کہ بندے کے موافق ہو اوسکو اعتبار
کرنا اور جو مخالف ہو اوسکو نماننا اور دعوی کرتے ہین کہ مہدی کا کوئی قول و فعل مخالف امر قطعی یعنی
نص قرآنی یا حدیث متواتر کے ہونا محال ہی حالانکہ اس ایک مقام کے سوا مقامات کثیرہ مین

مخالفت قطعیات کی ماقبل مین مسطور ہو چکی تفریع کلام سابق سے ثابت ہوا کہ اونکے مہدی اس امت مین داخل ہین اور استدلال آیت مذکورہ سے غلط ہوا اور حدیث مذکور کو علماے فراہہ سے سنکر تسلیم کیا ہی اب سوال کیا جاتا ہی کہ اسکے کیا معنی ہین کہ ایمان اس بندے کا عین ایمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اگر یہ مراد ہی کہ ایمان اس بندے کا قوت اور کیفیت مین ساتھہ ایمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر مشابہ اور برابر ہی کہ مجازاً اسکو عین بولا جاتا ہی بطریق گانٹہ ہُوَ کے تو یہ بات سراسر ناہموار ہی اسواسطے کہ جب انکا ایمان ابوبکر صدیق کے ایمان سے کم ٹھہرا تو ایمان حضرت رسالت سے بمراتب کم ہوا اور اگر عین سے مراد عینیت حقیقی ہی اور مطلب یہ ہی کہ مجکو علیحدہ ایمان نہین ہی بلکہ وہ ایمان کہ حضرت کی روح مقدس کی صفت ہی اوسکو بعینہ مین اپنا سمجھتا ہون اور سوا اوسکے دوسرا ایمان اپنے نفس مین نہین رکہتا ہون تو یہ بات نہایت غلط ہی اسلیے کہ جب تمھارا نفس اور جسم حضرت کے نفس مقدس اور جسم اطہر سے جدا اور متمایز ہی تو مثل دراوصاف اور تشخصات کے وصف ایمان بھی تمھارا علیحدہ چاہیے ورنہ حضرت کا ایمان تمھارے کیا کام آویگا اگر ایسی کام آتا تو کوئی ایمان نلاتا اور ایک حضرت کا ایمان سبکے واسطے کفایت کرتا ایسا ہرگز نہین ہی بلکہ اللہ تعالی بعد تذکرۂ انبیا علیہم السلام کے فرماتا ہی تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ یعنی وہ ایک جماعت تھے گذر گئے اونکا ہی جو کما گئے اور تمھارا ہی جو تم کماؤ اور تم سے پوچھہ نہین اونکے کام کی اور اگر یہ مراد ہی کہ ایمان حضرت کا منتقل ہو کر بعینہ مجھہ مین آگیا تو یہ بات عقلاً اور نقلاً باطل ہی اسواسطے کہ ایمان ایک عارض نفسانی سے ہی اور عرض کا منتقل ہونا ایک محل سے دوسرے محل کو باتفاق عقلاے عالم کے باطل ہی اور بطور فرض محال اگر منتقل ہو روح مقدس کا اس صفت سے خالی ہونا لازم آوے استغفر اللہ العظیم حالانکہ تمام اہل ملت اسلامیہ قائل ہین کہ روح مقدس جیسا کہ حیات مین باعلی صفات وکمالات بشریہ موصوف تھی اب بھی ونھین صفات سے بلکہ یوماً فیوماً زیادہ اوس سے موصوف ہی چہ جاے ایمان کی کہ اصل اور مبدأ تمام کمالات کا ہی اور اگر کہین کہ وہ ایمان مع اوس روح کے انمین حلول کیا تو پوچھا جاتا ہی کہ تمھاری روح بھی تم مین ہی یا نہین اگر ہی تو تم دو دلے ہوے اور یہ بھی باطل ہی بحکم اس آیت کریمہ کے کہ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ الآیۃ یعنی اللہ تعالی نے نہین بنائے کسی مرد کے دو دل اوسکے اندر

اور اگر کہین کہ ہم مین دوسری روح نہین ہی بلکہ وہی روح مقدس ہمارے بدن کی بھی روح ہی اور ہم اور
حضرت رسالت دو قالب یکجان ہین تو یہ تناسخ ہوا کہ جسکو ہنود جنم بدلنا کہتے ہین اور اسکو اہل اسلام
باطل جانتے ہین بلکہ حکما بھی اسکو محال کہتے ہین جیسا کہ ایک آدمی مین دو نفس ہونا محال جانتے ہین
جیسا کہ صدرا وغیرہ مین مبرہن ہی اور اگر ایمان بمعنی مؤمن بہ کے ہی یعنی جن چیزون پر پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایمان لائے اونھین چیزون پر بعینہا بندے کو ایمان ہی تو اس دعوے سے تمکو کچھ
فضیلت ابوبکر صدیق پر بلکہ عوام مومنین پر بھی حاصل نہین ہوتی اسواسطے کہ سب مسلمان اونھین
چیزون پر ایمان لائے ہین جن پر حضرات انبیا ایمان لائے ہین قال اللہ تعالی آمَنَ الرَّسُولُ
بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ یعنی ایمان لایا رسول اون چیزون پر کہ اوتاری گئین اوسکی
جانب رب اوسکی سے اور ایمان لائے مومنون سب ایمان لائے اللہ پر اور فرشتون پر اوسکے
اور کتابون پر اوسکے اور رسولون پر اوسکے کہ ہم نہین فرق جانتے ہین کسی ایک مین اوسکے
رسولون سے اور دوسری جاے فرمایا قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَى
إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى
وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ
فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا الایۃ یعنی کہو تم ای مسلمانون کہ ایمان لائے
ہم اللہ پر اور اوس پر کہ اوتارا گیا طرف ہمارے اور اوس پر کہ اوتارا گیا طرف ابراہیم اور اسمعیل اور
اسحق اور یعقوب اور اولاد یعقوب کے اور اوس احکام پر کہ ملے موسی اور عیسی اور ملے سب
پیغمبرون کو اونکے رب کی طرف سے ہم فرق نہین جانتے ہین کسی ایک مین اون سب سے
اور ہم اوسیکے فرمان بردار ہین پس اگر ایمان لاوین اہل کتاب جسطرح پر کہ تم ایمان لائے ہو
پس متعرر راہ پاوینگے انتہی غرضکہ یہ کلام اونکے مہدی کا کسی وجہ پر خالی خطا سے نہین ہی
پس جبکہ ایسے مطالب عالیۂ ایمانیہ مین پاک خطا سے نہوے مہدی معصوم کہان سے ہوئے
وہو المقصود قولہ اور دلائل شرعیہ سے اسکی یہ بھی ایک دلیل ہی جو مرقاۃ شرح مشکوۃ مین
باب اشراط الساعۃ مین مذکور ہی کہ جیسا خاتم انبیا قائم مقام کل انبیا کے ہین خاتم اولیا

قائم مقام کل اولیا کے ہین انتہی جواب باب پنجم مین شرت سے احادیث صحیحہ صریحہ اس مقدمے مین گذرین کہ ابوبکر صدیق بعد انبیا علیہم السلام کے تمام خلق سے افضل ہین اس قول صاحب مرقاۃ کا اونکے مقابل رتبہ استدلال کا نہین رکھتا ہی اور اگر کلام صاحب مرقاۃ کا تمہارے نزدیک کالوحی من السماء ہی تو تمہارے مذہب کی بالکل بیخ کنی ہوجاے گی کیونکہ غرض صاحب مرقاۃ کی اس کلام سے سراسر تمہارے مقصود کے مخالف ہی اب یہان ترجمہ تمام عبارت مرقاۃ کا کہ متعلق اس مقام سے ہی لکھا جاتا ہی کہ عقلاے انصاف پسند پر حقیقت حال کھل جاوے مولانا علی قاری صاحب مرقاۃ لکھتے ہین کہ اختلاف ہی اس امر مین کہ مہدی اولاد امام حسن سے ہین یا اولاد امام حسین سے اور ممکن ہی کہ دونون طرف سے نسب رکھتے ہون اور ظاہر تر یہ ہی کہ جانب باپ سے حسنی ہووین اور جانب مان سے حسینی قیاس کرنے کر اوپر احوال حضرت اسمعیل و اسحق صاحبزادون حضرت ابراہیم علیہم السلام کے کہ جب کہ سب انبیا بنی اسرائیل کے اولاد اسحق علیہ السلام مین ہوے اولاد اسمعیل علیہ السلام مین فقط ایک ہمارے پیمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوکر قائم مقام سبکے اور خاتم الانبیا ہوکر نعم البدل ہوے السیئ چونکہ اکثر ایمہ اور اکابر امت اولاد حسین رضی اللہ عنہ مین ہوے مناسب ہوا کہ حسن رضی اللہ عنہ کا اسیطرح پر جبر نقصان کیا جاوے کہ انکو ایک ولی ایسا دیا جاوے کہ خاتم اولیا اور قائم مقام سائر اصفیا کے ہووے انتہی اب غور کا مقام ہی کہ مہدی جونپوری تو اونکے لوگون کے نزدیک حسینی ہین اگر وہ خاتم الاولیا ہوے تو امام حسین کی اولاد مین اور بھی مالامال افزایش ہوگئی اور اسمین امام حسن کا جبر نقصان کیا ہوا بلکہ اونکی اولاد کو تو سراسر حرمان ہوا علاوہ یہ کہ لفظ اولیا کا اگرچہ بمعنی لغوی صحابہ کرام اور انبیا و مرسلین بلکہ ملائکہ مقربین اور کروبین کو بھی شامل ہی لیکن عرف مین جب ولیا بولتے ہین تو مراد اوسسے وہی اولیا ہوتے ہین کہ سوائے انبیا اور ملائکہ اور صحابہ بلکہ ایمہ اہل بیت کے ہین چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ نے مختصر بہجۃ الاسرار مین اوسکی تصریح بھی کی ہی جیسا کہ لفظ دابہ کا کہ اصل مین شامل ہی ہر چیز جاندار کو کہ چلتے ہین زمین پر لیکن اہل عرف نے اسکو خاص کیا چارپایون پر پھر دوبارہ خاص کیا گھوڑون پر اب اگر کوئی دابہ بلے قرائن کے بولے تو اوس سے فقط معنی عرفی سمجھین گے اور انسان وغیرہ نہ سمجھین گے اور وہی صاحب مرقاۃ لکھتے ہین کہ ابوبکر صدیق افضل ہین بعد انبیا کے تمام

اولیا اس امت اور امم سابقہ سے چنانچہ باب پنجم مین ذیل مین حدیث دوم سید اکہول اہل الجنۃ کے
گذر چکا اور وہی صاحب مرقات تمہارے مہدی اور اونکے گروہ کو نہایت برائی سے یاد کرتے ہین
چنانچہ اس کتاب مین بعد دو ورق کے لکھتے ہین کہ بلاد ہندوستان مین ایک گروہ ظاہر ہوا ہی کہ اونکو
مہدوی بولتے ہین اونمین کچھہ ریاضتین عملی اور کشوف سفلی ہین اور جہالات ظاہر ہین منجملہ اونکی جہالتوں کے
ایک یہ ہی کہ اعتقاد رکھتے ہین کہ ہمارے شیخ جو ظاہر ہو کر مر گئے اور مدفون ہوے بعضے بلاد خراسان
مین وہی مہدی موعود تھے اور اب ونکے سوا کوئی مہدی موجود مین ناوے گا اور اونکی گمراہیون مین
سے ایک یہ بات ہی کہ اعتقاد رکھتے ہین کہ جو شخص اس عقیدے پر نہووے وہ کافر ہی اور ہمارے شیخ
عارف باللہ ولی شیخ علی متقی نے ایک رسالہ جامعہ علامات مہدی مین رسایل سیوطی سے منتخب کر کے
تالیف کیا اور اسوقت جو چارون مذہب کے علما مکہ معظمہ مین موجود تھے اونسے اس باب مین فتوی
پوچھا سب نے فتوی دیا کہ جو شخص کہ حکومت اور قدرت رکھتا ہو اوپر اسکو واجب ہی کہ اونکو قتل کرے
تمام ہوئی عبارت مرقاۃ کی اور اسیطرح ملاے موصوف اپنے ایک رسالہ احوال مہدی مین بھی اس قوم کی
تضلیل و تکفیر کرتے ہین اور طرہ یہ ہی کہ جو معنی اور مقام خاتم الاولیا کا یعنی مساوات اور امداد علوم انبیا و رسل
کو عیسی میان مہدوی موافق اپنی فہم ناقص کے فصوص الحکم سے سمجھ کر اپنے شیخ جونپور کے حق مین
جماتے ہین چنانچہ آیندہ آویگا اوسکو ملاے موصوف اس رسالے مین کفر صریح ٹھہراتے ہین اور تحقیق
اس امر کی کہ خاتم الاولیا اصطلاح حادث ہی اور ان اہل اصطلاح کے نزدیک مراد اس سے مہدی نہین ہین
مطلب دوم مین آویگی انشاء اللہ تعالی قولہ سوال یہ خلاف ہی حکم قطعی کا جو اجماع سے ثابت ہی کہ افضل بعد
انبیا علیہم السلام کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین جواب نور الانوار وغیرہ مین کتب اصول سے مذکور
ہی کہ حکم اجماع کا قطعی ہونیکو رکن و شرط یہ ہی کہ تمامی امت کہین کہ اجماع کیا ہمنے اس حکم پر اور متفق ہوئی
تمام امت اس حکم پر اگر اس حکم مین ایک شخص نے بھی اختلاف کیا تو وہ حکم قطعی نہین ہوتا ہی اور اختلاف
اس ایک کا مانند اختلاف اکثر کے ہی جائز ہی کہ صواب عن ایک کی طرف ہووے باقی تمام خطا پر ہووین
اور اگر کسی نے اختلاف نہین کیا ولیکن بعضے ساکت رہین تو اسکو اجماع سکوتی کہتے ہین اس مین
خلاف ہی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کہ یہ اجماع ظنی ہی نزدیک اونکے انتہی اب ظاہر ہی کہ اس
حکم مین ایک فرقہ تفضیلیہ وغیرہ کا خلاف قدیم سے چلا آتا ہی اور اسطرح کا اجماع اس حکم تفضیل مین

ممنوع غیر مسموع ہی تمام ہوئی عبارت رسالۂ مذکورہ کی جواب بیان جو تمنے نور الانوار دیکھکر یہ تقریر طولانی بنائی تمہارے مقصود کے واسطے ہرگز مفید نہین ہی بلکہ مضر ہی اور ہمارے مقصود کے واسطے مفید اور موافق ہی شرح اوسکی یون ہی کہ تمام امت کا متفق ہونا ہر اجماع مین شرط نہین ہی اسواسطے کہ اجماع دو قسم ہی ایک اوس بات پر اجماع کرنا کہ جسمین اجتہاد اور راے کی حاجت نہین ہی بلکہ ہر خاص و عام اوسکو سمجھ سکتا ہی جیسا کہ اس بات پر اجماع ہی کہ ہر روز پانچ نمازین فرض ہین اور رمضان کے روزے فرض ہین کہ اگرچہ یہ چیزین نص قطعی سے ثابت ہین لیکن اجماع بھی اسپر منعقد ہوا ایسی چیزون کے اجماع مین البتہ تمام عام و خاص امت کا متفق ہونا شرط ہی اور مسئلہ تفضیل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس قسم کا نہین ہی دوسری قسم یہ ہی کہ ایسی بات پر اجماع کرنا کہ جسمین راے اور اجتہاد کی حاجت ہی جیسا کہ احکام نکاح اور طلاق اور بیع وغیرہ کے اسمین عوام امت کالانعام ہین اونکا متفق ہونا کچھ ضرور نہین ہی فقط مجتہد لوگ ایک زمانے کے خواہ عصر صحابۂ کرام کے ہون یا کسی اور عصر کے ہون جب اوس بات پر متفق ہوگئے اجماع قطعی ہوگیا اور اس اجماع مین جو علما کہ مرتبۂ اجتہاد کو نہین پہنچے ہین مثل عوام الناس کے بے اعتبار ہین جیسا کہ فقط متکلم ہو یا فقط مفسر یا محدث ہو کہ طریق اجتہاد اور قیاس سے بہرہ نرکھتا ہو یہ خلاصہ ہی توضیح اور دائرا اور تحقیق الحسامی اور مسلم الثبوت کا اور مسئلہ تفضیل کا اسی قسم سے ہی کہ پہچاننا اس بات کا کہ کون افضل البشر ہی بعد انبیا علیہم السلام کے مجتہدون کا کام ہی کہ اول معنی افضلیت کے پہچاننا بعد اوسکے احادیث اور آیات کہ ہر ایک کے حق مین وارد ہین اسکو جمع کرکے نہایت خوض اور تنقیح کے بعد ایک شخص پر حکم افضلیت کا کرنا پس ایسے نازک مقدمے مین عوام امت کو کیا دخل بجز تقلید کے اور اس اجماع مین تمام امت کا متفق ہونا جو تمنے شرط ٹھہرایا نہایت خطا ہی یہ اجماع صحابۂ کرام کے عصر مین منعقد ہوا کہ اونسے بڑھکر اس مقدمے کا پہچاننا دوسرونکو قسم محالات عادیہ سے ہی پس صحابہ مین جو لوگ رتبہ اجتہاد کا رکھتے تھے اونکا اتفاق کافی ہی اگر ثابت ہو جاوے اور یہ جو تمنے اپنی تقریر کا ثمرہ نکالا کہ امیۂ فرقۂ تفضیلہ کا خلاف قدیم سے چلا آتا ہی تو اجماع ممنوع ہی تمہارے مطلب کو کہ ثابت کرنا افضلیت سید محمد جونپوری کا ہی کمال مضر ہی بیان اوسکا یہ ہی کہ قرن اول مین کہ خیر القرون ہی جمہور صحابہ نے اجماع کیا کہ بعد انبیا علیہم السلام کے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ افضل اس امت کے ہین مگر حضرت سلمان اور ابو ذر اور مقداد

بیان اقسام اجماع کا اور باطل ہوجانا افضلیت شیخ جونپوری کا بسبب اجماع کے صحابہ کرام کے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما افضل ہین تمام امت سے

اور خباب اور جابر اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم نے اتفاق اس بات پر لیا ہی کہ علی رض
افضل امت ہین پس تمام صحابۂ مجتہدین اونکے تحقیقاً اور مقلدین تقلیداً اس دو قول پر متفق ہوے
اور اسکو اجماع مرکب کہتے ہین اور اس اجماع کے بعد نیا قول نکالنا باطل ہوتا ہی چنانچہ توضیح مین
لکھا ہی کہ جب صحابہ دو قول پر مختلف ہوے اجماع ہو گیا اس بات پر کہ قول تیسرا باطل ہی بعضے کہتے
ہین کہ یہ اجماع مرکب فقط صحابہ کے ساتھ مختص ہی اسلیے کہ اصلا جائز نہین ہی کہ اونکے حق مین گمان
جہل کا کیا جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ صحابہ کے بعد والے بھی اگر ایسا اختلاف کرین تو بھی اجماع
مرکب ہو جاتا ہی اور نور الانوار اور دائر شرح منار مین بھی ایسی لکھا ہی اور مسلم الثبوت مین لکھا ہی کہ اگر
قول ثالث رافع اور نقیض ہو اون دو قولون کے تو ممنوع ہی اب یہان سے ثابت ہوا کہ جب کہ صحابۂ
کرام کا اجماع مرکب کہ ابوبکر صدیق افضل امت ہین یا علی مرتضی مہدویونکے تیسرے قول اختراعی سے
کہ بلکہ سید محمد جونپوری افضل ہین سب سے اوٹھہ جاتا ہی تو یہ قول تیسرا خارج اجماع ہوا پس باطل ہوا موافق
قاعدۂ اصولیہ کے بلکہ موافق عقیدۂ مہدویہ کے منکر اجماع صحابہ کا کافر ہی چنانچہ سید میران جی بن سید
سلام اللہ نے اپنے رسالۂ سلسلہ مین لکھا ہی کہ منکر نص قرآن اور منکر حدیث متواتر نبی اور منکر احکام
مہدی اور منکر اجماع صحابۂ نبوت اور صحابۂ ولایت کافر ہی قولہ شاید کہ اسی سبب سے علامہ تفتازانی
رحمہ اللہ نے شرح عقائد نسفی مین بحث اس مسئلے کی لکھی ہی کہ پائی ہے نے دلیلین جانبین کی متعارضہ
اور نہین ہی یہ مسئلہ متعلق اعمال سے تاکہ ہووے توقف اسمین مخل کسی واجب کا انتہی اور اگر یہ حکم اجماع
قطعی سے ثابت ہوتا تو علامہ رحمہ اللہ ایسا ہرگز نکہتے کیونکہ توقف و تردد حکم قطعی مین سراسر بیجا
و خطاے فاحش ہی اور پھیرنا تعلق اس مطلق عبارت کا مخصوص طرف ترتیب یا ترتیب بین الحسنین
رضی اللہ عنہما کے تکلف بلا سبب ہی جواب تمکو اس سے کیا کام کہ شیر شاہ کی داڑھی بڑہی یا سلیم شاہ
کی اگر فضیلت عثمان اور علی مین دلائل متعارض ہووین یا فضیلت ابوبکر و علی مین دلائل متعارض ہووین
بہرحال صحابۂ کرام سواے افضلیت ابوبکر یا علی کے تیسرے کی افضلیت نہین ملنتے ہین اور اسی پر
اجماع مرکب ہوا اب موافق قاعدۂ اصول کے کہ اوپر مذکور ہوا یہ ایجاد فقیر کہ مہدی جونپوری سب سے
افضل ہین باطل ہوئی ورنہ صحابہ کا اجماع کہ انمین سے ایک کی افضلیت تمام امت پر جانتے تھے
خطا ٹھہریگا اور یہ محال ہی کہ امت حضرت کی خصوصاً صحابۂ کرام خطا پر اتفاق کرین اسواسطے کہ

بجستی امتی علی الضلالة حدیث متواتر المعنی ہی جیسا کہ مسلم الثبوت مین لکھا ہی اور اوسکی
شرح مین بحر العلوم نے محقق کیا ہی قولہ اور قطع نظر اسکے علماے اکابر اس حکم کو مطلق نہین
رکھے ہین بلکہ اس مین تاویل و توجیہ کیے ہین جیسا کہ شاہ عبد العزیز دہلوی جزو عم سورۃ اللیل آیۂ کریمہ وَسَیُجَنَّبُهَا
الْاَتْقَی کی تفسیر مین لکھے ہین کہ اہل سنت و جماعت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی افضلیت و بزرگی
سب امت پر بعد انبیا علیہم السلام کے یہی آیت سے نکالے ہین اور یہی آیت اسکی دلیل ہی اور بعد تقریر
دلیل اور سوال و جواب اہل خلاف کے لکھے ہین کہ بعضے اہل سنت و جماعت کے بزرگون سے سنا گیا
کہ فرماتے تھے کہ یہ خاص اون لوگون کی نسبت ہی جو زندہ ہین اب حضرت ابوبکر صدیق رض آخر عمر مین جو کی
خلافت کا زمانہ ہی اس کلمے کے مصداق ہوسکتے ہین اور بعد تقدرے تفصیل اس مضمون کے لکھے ہین
معلوم ہوا کہ اتقی اسکو کہتے ہین جو اپنی آخر عمر مین کہ وہی عملون کے اعتبار کا وقت ہی اپنے زمانے
کے لوگون سے جو زندہ ہین افضل ہووے اور تقوی مین زیادہ انتہی جواب یہ جو تمنے کہا
کہ علماے اکابر اس حکم یعنی افضلیت ابوبکر صدیق رض کو مطلق نہین رکھے ہین بلکہ اسمین تاویل کیے ہین
جیسا کہ شاہ عبد العزیز دہلوی الخ اسکے کیا معنی ہین اگر یہ مراد ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا افضل و اتقی ہونا
بہ نسبت انبیا علیہم السلام کے مطلق نہین سمجھے ہین بلکہ بولتے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے
افضل اور اتقی ہین بجز انبیا علیہم السلام کے تو مسلم ہی اور یہی اعتقاد ہمارا ہی اور اس تخصیص سے
تمہارے مطلب کو کچھ بہرہ نہین ہی اور اگر یہ مراد ہی کہ سوائے انبیا علیہم السلام کے کسی اور شخص کی
نسبت بھی مثل مہدی وغیرہ کے مطلق نہین سمجھے ہین تو سراسر اون علماے اکابر کے مقصود کے خلاف ہی
بلکہ اون پر ایک بہتان ہی اونکا ہرگز یہ اعتقاد یا کسی کلام مین مراد نہین ہی کہ ابوبکر رض فقط اپنے
ہم عصرون سے افضل ہین اور اپنے بعد یا قبل والون سے کہ سوائے انبیا علیہم السلام کے
ہین افضل نہین ہین یہ تخصیص اتقی مین اونہون نے فقط نسبت با انبیا علیہم السلام کے کی ہی اور سبب
اوسکا یہ ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى وَمَا لِأَحَدٍ
عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى یعنی اور بچا دیا جاویگا اوس آگ سے وہ شخص کہ اورون سے بڑھ کر
پرہیزگار ہی جو کہ دیتا ہی مال اپنا دل پاک کرنیکو اور نہین ہی کسی کا اوسپر احسان کہ جسکا بدلا دیا جاوے
امام رازی نے تفسیر کبیر مین فرمایا کہ تمام امت اہل سنت اور شیعہ کا اجماع ہی اس بات پر کہ افضل خلق

بعد رسول اللہ کے یا ابوبکر ہین یا علی ہین اور یہ آیت اون دو مین سے ایک کے حق مین ہی اور ہم کہتے
ہین کہ ممکن نہین کہ یہ آیت علی رضی اللہ عنہ پر محمول ہووے اسلیے کہ اس اتقی کی صفت مین فرمایا
کہ نہین ہی اوسپر کسی کا احسان قابل بدلا دینے کے اور چونکہ علی رضی اللہ عنہ پر حضرت رسالت پناہ کا
حق دنیوی تھا کہ حضرت نے اونکو اونکے والد سے لیکر پرورش فرمایا تھا یہ صفت اوسپر صادق نہین
ہو سکتی اسواسطے کہ حقوق دنیوی قابل بدلا دینے کے ہوتے ہین البتہ ابوبکر صدیق پر حضرت کا احسان
دنیوی نہ تھا بلکہ یہ ہمیشہ حضرت پر اپنا مال و متاع نثار کرتے رہے چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ مال کسی
مسلمان نے مجکو اسقدر نفع نہ دیا جس قدر کہ مال ابوبکر نے ہان احسان ہدایت اور راہ بتلانیکا ابوبکر صدیق
پر تھا مگر یہ احسان قابل بدلے کے نہین ہی جیسا کہ قرآن شریف مین ہی مَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ
مِنْ اَجْرٍ یعنی نہین مانگتا ہون مین تم لوگون سے اوس ہدایت کا کچھہ بدلا پس ثابت ہوا کہ یہ آیت
ابوبکر صدیق کے حق مین ہی اور وہی اتقی ہین اور چونکہ دوسری آیت مین آیا ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ
اَتْقٰکُمْ یعنی افضل تم مین اللہ تعالی کے پاس اتقی تمہارا ہی معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق افضل امت ہین
انتہی مگر یہ شبہہ رہا کہ یہان اتقی مطلق ہی اگر ابوبکر صدیق اورون سے اتقی ہین حضرت رسالت مآب سے
کیونکر اتقی ہووینگے سو اس شبہے کو شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرقۂ تفضیلیہ کی طرف سے وارد کر کے
دو طور سے دفع کیا ایک یہ کہ یہان کلام سائر الناس مین ہی نہ پیغمبرون مین اسلیے کہ شریعت سے معلوم
ہی کہ انبیا علیہم السلام منزلت مین سب سے ممتاز ہین اونکو سائر الناس پر اور سائر ناس کو اون پر
قیاس نکیا چاہیے پس بموجب عرف شرع کے مقام بیان فضیلت مین اس قسم کے الفاظ مخصوص
بامت ہوتے ہین اور تخصیص عرفی تخصیص ذکری سے قوی تر ہی جیسا کہ کوئی کہے کہ گیہون کی
روٹی بہتر ہی دوسری روٹیون سے ہرگز نہ سمجھینگے کہ بادام کی روٹی سے بھی بہتر ہی اسلیے کہ وہ
معروف نہین ہی اور بحث ایسے مقام مین دانے اور غلے سے ہوتا ہی نہ حلوا کہ اور میوے سے اور
دوسرا طور دفع شبہہ مذکور کا یون بیان کیا کہ بعضے بزرگون اہل سنت سے سنا گیا کہ اتقی اس جا
اپنے معنی عموم پر ہی یعنی ابوبکر اتقی ہین سب سے لیکن نسبت اون لوگون کی جو قید حیات مین ہون
پس ابوبکر صدیق پر یہ کلمہ آخر عمر مین کہ حضرت رسالت کی رحلت ہو چکی تھی صادق آیا الیوم آب الفضل کا
کا مقام ہی کہ غرض اس تاویل سے یہی ہی کہ انبیا اور حضرت خاتم انبیا پر فضیلت لازم نہ آوے نہ یہ کہ

کہ بعد زمانۂ ابوبکر صدیق رضہ کے جو لوگ پیدا ہونگے اون پر بھی فضیلت مراد نہین ہی اسواسطے
کہ یہ بات تو مقررات اہل سنت سے ہی کہ جب کہ ابوبکر صدیق اپنی آخر عمر مین سائر موجودین سے
کہ عمر و عثمان و علی و حسن و حسین رضی اللہ عنہم اونمین داخل ہین افضل واتقی ٹھہرے اور یہ لوگ تمام
متاخرین امت سے افضل ہین اور معلوم ہی کہ افضل سے افضل افضل ہوتا ہی لامحالہ ابوبکر صدیق
تمام امت موجود اور غیر موجود سے افضل ہوے ایسے ظاہر و باہر مقامونکو بلا سمجھے پیر کرکے اپنے
مقصود پر کہ کسی اگلون اور پچھلون کے حاشیۂ خیال مین بھی نگذرتا ہوگا جمانا نہایت ہٹ دھرمی ہی
قولہ اور معلوم کیجیے کہ موضوعات مین علی بن عراق کے کہ نام اوسکا تنزیہ الشریعۃ المرفوعہ ہی کتاب
الفتن مین ابن عدی کی کتاب سے کہ نام اوسکا کامل ہی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول
ہی کہ ہوگا آخر زمانے مین خلیفہ ایسا کہ نہین فضل ہی اوسپر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو اور سند مین اوسکی
ذکریا وقار اور شیخ اوسکا مؤمل بن عبدالرحمن ضعیف ہین پیچھا کیا گیا ہی یعنی اعتراض کیا گیا ہی کہ یہ دونون
بری ہین اس ضعف سے کیونکہ آئی ہی یہ حدیث سند صحیح سے لایا ہی اس سند کو ابن ابی شیبہ مصنف
مین ابن سیرین سے جواب کہان سے ثابت ہوا کہ بری ہین ضعف سے حالانکہ آئمہ اس فن کی
تصریح کرتے ہین کہ مؤمل بن عبدالرحمن ضعیف ہی چنانچہ تقریب وغیرہ کتب اسماء الرجال مین موجود ہی
بلکہ یہ بات ابن عراق کی عبارت سے بھی نہین مفہوم ہوتی ہی ورنہ اوس عبارت مین تقریب تمام ہووے
اسواسطے کہ ابن عراق کی عبارت یہی ہی حدیث یکون فی اخر الزمان خلیفۃ لا یفضل
علیہ ابوبکر و لا عمر عد من حدیث ابی هریرۃ وفیه زکریا الوقار وشیخه مؤمل
بن عبد الرحمن ضعیف تُعُقِّبَ بانهما بریان منه فقد ورد بسند صحیح اخرجه
ابن ابی شیبه فی المصنف عن ابن سیرین قولہ اب غور کیا چاہیے کہ مصنف ابن ابی شیبہ
مین بروایت صحیح آنے سے کیونکر معلوم ہوا کہ مؤمل مذکور ضعف سے بری ہی کیا راوی ضعیف
کبھی کوئی حدیث صحیح نہین بولتا ہی کہ اگر کبھی ایک حدیث بھی اوسکی دوسرونکی روایت سے صحت کو
پہونچ جاتی ہی تو یہ کلمہ متقض ہوکر وہ راوی ضعف سے بری ہو جاتا ہی و هل هذا الا عجاب
بلکہ مطلب یہ ہی کہ ان دونون شاگرد و استاد کے ضعیف ہونے سے شبہ ہوتا تھا کہ یہ حدیث
بالکل بے اصل ہووے اور ابتدا سہواً انھین سے سرزد ہوئی ہووے سو کہا کہ یہ دونون بری ہین

ف — صحیح قول ابن سیرین کا کہ آخر زمانے مین ایک خلیفہ ایسا ہوگا کہ ابوبکر و عمر اوس سے افضل نہین ہین

اس بات سے اسواسطے کہ ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح اسکو روایت کیا ہی اور جاننا چاہیے کہ اس توجیہ سے
اگرچہ عبارت موجہ ہوگئی لیکن حدیث کا ضعف دفع نہوا اسلیے کہ ابن ابی شیبہ نے جو روایت کیا ہی وہ
قول ابن سیرین پر موقوف ہی اور حدیث مذکور الصدر مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر پس صحت کو اسقدر
پونہچا کہ یہ قول ابن سیرین کا ہی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کرنا ثابت نہوا اسواسطے کہ راوی
اوسکا مؤمل بن عبد الرحمن سامحہ اللہ تعالی ضعیف ہی اور یہان مصنف تسالہ نے عجب کام نے
یعنی عیسی میان مہدوی
دیانتی کا کیا کہ اپنی بات بنانے کے واسطے ابن عراق کی عبارت کے ترجمے مین اسیقدر لکھا کہ
لایا ہی اس سند کو ابن ابی شیبہ مصنف مین ابن سیرین سے تاکہ دیکھنے والے سمجھین کہ یہ وہی
حدیث ابوہریرہ کی ہی کہ یہان بواسطۂ ابن سیرین کے بسند صحیح روایت کی گئی اور یہ نکہا کہ ابن ابی شیبہ جو
لایا ہی وہ قول ابن سیرین کا ہی نہ ابوہریرہ یا حضرت رسالت کا جیسا کہ عبارت ابن عراق سے ظاہر ہی
کہ عن ابن سیرین قولہ اور اگر یہ عبارت سمجھ مین نآئی تھی تو کیا کتاب برہان بھی ندیکھی تھی کہ اوسمین
یہ قول مع تمام سند کے مصنف ابن ابی شیبہ سے منقول ہی کہ حدثنا ابو سلمۃ عن عوف
عن محمد هو ابن سیرین قال یکون فی هذه الامة خلیفة لا یفضل علیه
ابو بکر و عمر ولیس هذه اول فارودة کسرت فی الاسلام یہ ایک شمہ ہی اونکی عادات کا
چنانچہ ابواب سابقہ مین معلوم ہوچکا کہ اونکے پیشواؤن نے کسقدر آیات و احادیث و عبارات
کتب منقول عنہا مین تحریفات کی ہین اور نرے اصل اور موضوع حدیثین اپنے موافق لاکر قطعیات
سمجھے ہین اور احادیث صحیحہ اور اجماع قطعی کو کہ اپنے مخالف پایا پس پشت ڈال دیا ہی قولہ اور واسطے
اسکے طریق دوسرا بھی ہی لایا ہی اسکو نعیم بن حماد کتاب فتن مین انتہی جواب تمہاری تقریر سے
معلوم ہوتا ہی کہ تم یہ سب طرق حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سمجھتے جاتے ہو حالانکہ ایسا
نہین ہی بلکہ یہ دوسرا طریق بھی واسطے قول ابوبکر محمد بن سیرین کے ہی کہ نعیم بن حماد نے دوسری
سند سے اوس قول مذکور کو روایت کیا چنانچہ کتاب برہان مین لکھا ہی کہ اخرج نعیم من طریق
ضمرة عن محمد بن سیرین انہ ذکر فتنة تکون فقال اذا کان فاجلسوا فی بیوتکم
حتی تسمعوا علی الناس بخیر من ابی بکر و عمر الخ قولہ اور شیخ علی متقی رسالہ برہان کے
بارھوین باب مین لایا ہی اس ابن شیبہ کی روایت اور ذکر کیا ہی اسکا صحت کو اور صاحب عقد الدرر

ساتوین باب مین لکھے ہین کہ روایت ہی عوف بن منبہ سے کہ کہی حدیث کہتے ہین ہم کہ ہوگا اس
امت مین خلیفہ نہین فضیلت ہی او سپر ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی لایا ہی اس روایت کو امام ابوبکر دانی
رحمۃ اللہ علیہ اپنی سنن مین جواب ابن ابی شیبہ کی روایت اوپر مذکور ہو چکی اوس مین عوف محمد بن
سیرین سے روایت کرتے ہین پس معلوم ہوا کہ قول عوف کا مرجع بھی محمد بن سیرین ہین اب ظاہر ہوا کہ
جمیع طرق کا مدار محمد بن سیرین کے قول پر ٹھہرا اور معلوم ہوا کہ یہ بات فقط قول محمد بن سیرین کا ہی اب انصاف
کیا چاہیے کہ اجماع جمہور صحابہ کرام کا اوپر افضلیت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے اور اجماع مرکب تمام صحابہ
کا کہ مبطل ہی اس قول ثالث کا جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا اور احادیث صحیحہ کہ صحاح ستہ وغیرہا کتب معتبرہ
حدیث مین باسانید معتبرہ مذکور ہین کہ دال ہین اوپر افضلیت شیخین کے کہ باب پنجم مین مذکور ہو چکین
و آگے بھی آوین گین اور علی مرتضی سے بتواتر قطعی کچھہ اوپر اسی راوی کی روایت سے مروی ہوا
کہ افضل اس امت مین بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابوبکر ہین پھر عمر ہین یہ سب ایک طرف ٹھہرا
اور ایک قول محمد بن سیرین تابعی کا ایک طرف ٹھہرا جسکو ذرہ بھی فہم وشعور امور دین مین ہوگا وہ
بلا تامل جانے گا کہ قوت کس طرف ہی اور قابل استدلال کون ہی اور اس قول کو اوس اجماع واحادیث کے
سامنے کیا رتبہ ہی اسواسطے امت نے اس قول کو آج تک قبول نکیا بلکہ جس وقت محمد بن سیرین نے
یہ بات کہی اوسیوقت اونکے حاضرین مجلس نے بکمال استبعاد پوچھا کہ کیا ابوبکر اور عمر سے افضل ہوگا
اور طرہ یہ ہی کہ محققین مہدویہ کہتے ہین کہ ابن سیرین کے مہدی دوسرے ہین مہدی متنازع فیہ نہین
ہین چنانچہ کنز الدلائل مین شہاب الدین مہدوی نے لکھا ہی نزدیک ابن سیرین مہدی از غیر بنی فاطمہ
مقرر ست چنانچہ ذکر کرد امام احمد بن عبد اللہ بن علی بن یحیی در کتاب خود کہ نام او آثار النیرین
بعد ذکر حدیث بخاری عن ابی هريرة قوله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة
حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه قال القحطان ابو اليمن قال المقدسي
اختلف فيه فقال ابن سيرين القحطاني رجل صالح وهو الذي يصلي خلف عيسى
وهو المهدي ولهذا ابن سیرین ذکر کرده المهدي من هذه الامة يؤم عيسى بن مريم
بلا قید از بنی فاطمہ انتہی پس اب مہدویونکا قول ابن سیرین سے تفضیل مہدی فاطمی کی ثابت کرنا
مراد ابن سیرین کو معروف کرنا ہی اور یہ سب ایک طرف دیکھو خود تمہارے مہدی کے قول سے کہ جنکو

فائدہ: ابن سیرین [illegible]

معصوم جانتے ہو لزوماً نکلتا ہی کہ ابوبکر صدیق کا افضل ہونا لوح محفوظ کی لکیر ہی اسواسطے کہ اوپر مذکور
ہوا کہ تمہارے مہدی نے کہا ہی کہ شیخ محی الدین بن عربی نے جو کچھہ لکھا ہی اول لوح محفوظ پر نظر کرکے بعد
قلمبند کیا ہی اور شیخ نے فتوحات مین فرمایا ہی کہ امت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کوئی شخص
سوائے عیسی علیہ السلام کے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نہین ہی اب اگر تمہارے نزدیک مہدی
افضل ہین ابوبکر صدیق سے تو یہ کشف اونکا خطائے فاحش ہوا اور معصومیت مین بٹہ لگا اور مہدویت
تمہارے اصول کے موافق غارت ہوگئی پس تمہاری برخورداری اور سعادتمندی اسمین تھی
کہ اپنے بزرگ کو نجھٹلاتے۔ اور محمد بن سیرین کے قول کو حضرت عیسی علیہ السلام پر محمول کرتے
کہ لفظ خلیفہ کا اونپر بھی صادق ہی جیسا کہ مشکوۃ مین ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
واله وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن
الخنزیر ولیضعن الجزیة الحدیث یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واللہ کہ اوترینگے
عیسی ابن مریم اس حال مین کہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگے صلیب کو اور قتل کرینگے خنزیر کو اور اوٹھا دینگے
جزیہ یعنی ذمیون کو جزیہ لیکر اونکے دین پر چھوڑ دینا موقوف کرینگے بلکہ یا قتل یا اسلام کا حکم فرماوینگے
اور مہدویہ کے ایک رسالۂ عربیہ مین دیکھنے مین آیا کہ خلیفہ چھہ ہین خلفائے راشدین اور مہدی
اور عیسی مگر مہدی اور عیسی جامع ہین خلافت اور امامت کو بخلاف خلفائے راشدین کے کہ
فقط خلافت رکھتے تھے اور امام وہ ہی کہ سبب نجات امت ہو جیسا کہ حدیث مین ہی کہ کیف
تهلك امة انا في اولها وعيسى في اخرها والمهدي من اهل بيتي في وسطها
بلکہ ابن عدی کی حدیث جو مینے شروع مین نقل کی وہ حضرت عیسی سے نہایت مناسبت
رکھتی ہی نہ مہدی سے اسلیے کہ اوسمین ہی کہ ہوگا آخر زمانے مین ایسا خلیفہ اور ظاہر ہی کہ آخر زمانے مین خلافت
حضرت عیسی علیہ السلام کی ہوگی اور مہدی کی خلافت اونسے پہلے ہوگی کہ اسپر لفظ وسط کا صادق ہی
جیسا کہ مشکوۃ مین ہی کیف تهلك امة انا اولها والمهدي وسطها والمسيح
اخرها یعنی کیونکر ہلاک ہوگی امت کہ مین اول اسکا ہون اور مہدی وسط اوسکے اور عیسی
آخر اوسکے اور قبل اوسکے ایک حدیث بروایت ابو نعیم مذکور ہوئی کہ اوسمین یہ الفاظ ہین خیر هذه الامة
اولها واخرها اولها فيهم رسول الله واخرها فيهم عيسى بن مريم یعنی بہترین اس امت کے

اول والے اور آخر والے ہین اول والون مین رسول اللہ ہین اور آخر والون مین عیسی بیٹے مریم کے ہین
پس مہدویونکو لائق تھا کہ قول محمد بن سیرین کو حضرت عیسی علیہ السلام پر محمول کرتے کہ خلاف اجماع
مفرد جمہور کا اور اجماع مرکب کا نہوتا اور احادیث صحیحہ کی بھی مخالفت لازم نہ آتی اور شیخ محی الدین بن عربی کا کلام بھی اونکے
مخالف نہوتا اور اونکے واسطے سب سے بڑی یہ بات تھی کہ مہدی ثناخوان ابن عربی مین سچے
نکلتے مگر انھون نے مہدی کی افضلیت پر اونکی مہدویت کو فدا کردیا اور مصداق اس کلام کے ہوے
شعر یکے بر سر شاخ بن می برید ✤ خداوند بستان نگہ کرد و دید ✤ بگفتا کہ این مرد بد میکند ✤ نہ با من
کہ بر نفس خود میکند ✤ اور حیرت کا مقام ہی کہ مہدویہ حمل مطلق کا مقید پر حرام جانتے ہین تاکہ جس حدیث
مین کہ کچھ حال مہدی کا مذکور ہی اور تعبیر مہدی کی بلفظ امیر و خلیفہ وغیرہ کے کی گئی ہی وہان جاے
گریز باقی رہی اور امیر و خلیفہ مطلق کا حمل مہدی پر نکیا جاے یہان اپنے اوس قرار داد و اصول کے
خلاف خلیفہ مطلق کو مہدی پر کسطرح حمل کرتے ہین **قولہ** اور بعضے تاویل و توجیہ کیے ہین ان روایتون
مین اسطرح سے کہ حضرت مہدی کے وقت مین فتنے اور حادثے زیادہ ہین اون فتنون سے جو
خلافت مین حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ہوے یہ فضیلت اور زیادتی باعتبار حادثون کے
ہی نہ باعتبار ثواب کے کیونکہ صحیح حدیثین اور اجماع اس بات پر ہی کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
افضل الخلق ہین بعد انبیا علیہم السلام کے **جواب** شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب
برہان مین فرمایا کہ مؤلف کتاب عرف وردی نے کہا کہ جیسا کہ حدیث بل اجر خمسین
منکم مین تاویل کی گئی ہی ویسیٔ لفظ ابن سیرین مین بھی تاویل کرنا مناسب ہی اسواسطے کہ زمانہ مہدی مین
فتنے نہایت سخت ہوونگے اور تمام نصاری اونپر ہجوم کرینگے اور دجال محاصرہ کریگا چونکہ اون سب کو
اللہ تعالی اونکے ہاتھ سے دفع کرادیگا اس سبب سے اونکو اس امر خاص مین فضل ہی ابوبکر
و عمر رضی اللہ عنہما پر نہ اس بات مین کہ اونکا ثواب زیادہ ہو اور مرتبہ خدا کے پاس شیخین سے بلند تر
رکھتے ہون اسواسطے کہ احادیث صحیحہ اور اجماع اسپر ہی کہ ابوبکر و عمر افضل الخلق ہین بعد انبیا اور مرسلین کے
انتہی یہ تاویل کرنا اور اوس قول ابن سیرین کو ساتھہ دوسرے ادلہ شرعیہ صحیحہ کے تطبیق اور توفیق دینا
محض تبرع اور رعایت قائل کی ہی ورنہ بموجب قواعد علم اصول حدیث اور فقہ کے یہان تاویل کی
کچھہ ضرورت نہ تھی بلکہ کہہ دینا تھا کہ یہ قول ساقط الاعتبار ہی اسواسطے کہ کتب اصول مین مبرہن ہی

ما بیان تعارض دلائل اور ترجیح اقوال صحابہ اور تابعین کا

کہ درمیان قوی وضعیف کے تعارض نہین ہوتا ہی اورجب قول ضعیف قوی کے مخالف ہوتا ہی ساقط
ہوجاتا ہی اسلیواسطے حدیث مشہورمتواتر کی معارض نہین ہوسکتی اور خبرواحد مشہور کی معارض
نہین ہوتی البتہ جب وخبرین برابرمرتبہ کے متعارض نظر آتی ہین تو وہان اگرممکن ہوتا ہی تو اول توفیق
وتطبیق کرکے دونون پر عمل کرتے ہین اوراگر تطبیق نہین ہوسکتی ہی مگر تاریخ معلوم ہوتی ہی تو اول
کو منسوخ اورمتاخر کو ناسخ جانتے ہین اوراگر تاریخ معلوم نہو تو کسی وجہ سے ایک کو ترجیح دیکر اوسی پر
عمل کرتے ہین اوراگر ترجیح نہ بن سکے تو توقف کرتے ہین اورحکم دونون کا ساقط ہوجاتا ہی کہ اذا
تعارضا تساقطا تاکہ ترجیح بلامرجح نہ لازم آوے یہ خلاصہ ہی مسلم الثبوت اورشرح بحرالعلوم اور
شرح نخبۃ الفکر اورنورالانوار اورتحقیق الحسامی وغیرہ کا اورظاہر ہی کہ یہان قول ابن سیرین کا اگرچہ بسند
صحیح مروی ہووے سوبرواجماع اورقول صحابۂ کرام اورحدیث سید الانام علیہ السلام کے کیا رتبہ
رکھتا ہی کہ معارض ومناقض کہلاوے بلکہ قول صحابی بھی مقابل حدیث صحیح کے ترک کیا جاتا ہی
البتہ جب کوئی حدیث کسی مقدمے مین ہاتھہ نہ لگے تو قول صحابی کا حجت ہوتا ہی دوسرونکے
واسطے مگر یاین تفصیل کہ جو قول صحابی کا کہ صحابہ مین مشہور ہوا اورا ونھون نے اوسپر سکوت
کیا تو اوسکی تقلید واجب ہی اسلیے کہ وہ اجماع سکوتی ہوا اوراگر دوسرے صحابہ نے اوسمین خلاف
کیا تو تقلید واجب نہین ہی بلکہ جس صحابی کا قول مجتہد کی رائے کے مطابق ہو اوسپر عمل کرے اب
باقی رہا وہ قول کہ اوسمین اختلاف اوراتفاق اونکا ثابت نہوا خواہ وہ قول قابل اجتہاد ہو یا نہو
امام شافعی کے نزدیک اوسکی تقلید ضرور نہین ہی اورابو سعید بردعی کے نزدیک ضرور ہی
اورکرخی کے نزدیک غیر اجتہادی مین ضرور ہی جیساکہ توضیح مین ہی اورقول ایسے تابعی کا کہ صحابۂ کرام
اونکے فتوے کو اپنے قول پر ترجیح دیتے تھے یا تسلیم کرلیتے تھے جیساکہ قاضی شریح اور
مسروق بعضون کے نزدیک مانند قول صحابی کے ہی اوراگر اونکا فتوی صحابہ کے وقت مین نچلا
ہو تو وہ مانند دوسرے مجتہدونکے ہین کہ تقلید واجب نہین ہی اورصاحب مسلم الثبوت اوربحرالعلوم
نے اس تفرقہ کو رد کیا اورکہا کہ کسیطرح کا تابعی ہو اوسکی تقلید واجب نہین ہی اوردلائل اہل
تفرقہ کا جواب دیا اورامام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ مین تابعی کی تقلید نہین کرتا ہون اسلیے کہ وہ بھی مرد
تھے اورہم بھی مرد ہین یہ سب چون وچرا اوسوقت ہی کہ اوس مقدمے مین کوئی حدیث ضعیف

یا قوی موجود نہو چہ جائے اس بات کے کہ اجماع اور احادیث صریحہ صحیحہ ہوتے ہوئے قول محمد بن سیرین
تابعی کا سبب ترجیح دیا جاوے نعوذ باللہ من سوء الفہم **قولہ** اب سمجھیے جیسا کہ تاویل ان روایتون کی
بعض سے ہی ویسا ہی یہ اجماع مین جو گذرا بیان اوسکا شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تفسیر سے **جواب**
مقدمۂ اولی کا جواب اوپر گذر چکا کہ ان روایتون مین اگر تاویل نکرین تو بھی بسبب مخالفت قوی کے
اصلا قابل استدلال نہین ہین کہ تم اپنے مہدی کی افضلیت مین اوسپر متمسک ہو اور مقدمۂ ثانیہ
بہتان محض ہی شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہرگز اس مقام مین نہ اجماع کا ذکر کیا نا وسکے تاویل کا
حرف زبان قلم پر لائے فقط اسیقدر لکھا ہی کہ اہل سنت و جماعت نے لفظ اتقی سے کہ آیت
سیجنبھا الاتقی مین ہی تمسک کیا ہی اوپر افضلیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد پیغمبرونکے
تمام امت پر بعد اوسکے تقریر تمسک کی بیان کرکے واسطے علیحدہ کرنے پیغمبرونکے دو تاویلین کین
کہ وہ جیسا کہ ہمکو مضر نہین ہین تمکو کچھ مفید نہین ہین چنانچہ مفصلاً مذکور ہوچکا بیان اجماع کا
کیا ذکر تھا اور اوسکی تاویل کجا ابوبکر صدیق کی فضیلت پر دلائل متنوعہ ہین آیات دلیل علیحدہ ہین
اور احادیث صحیحہ دلیل جداگانہ ہین اور اجماع دلیل برأسہ ہی البتہ تمنے اس اجماع مین باختلاف فرقۂ تفضیلیہ
جرح کی تھی سو اوسکا جواب بطور تسلیم کے بغرض قطع نزاع کے اجماع مرکب سے تجویز کیا گیا
اور اگر یہ غرض نہوتی تو ہوسکتا تھا کہ کہا جاتا جیسا کہ علماے اہل سنت نے کہا ہی کہ تمام صحابہ نے اوپر
افضلیت ابوبکر صدیق کے اجماع کیا ہی پس افضلیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قطعی ہی چنانچہ مذہب
شیخ ابوالحسن اشعری کا اور مفاد کلام امام مالک کا یہی ہی اور حکایت اس اجماع صحابہ و تابعین
کی امام شافعی وغیرہ اکابر ائمہ نے کی ہی اور بعض صحابہ سے جو تفضیل جناب مرتضوی کی منقول ہی
یا مراد اوس سے فضل جزوی ہی باعتبار سبقت اسلام یا قرابت حضرت خیر الانام کے یا مراد تفضیل
باقی امت پر ہی سوائے شیخین کے اور اگر بالفرض مراد فضل کلی ہی شیخین پر یعنی کثرت ثواب و عظمت
نفع اسلام اور ترس و تقوی اور قرب حضرت ذوالجلال کے بسبب اوسکے تفضیل شیخین کی ظنی ہوجاوے
جیسا کہ ابوبکر باقلانی اور امام الحرمین کی مرضی ہی تو بھی اجماع مرکب کہ مبطل افضلیت مہدی کا ہی
موجود ہی اور ہر صورت مین مہدویونکا دعوی نابود ہی **شعر** شادم کہ از رقیبان دامن کشان
گذشتی ✤ گو مشت خاک ماہم برباد رفتہ باشد ✤ **تنبیہ** یہ خیال نکیا چاہیے کہ جنکے نزدیک